کالیست دھرم درپن

پستک ہذا در اظہار برن و فرائض ذاتی کایستھان

مولفہ

پنڈت رامچرن صاحب ساکن گنیش پور پرگنہ رام نگر ضلع بارہ بنکی بزبان سنسکرت

جسکو

منشی لالجی صاحب قوم کالیست سری باستب ساکن کاکوری نے اردو مین ترجمہ کیا

اور حسب الایماے منشی نوبت راے صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشن یافتہ

بار ششم

بماہ جنوری ۱۹۱۳ء
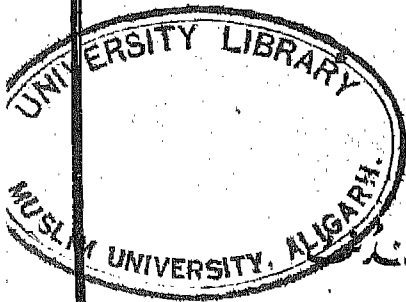
باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپی

فہرست مضامین کایست دھرم درپن مصنفہ پنڈت رام چرن ساکن گنیش پور تحصیل فتحپور ترجمہ کردہ لال جی قوم کایست سری باستب ساکن قصبہ کاکوری ضلع لکھنو

श्री गणेशाय नमः

سری گنیش جی کی بندنا

निकरी गज मुख गाल से नदी मयनजल ताल पा- प बाल क्रीड़ा किनी हरे सकल भ्रम जाल १

نکری گج مکھ گال سے ندی مین جل تال
پاپ بال کی ڈاکنی ہرے سکل بھرم جال

شرح سری گنیش جی کے گال کام جل کے تالاب ہین اُن سے جو ندی نکلی ہر وہ سیرے بھرم جال کو مٹاوے اسوجہ سے کہ بھرم مٹانے کے واسطے ندی کا اشنان اور ندی کا درشن مفید ہے اور گنیش جی کے دونون گالون مین تالاب کا ہونا اور ندی کا جاری ہونا اسوجہ سے کہا کہ گنیش جی کے دونون گالون سے کام جاری رہتا ہے نہایت خوشبودار اُس مین بھور بیٹھ کر سواد لیتے ہین اور گنیش جی آنند مین بیٹھے ہمیشہ اپنے کانون سے بھور ہٹایا کرتے ہین اور بھرم اس کام مین یہ تھا کہ کایست لوگ کون برن ہین اور کیا دھرم اُنکا ہے اسکے واسطے گنیش جی کی اُسی ندی کا اسمرن کیا اُس سے ہر قسم کا بھرم مٹ گیا اور پانچوان برن انکا مع شرح حال معلوم ہوا جیسا آگے ذکر آوے گا —

سری رگھوناتھ جی کی بندنا

सीता रघुनन्दन लखन भरत शत्रुहनबीर बन्दौं पवन कुमार युत बिहरत सरयू तीर २

سیتا رگھونندن لکھن بھرت شترہن بیر
بندون پون کُمار جُت بھرت سرجو تیر

شرح سری رگھوناتھ جی کو نمسکار ہے جو سری سیتا لچھمن بھرت شترہن ہنومان سمیت سرجو ندی کے کنارہ بہار کرتے ہین کیسا ہے یہ سروپ کہ اسمرن کرنے سے ارتھ دھرم کام موکچھ بھگت کیرت بھی بھبوت آدک سب پدارتھ ملتے ہین —

سری شیوجی اور پاربتی جی کی بندنا

دوہا
بچن ارتھ یو ایک سے بچن ارتھ کے ہیت
بندون جگ جننی جنک پاربتی برکھ کیت

वचन अर्थ इव एक मय वचन अर्थ के हेतु बन्दौं जग जननी जनक पार्बती वृष केतु ३

مطلب سنسار کے ماتا پتا سری شیوجی اور پاربتی جی کو نمسکار ہے کیسے ہین یہ دونون سروپ جیسے بچن اور ارتھ یعنی کہنے مین لفظ اور معنی دو ہین اور درحقیقت ایک ہین اچھا یعنے خواہش یہ ہے کہ بچن ارتھ کا بھید معلوم ہو جسمین اس پستک کا مضمون بشرح مناسب لکھا جاوے۔

سری پنڈت راج برمہ مورت تیواری اوما ن پت جی کی بندنا

دوہا
تیواری پور ساگر پرگٹ اودت رام پور ناک
سری مدا مان پت گور ششی بندو سب سکھ پاک

तिवारी पुर सागर प्रगट उदित राम पुर नाक श्रीमदुमापति गुरु शशी बन्दौं सब सुख पाक ४

مطلب سری مہاراج برمہ مورت تیواری جی کے چرن کملون کا نمسکار کیسے ہین پنڈتون کے مہاراج جیسے چندرمان برہمنون کا مہاراج ہے پنڈے پور مین اُدت ین ہوے سے جیسے چندرمان ساگر مین اور سری اجودھیا جی مین پرکاس کیا جیسے چندرمان نے آکاس مین اور جیسے چندرمان اپنے کرنون سے سمپورن آن کا پیدا کرنے والا ہو اسی طرح سری مہاراج اپنی کرپا سے سب سکھ کے پھل دینے والے ہین اور جسپر اُنکی کرپا درشٹ نہین ہے وہ سکھ اور وہ ماتکھ اس طرح کا ہے جیسے چندرمان کی کرنون سے دوران یعنی خالی رہتا ہو اور اندھکار ناس کرتا چندرمان ہو اور اگیان اندھکار کے ناس کرتا مہاراج ہین۔

بندنا سری لودھے شرناتھ مہادیو کی

دوہا ۵
بندون لودھیشر سکھد پات اکھت اپہ کھیت
کامن سوت دھن گج تورگ نام لیت جو دیت

बन्दौं लोधेश्वर सुखद पातासन
लहिरपेत कामिन सुतधन गज
तुरग नाम लेत जो देत ५

ترجمہ
نمسکار ہے سری لودھیشر ناتھ مہادیو کو کیسے ہین بیل پتر اور اچھت چڑھانے اور نام لینے سے ہر ایک سکھ دیتے ہین استری پتر دھن ہاتھی گھوڑا۔

ذکر منشی نوبت رائے قوم کایست سکسینا ساکن بداون کا تحصیل رام نگر مین آنا اور لودھیشر ناتھ مہادیو کے مندرون اور تالاب کوٹھی وغیرہ کا بنوانا اور کایتھون کے پانچوین برن ہونے کی نرنے

دوہا ۶
لودھیشر کی نکٹ ہے رام نگر تحصیل
لکھن پوری سے لست ہو اُتر چھتیس میل

लोधेश्वर के निकट है रामनगर तह-
सील लखन पुरी से लसत है उत्तर
छत्ति स मील ६

ترجمہ
سری لودھیشر ناتھ مہادیو کے پاس رام نگر تحصیل لکھنؤ کے اوترطرف چھتیس میل ہے

دوہا ۷
چترتینہ شک سین کل نوبت رائے سو نام
آئے تہان تحصیل کر بست بداون دھام

चित्र तनय शाकसेन कुल नौबति
राय सुनाम आइ तहाँ तह सील
कर बसत बदाऊँ धाम ७

ترجمہ
چترگوپت کے بنس شک سین کل کے ادھکاری نوبت رائے نام بداون کے رہنے والے تحصیل رام نگر مین تحصیلدار آئے۔

دوہا ۸
جوبتن مورت دھر مدن لکھے کور جن کال
کرن راج بھچوک سو جن دھرم دینہ سوبشال

युवतिन मूरति धर मदन लखै कूर
जन काल कारराज भिक्षुक
सुजन धर्म देह सु विशाल ८

ترجمہ
کیسے ہین خوش وضع جنکے دیکھنے سے استریون نے مدن کے دیہ دھرنے کا اعتبار کیا

اور رعب جلال سے ارادہ کرنے والون نے جانا کہ کال کا سروپ ہین اور رحم سے
محتاجون کے واسطے راجہ کرن اور اچھے لوگون کے واسطے دھرم کی دیہہ

سوجن غریبن حاکمن نج من بانی خاص
بید پاٹ پنڈت لکھت ساون بھادون ماس

स्वजन ग़रीबन हाकिमन जिन
मनमानो ख्वास वेद पाठि पण्डि-
त लखत श्रावण भादौं मास ९

۹
غریب لوگون کے واسطے سوجن یعنی جتنے غریب ہین وہ بیخوف ہوکر جانتے ہین کہ یہ حاکم ہمارے خاص گھر کے مالک ہین اور حاکمون کے واسطے خاطر خواہ ومنظور نظر کام اور بید پاٹھی پنڈتون کے واسطے ساون بھادون کا مہینہ ہین یعنی جیسا ساون بھادون کے آنے سے بید پاٹھی بید پڑھنے سے بےفکر ہوکر آنند مین رہتے ہین اسی طرح اب بےفکر گھر بیٹھے خوشی کرتے ہین —

ببدھ بھانت گن گن رچیو بھون بانجھ کرتار —
ایک جگہ تن دیکھبے نوبت رائے سودھار —

विविध भाँति गुण गण रच्यो भुवन-
मांझ करतार। एक जगह तिन देखि
वे नौबति राय सुधार १०

۱۰
شری برھما جی نے چودہ بھون طرح طرح کے گن پیدا کیے لجیا سیل اودارتا بیرتا گمبھیرتا سورتا کلینتا سندرتا سانت چھمان چترتا دیالتا وغیرہ اور چاہا کہ ان سب گن کو ایک ساتھ دیکھے اسکے واسطے سب کو یکجا کرکے نوبت رائے تحصیلدار کو بنایا اب سب گن ایک جگہ دیکھ پڑتے ہین —

نوبت رائے سوچیت ہردے بیٹھ رگھوناتھ جی
لودھیشر کو کھیت رچوایو بہو بھانت سو

नौबति राय सचेत हृदय पैठि
रघुनाथ जी लोधेश्वर को खेत
रचवायो बहु भाँति सो ११

۱۱
ان نوبت رائے تحصیلدار کے ہردے مین رگھوناتھ جی نے باس کرکے لودھیشر ناتھ کا

چھتر بہت طرح سے آراستہ کرایا

۱۲ دیبی گنپت سدن رچ کوٹھی تال سو دھار
بل کیو چہون دس بھور کینھو ہاٹ بچار

देवी गणपति सदन रचि कोठी ता-
ल सुधारे बिमल कियो चहुँ दि-
शि बहुरि कीन्ह्यो हाट बिचारि १२

۱۲ دیبی جی اور گنیش جی کا مندر بنا اور کوٹھی تالاب اور چاروں طرف اور گاؤن کی صفائی و مرمت کر کے بازار جدید بنوائی —

۱۳ لچھمی نارائن سہت چتر گوپت رب تھاپ
کینھو بید بدھان سو کروایو بہو جاپ

लक्ष्मी नारायण सहित चित्र गु-
प्त रवि थाप कीन्ह्यो वेद विधान
सो करवायो बहु जाप १३

۱۳ لچھمی نارائن اور چتر گوپت اور سورج نارائن کو بید بدھ سے استھاپت کرایا

۱۴ تھاپن کھ شالا بھیو کونشل کایست کون
سبن کہیو بہو بھانت سو جو جہ بھایو جون

थापन मखशाला भयो कौशल
कायथ कौन सबन कह्यो बहु
भाँति सो जो जेहि भायो जौन १४

۱۴ اسی جگ مین ذکر ہوا کہ کایست کون برن ہین ہر شخص نے اپنی سمجھ کے موافق کہنا شروع کیا —

۱۵ پرم ہنس پت برج تلک جوگ شرومن مال
رام چرن بودھ سن کہیو پنڈت میڈہی لال

परमहंस पति द्विज तिलक योगि
शिरोमणि माल रामचरण बुध
सन कह्यो पण्डित मेड़ी लाल १५

۱۵ اس پر پرم ہنس راج جوگی تلک پنڈت میڈہی لال نے رام چرن پنڈت سے کہا —

کایستھ کل نرنے کرو کون برن یہ لوگ ١٦
شرت پوران اتہاس سے کرت بھوم پت بھوگ

कायथ कुल निर्णय करो कौन वर्ण ये लोग श्रुति पुराण इति हासने करत भूमिपति भोग १६

١٦ کایستھ کل کی نرنے کیجیے کہ یہ کون برن ہین جو پرتھی مین راج کاج کرتے ہین جیسا بید پوران مین لکھا ہو۔

١٧ نرنے کایستھ برن کی کینھیو جس کہ بید
سو سب اردو مین لکھیو لال جی منشی بھید

निर्णय कायथ वर्ण की कीन्ह्यो जस कहि वेद सो सब उर्दू में लि- ख्यो लाल जी मुन्शी भेद १७

١٧ کایستھ برن کی نرنے پنڈت جی نے بید پوران سے سنسکرت مین کی اور ترجمہ اسکا اردو مین لال جی منشی نے لکھا۔

١٨ کایستھ کل کے دھرم کو درپن یا کو نام
پڑھے لکھے جو نر سنے پورن ہووے کام

कायथ कुल के धर्म्म को दर्प्पण याको नाम पढ़े लिखे जो नर सुने पूरो होवै काम॥१८॥

١٨ کایستھ کل کا دھرم اسمین لکھا ہے اور کایستھ دھرم درپن اسکا نام ہے اور جو کوئی اس پوستک کو پڑھے یا سنے اسکا کام پورا ہو۔

جاننا چاہیے کہ ان اٹھارہ دوہا اور سورٹھہ مین پانچ دوہا بند نالیشر کے ہین اور تیرہ باقیماندہ مین ذکر بنیا نے اور مہاتم اس پوستک کا سری مہاراج پنڈت رامچرن جی صاحب نے اسکی سو وہتا کے ہیت اپنے قلم سے لکھدیا اسواسطے امید ہے کہ ارباب نظر کی نظر مین یہ سب لکھا ہوا منظور ہو اور کاش کوئی غلطی فاش ہے تو بہ نظر عذر کم مائگی کمترین بمقدار اسکی درستی فرما دیجاوے جسمین غلط بینی عام نرہے اور اس پوستک مین پہلے ذکر تالیف کتاب کا ہو اور بعدہ ذکر پانچوین برن ہونے کایستھون کا بشرح اسکے کہ جس طرح

بدصحبتی ناجنس کا اتفاق اس دیس مین ہوا اور برخلاف کام یعنی ادھرم کے بہ سبب
ناوانستگی ہونے لگے مع بعضی ذکر بزرگان جن سے نتیجہ راست روی اور دھرم کا معلوم
ہوتا ہے اور ایک شرح ہے پورانون اور شاسترون کے ترجمہ مین کوئی جگہ عبارت آرائی پر
نظر نہین ہوئی جسمین دقت طلب نہ ہو اور اگر کوئی مقام پر نامناسب مضمون ہوگیا ہے
تو دیکھنے والون کو چاہیے کہ اسکو ملاحظہ فرماکر سلیس موزون کر لیوین اور نام اس
پستک کا کایست دھرم درپن ہو۔

ذکر پہلا تالیف کتاب مین

منشی نوبت راے صاحب خلف چھیدالال بن دیوان گلاب راے صاحب
ساکن بدایون خاص تحصیل رام نگر ضلع بارہ بنکی نواب گنج ملک اودہ مین تحصیلدار ہین
ایشر نے حاکم باعدل کیا ہے اخلاق مروت سخاوت ہمت جو صفات انسانی ہین سب سے
بہرہ پایا ہے برادر نوازی مین طاق شہرۂ آفاق ہین حاکم خوش رعایا راضی گھر
بیٹھے لوگ دعائین دیتے ہین کہ ایسے منصف دنیا مین حاکم رہین مقدور کیا ہے کسی
غریب کی کوئی حق تلفی کرے یا ایذا پہونچائے عالی ہمتی سے ہمیشہ ہمت اس بات پر
مصروف ہے کہ وہ کام کیجیے جسمین بہبود خلائق ہو اور گذشتگان کا نام تازہ ہو اس تحصیل
رام نگر مین لودھیشر ناتھ مہادیو دواپر جگ سے موجود ہین مگر آج تک کسی کو اپنی بھگت کا
مرتبہ ایسا ظاہر کرکے نہین دیا اب اپنی دیا سے ایسی توجہ فرمائی کہ جتنے کام ضروری
لیے اِستھان کے ہین وہ سب تحصیلدار صاحب کے ہاتھ سے بنوائے تالاب
پختہ راجہ غریب سنگھ راجہ رام نگر کا بنوایا ہوا دو سو چند سال کا تھا ہر طرف زینہ
شکستہ اور پانی کثیف اور اکثر خشک رہتا تھا اُسکو ہر ایک طرف سے زینہ درست
کراکے مٹی نکلواکر صاف کرادالا پانی صاف بھرا ہے ہزارہا جاتری اشنان کرکے سودھ
ہوتے ہین ۔ اور تالاب کے بیچ مین ایک کوٹھی نہایت پوسیدہ بے سر پیر اسی آرزو مین

کھڑی تھی کہ کوئی مجھکو دیکھے اُسکو ایسی مرمت کرائی کہ نئی کوٹھی سے زیادہ آبدار ہو گئی
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنگ مرمر کی کوٹھی ہے۔ اور کنارۂ تالاب سے کوٹھی تک جانے کو
راہ معقول نہ تھی اُسکو پختہ سڑک بنواکر دورویہ جنگلہ لگادیا اب بے تکلف آمدورفت
صدہا آدمی کی ہوتی ہے اور اُس جنگلہ کے کنارہ ایک دروازہ تھا شکستہ نہ کینوار نہ
چوکھٹ نہ چھجا نہ چھت اُسمین دیوارین اور چھت چھجا کینوار چوکھٹ ہر قسم کی مرمت
کرا کے ایک مکان شہ نشین بنادیا۔ اور تالاب کے کنارہ ہموار زمین نہ تھی نشیب
فراز بدقطع تھا وہان نفاست طبیعت سے لسے دھوس مٹی کے تالاب کے گرد بنوائے
کہ اُس پر ہزارہا آدمی میلہ کے مقام کرکے راحت پاتے ہین دوب دورویہ اُنپر جمی ہے نیچے
تالاب کا پانی صاف لہراتا ہے اور بیچ مین کوٹھی جھل جھلاتی ہے کیسا ہی آدمی رنجیدہ ہو
بیشک خوش ہوجاتا ہے اور تالاب کے پورب اور اُوتر کے گوشہ مین ایک مندر کالی جی کا
تھا مگر ایسا مخفی تھا کہ اکثر لوگ نہ جانتے تھے کہ کہان ہے اُسمین دیوارین پختہ
اُٹھا کر دروازہ صدر اور دروازہ کمرہ نما لسے لگادیے ہین کہ اب درشنون سے کوئی
محروم نہین ہے۔ اور اُسی دروازۂ صدر کے بغل مین ایک کمرہ مختصر بنایا اس مین سری
گنیش جی کو استھاپت کردیا۔ اور مہادیوجی کے اوتر طرف ایک کونڈھ تھا جسمین مہادیوجی کا
چڑھا جل بہکر جمع ہوتا ہے وہ اسقدر کسیف مدت دراز سے پڑا تھا کہ اُس طرف جانے مین
آدمیون کو کثرت تعفن سے پس وپیش تھا اُسکو ایسا صاف کرایا اور مٹی اُسکی نکلوائی کہ اب
وہ بھی درشن کے لائق ہوگیا اور اب نسبت اُس کے یہ تجویز ہے کہ تین فٹ گہرا چھوڑکر
باقی تہ زمین پختہ کرادی جاوے جس مین سوتے کا پانی نہ آوے اور مٹی نہ سڑے
اور مہادیوجی کے درشن کرنیوالے لوگ جو براہ کانپور لکھنؤ یا نواب گنج رام نگر تک آتے تھے
اُنکے جانے کی سڑک مہادیوجی تک نہ تھی اُسکے واسطے رام نگر سے مہادیوجی تک
سرکار گورنمنٹ کے حکم سے سڑک بنوادی جسکی بدولت گاڑی بیل مسافر بے تکلف

پہونچتے ہین - اور مہادیوجی کے دکھن طرف ایک غار عمیق تھا اُسمین کسافت جمع رہتی تھی ہم سکو سب پٹواکر زمین ہموار بنوائی اور مکانات اور دوکانین بنوائین - اور غار ہموار شدہ کے آگے ایک تالاب سورج کنڈ تھا اُسپر ایک مکان پختہ بنواکر سورج نراین کی مورت استھاپت کردی اور باغ لگا دیا پوجاری جی پوجا کیا کرتے تھے جاتری لوگ درشن سے کرتارتھ ہوتے ہین اور اس تالاب بنانے کے واسطے لالہ روپ نراین دیوان راجہ سرجیت سنگھ صاحب تعلقدار رام نگر نے اسراشرح سے تجویز کی ہر کہ زنانہ گھاٹ بنا دیا جاوے اور دیوان نپال میجر علاقہ مہاراجہ صاحب بہادر والی کپورتھلہ نے کھودوانا مٹی تالاب کا ارادہ کیا ہر عنقریب اُس کی درستی ظہور مین آویگی - اور مہادیوجی کے دکھن طرف دروازہ کے سامنے راہ نہ تھی جو لوگ دکھن طرف سے آتے تھے وہ چکر کھا کر اس استھان مین پہونچتے تھے اب کیا ٹھیک کی ہر کہ مکان سالکرام پنڈا کا جو محض شکستہ سدراہ بنا تھا اُسکو کھودا کر سیڑھی راہ غار ہموار شدہ پر بنوادی جاتری لوگ بہت دور سے درشن کرنے آتے ہین اور بہ کشادہ پیشانی درشن کرکے لوٹتے ہین اور پنڈا کے مکان کی عوض مین زمین مع قیمت عملہ خاطر خواہ دے کر دوسرا مکان بنوادیا - اور مہادیوجی کے پچھم طرف کورک چھتر تھا جسمین مہاراجہ جودھشٹر جی نے بن باس کے وقت مین ہون جگ کا کیا ہر بالکل گم پڑا تھا اُس کو مہادیوجی کا حکم پاکر صاف کرادیا اب اُسمین پانی ہر اور چارون طرف کے زینہ صاف دکھہ پڑتے ہین اور اُمید ہر کہ کسی اولوالعزم کو اُسکی مرمت کرا دینے کا جوش دل مین آجاوے - اور شیوجی کے مندر مین دو دروازہ تھے ایک پورب طرف اور ایک دکھن طرف اُسکے سبب سے کثرت میلہ مین آمد ورفت کی چپقلش ہوتی تھی اب اُسکے واسطے دروازہ پچھم طرف بنا دیا اور عورت مرد کی آمد ورفت کے وقت مقرر کردیئے اسوجہ سے وہ دقت بھی رفع ہوگئی -

اور مہادیوجی کے استھان کے پاس اوتر طرف ایک مندر بڑی تیاری کا بنایا مسری

پھر گوپت جی کی مورت اور بشن بھگوان کی مورت لچھمی جی سمیت استھاپنا کی اس مین بڑا
خرچ کیا اور بڑی دھوم دھام سے پوجا کی کاشی جی سے بید پاٹھی آئے اور دیس کے ملک
پنڈتون میں ایسا کوئی نہ تھا جو اس جگ مین شریک نہ ہوا کاتک کے جم دوتیا سمبت ۱۹۲۶
برہمنون کو استھاپنا مورتون کی کر کے برہمنون کو نانسترن دیا اور جتھا اوچت بھوجن
دکھشنا دیکے آشیرباد لیا جس نے وہ اوتساہ دیکھا ہو وہ جانتا ہو لالہ شیو شنکر لال صاحب
ساکن فتح پور ضلع بارہ بنکی نواب گنج نے ایک قصیدہ اس ذکر مین موزون کیا ہو
اس مین حال دیکھنے لائق لکھا ہو اہل برادری اور دوست آشنا عزیز اقربا سب
اوتساہ کو دیکھنے پہونچنے سے اب تک یاد کرتے ہین اور بہت دن دیکھنے سننے والے
یاد کرینگے کہ کسی نے کوئی کام کیا ہو اور صاف صاف ظاہر ہو گیا کہ مہادیو جی نے اپنی
اچھا سے یہ سب کام کرائے ہین نہین تو یہ مقدور کسکا ہو کہ اتنے کام کرے اور نیک نامی
پاوے یہ پرکاش سکل گن آگر پنڈت راج پرم ہنس راج مہا جوگ کے دھارن کرنے والے
پرتھی کا بھار استک پر تھامنے والے سری میٹھی لال جیو جنھون نے سنسار کے
اوپکار کے ہیت مون برت دھارن کیا اور ان آدک کا اہار چھوڑا گرکھم رت مین پنچ اگن
تاپتے اور سیت رت مین جل سین کرتے اور برکھا رت مین ان ادھار رہتے ہیں انکو شیو جی نے
اپنے نکٹ بلا کر کھڑا کر رکھا ہو انھون نے اس کام مین آپادیس اور سربراہی ہمہ تن مصروف
ہو کر کی اور پنڈت بہاری پرشاد ساکن تلوک پور سندکا دک تیس ولے آدبہن اور پنڈت
رام چرن جی گنیش پور والے سکل شاستر کے ادھکاری جگ نایک ہوئے جسدن سب
پوجن ہو کر جگ پوری ہوئی سبھا مین کایتھون کا ذکر آیا کوئی کہتا تھا کہ سودر ہین اور کوئی
زبان دراز کر کہتا تھا کہ پانچوان برن ہین مگر خوف کھاتا تھا کہ پانچوان برن شنکر برن سے
مراد ہو اور یہ نہین سمجھے تھے کہ شنکر برن جنکا نام ہو وہ پانچوان برن نہین ہین انکا نام
علیحدہ ہو اور پیدایش انکی علیحدہ ہو اُسپر پنڈت راج سری مہاراج پنڈت رام چرن جی صاحب نے

شاستر پوران اوکت جو کایتھون کا حال لکھا ہے بیان کرنا شروع کیا اس شرح سے کہ
کایتھ سودر نہین ہین پانچوان برن ہین تمام حاضرین جلسہ خوش ہوئے جوگی راج نے
خوش ہو کر حکم دیا کہ پنڈت جی صاحب یہ ذکر ایک کاغذ مین لکھ دیجیے آپ بابت سے
کہ جیسے اس جلسہ کے لوگ اس بات سے خوشی ہوئے ہین ویسے اور جگہ کے لوگ
بھی آپ کے بچن سودھا سے ترپت ہووین اس کے واسطے پنڈت جی صاحب نے ساستر
پوران اوکت ایک پتر لکھا مگر خاص سنسکرت زبان ہے اور کایست لوگ سنسکرت
زبان کم جانتے ہین اسواسطے تابعدار ہیمقدار لال جی خلف نوندھ رائے ابن نوال لال
بن دیوان رام پرشاد جی صاحب قانون گو کاکوری ضلع لکھنؤ نے اس زبان مین ترجمہ لکھا
جسمین سب کی سمجھ مین آوے اور ہر ایک عزیز و بیگانہ کو ان امورات کے سمجھنے کی توجہ ہو
اور امیدوار ہون کہ مجھ غریب بے علم کی زبان گیری نہ فرمائی جاوے اپنا مطلب دیکھنا
اور سوچنا چاہیے اور یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ چھوٹا منہ بڑی بات لائق التفات نہین لکھا ہے

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ✦ در نوشت است پند بر دیوار

ذکر پانچوین برن ہونے کایتھون کا یہ شرح اسکے کہ جس طرح یہ جھگڑا ناحق کا
اتفاق اس دیس مین ہوا اور برخلاف کام ہونے لگے دھرم سب ایسا ناآشتی
ہونے لگی مع بعضے ذکر بزرگان جلسے نتیجہ بہت ردی اور دھرم کا معلوم ہوتا ہے

واضح ہو کہ سری بکرماجیت راجہ کے وقت تک جو ذاتین دنیا مین پیدا ہین وہ سب
اپنے اپنے دھرم مین رہین اور جب سے مسلمان لوگون نے پچھم طرف سے آ کر یہان
کی راج پائی تو جتنی رسمیات دھرم کی ہندوون مین تھین بسبب تعصب مذہبی
مٹا دی گئین اور اکثر دھرم راجہ کے نہ ہونے سے خود بخود مٹ گئے برہمنون کا بید پڑھنا
چھوٹا چھتری بیدولت ہوئے اور جو لوگ راجون کے اہلکار تھے وہ پریشان ہو گئے
یہی بن پڑی کہ فارسی عربی پڑھین اور مسلمانون کی نوکری کرین کچھ دن مین یہ علم پڑھکر نوکری

بادشاہی کرنے لگے کسی نے اُس قطع کا کپڑا پہننا شروع کیا کسی نے اُس طرح کا کھانا
کھانا کسی لئے اُن کی رسمیات ادا کرنا کسی نے اُنکے نام رکھنا کسی نے اُنکی مریدی اختیار
کی کسی نے اسم اور عمل پڑھکر اپنی بزرگی سمجھی اور اکثر صاف صاف مسلمان ہو گئے
اور بہت ہندوون کی وضع مین رہکر اب ملیاکش کا دھرم رکھتے ہین اُنسے اگر کسی نے
کہا آپ ہندو ہین اپنا طریق کیون اختیار نہین کرتے ہین اُسکا جواب ہی قصور معاف
ہندوون کا مذہب بڑے تنگ کی جگہ ہی اُن رسمیات کو یاد کرکے شرمندہ ہونا پڑتا ہی
اور جتنے یہ جواب اُنکا ہوتا ہی اتفاق وقت سے اُنکو وقفیت اور تلاش ایسی کہان ہی
کہ رسم رسمیات کا پتہ شاستر پوران سے دے کر اُنکی تسلی کرین عجب وقت مصیبت کا ہی
بھگوان کب یہ جہالت ہم سب کے دلون سے چھوٹ جاوے گی اگر خیال کرتے ہین
اپنا دھرم کرنے مین آدمی مرجاینگے تو یہ بات نہین ہی کوئی لوگ کیا بہت لوگ اپنا ہی
دھرم کرتے ہین اور جیتے ہین اور بید شاستر پوران سے سنا ہی کہ دھرم کرنے نقصان
نہین ہوتا اور اگر کہین جو باپ دادا نے کیا ہی وہی ہم بھی کرینگے برخلاف اُسکے کرنا
اشرافیت سے بعید ہی تو یہ بات بھی نامناسب ہی کیون اپنے دھرم کا اختیار کرنا اور غیر
دھرم چھوڑ دینا ہر ملت و مذہب مین اور ہمیشہ کے واسطے لکھا ہی اور علاوہ اسکے
اپنے مورث اعلیٰ سری چترگوپت جی کا دھرم اختیار کرنا اشرافیت سے بعید نہین ہی
بلکہ اُسکا چھوڑ دینا در اصل اصل مین فرق ظاہر کرنا ہی اور اگر کہے اس تحریر کے آغاز
مین ذکر ہی کہ راجہ کے نہونے سے اکثر دھرم خود بخود مٹ گئے اب کسطرح دھرم ہو سکیگا
تو یہ بات نازیبا ہی کیونکہ یہ سلطنت عجب دھرماتما لوگون کی ہی سلطان محمود غزنوی
وغیرہ کی سلطنت تواریخ فرشتہ وغیرہ مین دیکھکر اعتبار ہوتا ہی اور تعصب چھوڑکر ان
لوگون کی صفات کو سوچیے کیسے ایماندار یعنی دھرماتما ہین کہ جنکا بیان نہین لکھا ہی کہ
چھتر دوکھ یعنی چھ عیب سے انسان اگر بچ جاسے تو سدھ یعنی کامل ہی۔

کام یعنی مغلوب شہوت ہونا۔ کرودہ مغلوب الغضب رہنا۔ مید یعنی نشہ دنیا کو جاننا اور عقبے فراموش کرنا۔ لوبھ یعنی طمع۔ موہ یعنی بیخودی و ناداانی۔ اہنکار یعنی غرور۔ وہ سب صفتین حکام مین دیکھی گئین اور تجربہ ہوئی ہین اور جسکو شک ہو اب تجربہ کرے اور دیدۂ حقیقت بین کھولے کہ اس ظاہری لباس کو پہنے کون کون لوگ ہین جن کو حکمرانی دی گئی اور دو قسم کا لباس فقرا کو ملا ہی ایک خاکستر لگانا دوسرا سفید سرخ کپڑے پہننا سعدی فرماتے ہین سے دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع ؛ خود را ز عملہاے نکوہیدہ بری دار ؛ حاجت بہ کلاہ ترکی داشتنت نیست ؛ درویش صفت باش و کلاہ تتری دار ؛ اور یہ ذکر اگر مین گنہگار لکھونگا تو اپنا مطلب چھوڑکر بعضے لوگون کی نگاہ اسی اعتراض پر رہ جاے گی اسواسطے اپنا مطلب لکھا چاہتا ہون دیکھیے اس سلطنت مین جتنے لوگ رعایاے سرکار ہین اُنکے مذہب کے بارے مین کوئی حکمرانی نہین ہی چاہے دن رات پوجا کیجیے چاہے کتھا سنیے چاہیے بید پڑھیے چاہے شاستر پوران دیکھیے پھر ایسے وقت مین اپنے قدیم مرتبہ کو یاد نہ کرنا مفت مین اوقات ضائع کرنا ہی اور اگر افلاس کا عذر ہی تو بھی پڑے پڑے مرنے سے لڑمرنا اچھا کیون موت کا آنا سب کے واسطے ناگزیر ہی اور ہر حال مین انسان اپنا خاطر خواہ کام کرسکتا ہی کسی کا ڈر یا کوئی حجاب یا دنیاداری کا تردد اُسکا مانع نہین ہی راون کے وقت مین اپنا اپنا دھرم لوگ کرتے رہے ہین اور بین راجہ کے وقت مین بھی بہت لوگون نے اپنا دھرم نچھوڑا حالانکہ اُن وقتون مین دھرم کرنے والون کو بہت ہی مشکل تھی مگر دھرم کی قدر و منزلت سمجھکر مستقل رہے اور نظر کرنا چاہیے مسلمانون کی طرف کہ وہ تمھاری کوئی رسم نہین مانتے اور دیکھنا چاہیے انگریزون کی طرف کہ کوئی دھرم تمھارا نہین کرتے اور یہودی وغیرہ چند ذات والے آدمی اس دیس مین ہین لیکن کوئی تمھاری طرف متوجہ نہین ہوتا اپنے اپنے دھرم کو کرتے ہین اور درحقیقت یہ بات سب ایک جزو اور ایک شمہ ہین تمھارے

گھر سے پھر تمکو اپنا گھر دیکھنا گناہ کیا ہی کہ کسی طرف کے نہ ہو کر مفت مین گم ہوتے جاتے ہو
ہوش کرو ایشر سب کام پورے کرنے والا ہی جو تم ہمت کروگے سب ہو سکیگا اور اپنے
طریق کا اختیار کرنا کوئی مہم نہین ہی اور نہ کوئی اس دربار کا دربان سد راہ ہی ایک
محض جہالت سد راہ ہی اوس کو دور کر دیجیے اور اگر کہیے کہ تقلید وضع اور پیروی ہر شی
جدید کی ہم کو پسند ہی تو یہ مناسب پڑتا ہی کہ اپنے ہی دھرم مین بزرگون کی رسم کی تقلید
اور پیروی منظور رکہو اور کسی کے راہ چلتے دیکھکر خود پیرو نہ ہو گنہگار گئے تو خود گئے
نکوکار گئے تو خود گئے اپنا کو اپنے ہی اعمال سے کام پڑیگا اور جب سے جو نیک کام اختیار
کروگے خندید گی نہوگی اور اگر کہو عمر بھر گناہ کیا تو تھوڑے دن کے واسطے نیکی کیا کرین
تو یہ بات بیجا ہی لکھا ہی کہ اچھا کام جب ہو سکے تب کرنا چاہیے بھگوان کی سرکار غریب
نواز ہی اندک تمھاری توجہ بہت بہت مانی جاتی ہی اور کل گناہ ایکدن مین بلکہ ایک
دم مین معاف ہوجاتے ہین اجامیل وغیرہ کو کیا لکھین سب کا ذکر سمجھا ہی اور سعدی شیرازی
بھی فرماتے ہین ؎ نہ عذر آوران را برانند بجور ٭ اور چو باز آمدی ماجرا در نوشت ٭
اور اگر کہیے مرگ انبوہ جشنے دارد تو مرگ انبوہ نہین ہی کیون عقلی ذات والے آدمی بنیا
مین ہین سب اپنے اپنے قرینہ پر ہین ایک دوسرے طریق کا خواہش مند نہین ہی سوائے
دو چار ذاتون کے جنکو صحبت غیر ذات والون کی اثر کیے ہوئے ہی اور انبوہ کے مرگ مین
جشن ہوتا ہی کسواسطے کہ ایک دوسرے کی خرابی احوال کا دیکھنے والا نہین رہتا ہی اور
جس حالت مین دوسرا دیکھنے والا موجود ہی تو مرگ انبوہ کا جشن نہ ٹھہرا اپنا گھر جلا کر تماشا
دیکھنا ٹھہرا اور ہر چیز کا دستور ہی کہ خواہش سے آتی ہی اور بے پروائی سے جاتی ہی اور اگر
کہیے کہ کل جگ مین سب ذاتین دھرم سے خالی ہین اس باعث سے ہم بھی اپنا دھرم نہین
کرتے ہین تو یہ بات محض غلط ہی وہ زمانہ کل جگ کا بہت دور ہی ابھی سری گنگا جی سنسار
کے پاپ دور کرنے والی موجود ہین اور بید شاستر پوران موجود ہین اور سب ذاتین اپنے

اپنے دھرم کرم مین قایم ہین اور کاشی اور ذاتین اپنے دھرم مین قایم نہوتین تو بھی
اپنا کو غیر کے کام سے کیا کام اور قطع نظر اسکے انکو صرف اپنی نگاہ کا قصور ہے کہ مثل اپنے
دوسرے آدمی کو متہم کرتے ہین اور جانتے ہین کہ دو کامون پر دھرم رکہا ہے ایک گوشت
کہانا اور دوسرے شراب پینا اور جو کوئی سوال کرتا ہے کہ گوشت کہانا شراب پینا اس
جگ مین منع ہے تو اسکا جواب ہے کہ جتنی باتین منع ہین وہ کون مانتا ہے اور علاوہ اسکے
گوسائین تلسی داس جی کے نام سے ایک فقرہ موزون کیا ہے کہ وہ کہتے ہین تلسی اس
جگ مین رہنا کالیت گنٹھی والے سے - اور کہتے ہین کہ برہما جی نے کہا ہے کہ تم دیبا کے
اپاشک ہو اور دیبی کی اپاشک کو مدرا مانس کا آہار اچہت ہے یہ بات کیسی نادانی کی ہے کہ
جسکا جواب نہین دیبی کی اپاشنا کرنا ضرور ہے مگر دیبی کا کام کرنا ضرور نہین ہے اور تعجب ہے
بالکل نہین جانتے ہین کہ دیبی پرم لیشو ہے کیا اندھیر اچہا یا ہے سری نارائن نے نرسنگہ اوتار
لیا اور ہرن کشپ کو پہاڑ کے آنتین چوس ڈالین اور شیو جی نے زہر پی لیا اور سری گنگا جی
سدھا سدھ چیزین گرہن کرتی ہین اور سوریج نارائن اور اگن دیوتا سب کا رس پان
کرتے ہین اور سری کالی جی نے رکت بیج کے سنگرام مین سیاپ ناس کرتا مدرا کو ہمرن
کرکے رکت بیج کو مارا اور خون اسکا کہپر دن مین بہر وا کر جوگنیون کو دیدیا اسوجہ سے
کہ جتنے قطرے اسکے خون کے زمین مین گرتے اتنے ہی رکت بیج پیدا ہو جاتے اور اب معلوم
نہین ہے کون رکت بیج کو مارنا ہے غریب بھیڑ بکرے رکت بیج نہین ہین کہ جنکو مارکر
خون پیا جاتا ہے یہ ایک دن خبر لیوینگے سے شنیدہ ام کہ بہ قصاب گوسفندے گفت ؁
درآن زمان کہ سرش را بہ تیغ تیز برید ؁ سزا اسے ہر خس و خارے کہ خوردہ ام اینست ؁
کسے کہ پہلوے چرب ہم خورد چہ خواہد دید ؁ اور ایک معتبر نے روایت کی ہے کہ ایک چہتری گانون
کا زمیندار بہت مالدار تہا اور بہائی لوگ اسکے جنکو تفرقی دارا اور پٹیت کہتے ہین
اور بہ نسبت اسکے مضمحل تہے اور دنیا مین حسد کرنا انسانیت کا ایک جز ہو رہا ہے آن

لوگون نے آپس مین صلاح کر کے اُسکے زن و بچہ کو مار ڈالا مگر وہ زمیندار بچ گیا اور مال
اسباب اُسکا بھی رہ گیا بعد چندے یہ شخص تنہا اپنے مکان مین رہتا تھا اور وہ لوگ
اپنے مکانون مین اور بہ ظاہر یہ کینہ بھی طرفین سے فراموش ہو گیا اتفاق سے یہ اکیلا
آدمی کوڑھی ہو گیا ہاتھ پاؤن ٹپکنے لگے مگر روپیہ پاس تھا پڑے پڑے بھی ہو نکھا نہ تھا
اور تفریق دارون نے اُسکے دیکھا کہ اب اسکی موت کا زمانہ آگیا ہی بہ کیفیت یہ مریگا اور
ریاست اُسکی ہم پاینگے اسوجہ سے اُسکے پاس آمد رفت شروع کی اُسنے سوچا کہ اب موت کا
وقت قریب پہونچا اور حوصلہ جی کا جی ہی مین رہا کوئی تدبیر ایسی ہونی کہ جسمین اپنے
مدعیون کا حال بد دیکھا جاتا اور جی مین سوچ کر دو بکری کے بچے پالے اور روز روز اپنے
ہاتھ پاؤن کا مواد دھوے کر کچھ آٹا ملا کر اُن بچون کو کھلانے لگا چند دن بعد بکرے خوب
تیار ہوے تب ایک دن اُسنے اُن سب کو بلا کر کہا کہ بھائیو مجھکو تم لوگون سے کوئی
رنج نہین ہی اور نہ تم لوگ اب مجھسے رنج رکھو مین مسافر ہون اور اچھا ہون یا برا
ہون تمھارا کھلاتا ہون اور تم لوگ بھی جاہو جیسے ہو میرے ہی کھلاتے ہو اب ایک
آرزو کرتا ہون کہ ایک دن سب لوگ ایک جگہ پر بیٹھکر کھانا پینا کرو تو صفائی میرے
جی کی ہو جاے کیا فائدہ کہ مین تم سے اندیشہ ناک جاؤن اور تم مجھ سے اندیشہ ناک ہو
لوگون نے پسند کیا اور بروز معہودہ سب راجپوت عورت مرد سے اُسکے گھر مین پہونچگئے
اور اپنے ہاتھون سے میدہ شکر گھی نکال کر اچھی طرح کھانا بنایا اور دو بکرے خانہ ساز
جو پہلے سے تیار ہو چکے تھے اُنکو ذبح کر کے گوشت تیار کیا اور بہ اتفاق بیٹھکر گوشت مع
ہڈی چبا گئے کیا جانتے تھے کہ گوشت کیسا مفید ہی یا مضر غرض تو گوشت کھانے سے
ہوتی ہی اس امید پر کہ گوشت مین ذائقہ خوب ہوتا ہی اور طاقت بھی ہوتی ہی جب وہ گوشت
ہضم ہوا اُسنے اپنا زور دیکھا یا یعنی جتنے لوگون نے ذائقہ لیا تھا سب ایکدم سے کوڑھی
ہو کر ٹپکنے لگے اور بے مارے مر گئے اتبک یہ گانون کوڑھو ہلا قدرِ ام نگر مین موجود ہی اور

اُس گانون پر کیا حصر ہی یہ دیکھو کہ گوشت والا جند جگہ پر بہت بُری طرح سے ہواہی کسی نے
غیر جانور کا گوشت کھالیا اور کسی نے زہر دار جانور کے کاٹے ہوے بھیڑے بکرے کو
کھا کر اپنا جان دیا اور بہت بھیڑے بکرے ایسے ہین کہ اُنکے پیٹ مین مرض ہوتا ہی اور
جب قریب ہلاکت ہوے مالک نے بزقصابون کے ہاتھہ کم قیمت پر فروخت کیا اور
بزقصابون نے حسب دستور ذبح کرکے جا بجا گوشت فروخت کر ڈالا ام سکے جو لوگ بہ امید
ذائقہ اور طاقت کھاتے ہین اُسی مرض مین مبتلا ہوتے ہین اور اس بے احتیاطی سے
ظاہر ہی کہ جہالت سے اب جان کا بھی پاس رہا نہین تو طرح طرح کی نفیس نعمتین دنیا
کی کھانا چھوڑکر ایسی مُردار چیز کا کھانا منظور ہوتا مہا بھارتہ کے سانت پرب مین لکھا ہی
کہ مہاراجہ جودھشٹر جی نے بھیکھم پتامہ سے پوچھا کہ مہاراج دنیا مین ہزارون آدمی
گیدھ کی طرح گوشت کھاتے ہین اور طرح طرح کے ساگ اور ترکاری اور پکوان اور
پھل اور مٹھائی اور دودھ دہی نہین کھاتے اور کہتے ہین کہ گوشت سے زیادہ خوش
ذائقہ کوئی چیز نہین ہی اور میری سمجھ مین گوشت کھانے سے بدن کا رنگ نہین بدلتا
اور بیماری دور نہین ہوتی اور کمزور آدمی زوردار نہین ہوتا اور بے عقل صاحب
عقل نہین ہوتا اور معلوم نہین کہ جن لوگون نے اسکے عیب ہنر کیا بیان کیے ہین
آپ عنایت فرما کر بیان فرمائیے یہ بات جودھشٹر جی سے سُنکر بھیکھم پتامہ بولے بہتر
دنیا مین گوشت کھانے والے آدمیون کو دیکھ کر درخت سوچ کرتے ہین کہ ہائے ہم اس سے
اچھے ہین گو مہا جڑ یعنی محض بے وقوف ہین اور گوشت عیب اور گناہ کی کھان ہی اور
جو کوئی اسمین ہنر و صواب دیکھتے ہین وہ نادان ہین اور میٹھا کڑوا ذائقہ تمام چیزون کا
زبان تک رہنے مین رہتا ہی اور جب سے حلق کے نیچے پہونچین تو کچھ ذائقہ نہین ہی
انجام دونون چیزون کا ایک ہی یعنے غلیظ ہوجاتے ہین اور جو کوئی ایک ساعت ذائقہ
کے واسطے جانداروں کا گوشت کھاتے ہین وہ مہا پاپی یعنی سخت گنہگار ہین اور گوشت

کھانے سے کسی کی عمر نہیں بڑھتی اور بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ گوشت کھانے والا
اکثر بیمار اور کم طاقت رہتا ہے اور جو کوئی گوشت نہیں کھاتا ہے وہ تندرست اور زوردار
اور بیرھا جی نے مجھ سے کہا ہے کہ جو کوئی جس جاندار کا گوشت کھاتا ہے اسکا گوشت
وہ بھی ضرور کھائیگا اور گوشت گھاس سے پیدا نہیں ہوتا اور کاٹھ یعنی لکڑی سے
نکلتا اور پتھر سے نہیں جمتا بہرکیف جب جاندار مارا جاتا ہے تب گوشت ملتا ہے اسی
باعث سے اسکا چھوڑنا اچھا ہے اور دیکھو جب اپنے بدن میں کسی جگہ ایک کانٹا لگتا ہے
تو کیسا درد ہوتا ہے اور جس کے سر کو کاٹ ڈالو تو تمام اسکے بدن میں کسقدر درد ہوگا
اور اس سر کاٹنے والے کو نرک جانے میں کیا شبہہ ہے اور جو کوئی جاندار کو مارتا ہے اسکو
روروان پرمان کیتی جتنے بال ہیں اتنے ہزار برس کو بھی پاک نرک میں مار کھانا پڑتی ہے
اور گوشت سے آٹھ آدمی گنہگار ہوتے ہیں پہلا جاندار کا مارنے والا دوسرا اسکا
صلاح دینے والا تیسرا اسکا خرید کرنے والا چوتھا گوشت کا فروخت کرنے والا
پانچواں بنانے والا چھٹواں سامان جمع کرنے والا ساتواں کھانے والا آٹھواں
اسکی تعریف کرنے والا اور پرائے گوشت سے جو اپنا گوشت بڑھانا چاہتا ہے وہ
سوچ کر نرک میں گرایا جاتا ہے یا روچی کہتے ہیں اور ایک مرتبہ [illegible]
اس بابت میں سچا بیت کرکے کہا ہے وہ شلوک بید بیاس جی کہتے ہیں [illegible]
ہوئے جاندار کو جو کوئی مارتا ہے وہ مرنے کے پیچھے کانٹا والا درخت ہوتا ہے اور برہسپت
جی کہتے ہیں جو آدمی [illegible] کھاتا اسکو تمام تیرتھوں کے اشنان کا پھل ملتا ہے
اور بسشٹ جی کہتے ہیں کہ جب تک آدمی زندہ رہے اور گوشت کو زہر کی طرح دور
رکھے اسکو اندرلوک میں جانا ملتا ہے اور جیمنی جی کہتے ہیں کہ جو آدمی کچھ دن تک
شراب کھاتا پیتا رہا اور پیچھے چھوڑ دیا اسکو سرگ ہوگا اور سوامی جی کہتے ہیں کہ جو
کوئی گوشت نہیں کھاتا ہے اسکی بیماری دور ہوتی ہے اور [illegible] مرنے کے سرگ ہوگا

اور پاراسر جی کہتے ہین کہ سونا دان گئو دان پرتھی دان سے جو پھل ملتا ہو وہ گوشت
چھوڑ دینے سے ہوتا ہو۔ اور سابنجمون کا قول ہو کہ ساپا چال کرنا لکرنے جو کوئی جاندار
کو نہین مارتا اسکو پرمیشر کا لوک ہوتا ہو اور رکا تیاین من کا بیان ہو کہ ساگ جڑ پھل کند
اشیا سے پیدا شدہ زمین کے کہانے سے جو پھل یعنی نتیجہ ہوتا ہو وہ صرف گوشت کے
چھوڑ دینے سے ہوتا ہو۔ اور پاتڑن جی کہتے ہین کہ قلیہ شراب مچھلی کو جو کوئی نہین
کھاتا ہو وہ پرم ہنس ہو۔ اور دیول من کا بیان ہو کہ گو وکا موترا اور جو کی روٹی کہانے
سے سو برس مین جو پھل ہوتا ہو وہ گوشت کے چھوڑ دینے سے ہوتا ہو اور رکھو منڈلی
یعنی اٹھاسی ہزار رکھو کہتے ہین کہ سورگ لوک مین قرنا سنکھ مردنگ بینا مورچنگ
ار اکی آواز اور اچھے اچھے اپسرادن یعنی حوران بہشتی کے ناز و غمزہ گوشت کہانے
والون کو نہ ملین گے اور جس طرح ہاتھی کے پاؤن مین سب کے پاؤن آجاتے ہین اسی
طرح گوشت کہانے سے سب دھرم گم ہو جاتے ہین اور چارون سمندر سمیت تمام زمین
چاندی سونے سے منڈھوا کے اچھے عالی خاندان برہمن کو دینے سے جو پھل ہوتا ہو
وہ گوشت کے نہ کہانے سے ہو اور سب بیدون کا پڑھنا اور سب تیرتھون کا اشنان
کرنا اور سب جگیون کا کرنا گوشت چھوڑ دینے کے سولہوین حصہ کو نہین پہونچتا اور بہت
سادھو لوگ کہتے ہین کہ گوشت کا نہ کھانا ہی پرم دھرم یعنی بڑا دھرم ہو۔ اور بھیکم پتامہ
کہتے ہین کہ گوشت کہانے کا عیب اگر سب کہا جاوے تو سو برس مین بھی ختم نہوگا تھوڑا
ہمارے جاننے کے واسطے کہدیا اسکا خیال رکھنا کہ جیو دان کے برابر دوسرا دان
نہین ہو اور شراب پینے سے کوئی فائدہ نہین رئیس الاعضا دماغ ہو شراب پینے سے
اسمین گرمی چڑھ جاتی ہو اسی سبب سے عقل اور حواس مین فتور پڑجاتا ہو جسکو شراب
کا سرور کہتے ہین اگر کہیے شراب پینے سے ذوق معرفت الٰہی یعنی دھیان پرمیشر کا
پیدا ہوتا ہو تو اس ذوق کا حال یہ ہو کہ خدا فراموشی کے علاوہ خود فراموشی البتہ حاصل

ہوتی ہی یعنی اپنے بدن کا ہوش نہین رہتا اور جتنے مدارج بیحیائی اور بے حرمتی اور
بے ضابطگی اور حیوانیت کے ہین سب پیش آتے ہین اور سرور جسکا نام ہی وہ نہین
ملتا ہی اسوجہ سے کہ شاستر مین منع ہی اور جسکی بھگوان آبرو کرتے ہین وہ آبرودار ہی
اور جس کی آبرو وہ نہین چاہتے ہین وہ بے آبرو ہی اور جو کوئی اُس بے آبرووالے کے
پاس بیٹھتا ہی خود بے آبرو ہوتا ہی کیون سے افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را ✣ اور اگر
تو شراب پی کر رونا آتا ہی اور اگر رونے سے بچے تو ہم جلسہ لوگون مین شور غوغا کیا اور اگر
یہ بھی موقع نہ ملا تو کوئی گناہ سخت کر بیٹھے اور نہین تو مست اور بیہوش ہو کر سو گئے
جب بیداری ہوئی سر مین درد ہی اعضا شکنی ہی جی متلاتا ہی طبیعت بے لطف ہی اسکو
کہتے ہین کہ خماری ہی بھلا اب دریافت کیا جاتا ہی کہ سرور کیا پایا کہ جسکی عوض مین چند
گوارا کیا مگر کہینگے کہ جسکو اس سرور کی خبر نہین ہی وہ مشکلات سوچتا ہی اور روپیہ بھی
ضائع کرتے ہین — اور ٹون وغیرہ رالشون کو جو حوصلہ دھرم کرنے کا ہوا ہی اُس کی
خبر صرف یہی ہی اور گو انجام اسکا سب لوگ جانتے ہین کہنے کی احتیاج نہین ہی مگر اس
باعث سے کہ اچھی عادت مشکل سے پڑتی ہی اور بہت جلدی بگڑ جاتی ہی اور خراب عادت
بہت جلدی پڑ جاتی ہی اور بہت مشکل سے چھوٹتی ہی اسی طرح ہر ایک کی عادت
برخلاف کامون کے کرنے مین ہو گئی ہی نفع نقصان سے مطلب نہین ہی ایسا نہ چاہیے
کہ انسانیت کو چھوڑ کر ہمیشہ حیوانیت پر نظر رکھے ✣ ور ظلمت شب ہر انچہ کردی کردی
در روشنی روز ہمان نتوان کرد ✣ من با تو نصیحتے نہ گویم عرفی ✣ چون پیر شدی کار جوان
نتوان کرد ✣ اور یہ وہ چیز ہی کہ بڑے بڑے لوگون نے دھوکا کھایا ہی اور چھوٹون کی کیا
گنتی ہی — مہابھارتھ کے آدپرب مین لکھا ہی ایک مرتبہ کچ جی برسپت جی کے پوتر
سنجونی بدیا پڑھنے کے واسطے شکراچارج کے پاس گئے اور پڑھنا شروع کیا دیتیون نے
دیکھا کہ کچ برسپت کا لڑکا دیوتاؤن کا گورو پوتر ہی اگر ہماری بدیا وہان لے جاویگا تو ایک

تو دیوتا امر ہین دوسرے اس بدیا سے سب آدمیون کو زندہ کردیا کریگا ہم کو مشکل پڑیگی
اسواسطے ایک دن شکراچارج کا نیوتا کیا اور شراب پلا کے مست بنایا اور کچ کو پکڑ کر
مار ڈالا اور کھانے کے ساتھ مین وہی گوشت تیار کر کے سامنے رکھدیا یہان تک عالم
سرور مین بچارے کیا واسطہ اور کون پوچھتا ہے کہ کیا کھاتا ہے ہاتھ نکال کر خوب گوشت
کھایا اور اُن لوگون سے رخصت ہو کر اپنے گھر آئے اور بیخبر ہو کر سو رہے جب رات کے
بعد دن کو بیدار ہوے ضروریات روزمرہ سے فارغ ہو کر کچ جی کو یاد کیا لوگون نے
کہا معلوم نہین ہے کہان چلا گیا اور کسی نے کہا اپنے گھر گیا ہوگا اس بات سے شکر جی کو
اندیشہ ہوا کہ ویرون کو دیوتاؤن سے رنج رہتا ہے کیا عجب ہے کہ اُس غریب کو مار ڈالا ہو
علیحدہ بیٹھ کر دھیان کیا کیا دیکھتے ہین کہ کچ میرے پیٹ مین ہے اُسی وقت سنجیونی بدیا
سے کچ کو پیٹ مین زندہ کیا اور کہا کہ پوتر تم کچھ اندیشہ نہ کرو میرے پیٹ مین رہکر مجھ سے
بدیا یاد کر لیو پھر وقت پاے کر باہر نکل آنا اور بدیا پڑھا کر کچ کو ہوشیار کردیا اور کہا کہ پوتر
اب میرے پیٹ کو پھاڑ کر باہر نکل آؤ مین مرجاؤنگا مگر اسی بدیا سے زندہ کردینا کچ جی نے
ویسا ہی کیا تب شکراچارج نے سراپ دیا کہ شراب اپلکش ہوجاوے - اور اٹھارہ
پوران مین لکھا ہے کہ سری گنگا جی سب کو پاک کرسکتی ہین مگر جس برتن مین شراب رکھی
جاتی ہے وہ ہزارون برس گنگا جی مین رہنے سے پاک نہین ہوتا اور جو لوگ شراب
پینے والے ہین اُنکا پاک کردینا کسی کی مجال نہین ہے اسوجہ سے کہ سری گنگا جی کو چھوڑکر
اُسدھ کا شدھ کردینے والا نہ کوئی تھا نہ ہے اور نہ ہوگا اور پنڈت رام پرشاد جی ساکن
تلوک پور اور رمان ناتھ جہان اوجھا سے قلیہ شراب کی بابت شاستر ارتھ ہوا تھا بنظر
اسکے کہ بزرگون کی بات سے طمانیت کامل ہوتی ہے سب سوال جواب لکھے جاتے ہین -

سوال رمان ناتھ جہان اوجھا

سری گرنتھ جی پرم بشنو ہمیشہ گوشت کھاتے ہین اس سے پایا گیا کہ بشنوون کو

گوشت کھانا منع نہین ہی-		
	جواب رام پرشاد جی پنڈت	

بیدانت شاستر مین لکھا ہی کہ دو طرح کے جاندار ہین ایک نت مکت اور دوسرے نت بدھ نت مکت وہ ہین جو دنیا مین ہین اور دنیا سے علحدہ ہین جیسے پانی مین کمل اور گھی کھانے سے زبان کمل پانی مین رہتا ہی اور پانی اُس مین نہین لگتا اور گھی زبان ہی سے کھایا جاتا ہی اور گھی کی چکناہٹ زبان مین نہین لگتی - اور نت بدھ وہ ہین کہ ناحق گنہگار ہوتے ہین اور گناہ کرنے سے کچھ فائدہ نہین پاتے جیسے ہاتھ مین لگا ہوا گھی یعنے گھی کے کھانے سے ہاتھ کو واسطہ نہین ہی صرف چھونے سے چکنا ہو جانا پڑتا ہی اور مرے ہوے کا مارنا کہ اُسکے مارنے سے کوئی فائدہ نہین ہوا اور گناہ عائد ہوتا ہی اور کیے ہوئے کامون کا نتیجہ اگر کوئی چاہے کہ مجھکو نہ ملے تو ایسا نہین ہو سکتا چاہے ایک کرور برس بھی گذر جاوین مگر بدون نتیجہ کام کا پائے نجات نہین ہوتی اور کام کا پھل یعنے نتیجہ فعل کا پانا نت مکت لوگون کے واسطے نہین ہی نت بدھ لوگون کے واسطے ہی اور سیس جی اور گرڑ جی اور بھگوین وغیرہ پارکھد بھگوان کے نت مکت جیون کے شمار مین ہین جنکا خاصہ کمل کے پھول کی طرح پانی مین لکھا ہی اس باعث سے فعل کا نتیجہ اُنکو نہین ملتا اسکا اشتادکرنا چاہیے بیدانت شاستر مین یجر بید کی تیسرے ساکھا مین نت مکت جیون کی بیان مین سورت لکھی ہی کہ منا تیجی سبتے بیرو بنتے ستو

न कर्मणा क्षीयते वर्द्धते ऽ सौ

یعنی نت مکت جیو کرمون سے نہ گھٹتے ہین نہ بڑھتے ہین اور سب جاندار اپنی ذات کا قاعدہ چھوڑکر ایک ساعت زندہ نہین رہ سکتے اس باعث سے ہوا کھانا سانپون کو اور گرڑ جی کو سانپ کھانا گناہ نہین ہی اور ایسے کام مین دھرم شاستر کا لکھا ہوا دھرم نہین جاتا ہی اور پھر پتھ کھنڈ کے باہر جو اور کھنڈ ہین اُن مین سب لوگون کو بین باقی دھرم

کرنے مین کوئی گناہ کسی کام مین نہین لگتا ہی اور راجہ پرتھو نے جب پرتھی کو روپی گؤ بنا اُس وقت پربتون نے گرتی جی کو بچھڑا بنا کے پرتھی گؤ روپی سے کپڑے مکوڑے اور پھل پھول اپنا کھانا دودھ لیا اور یہ بھی ضرور ہی کہ برن آسرم والے لوگون کو دھرم شاستر کی کہی ہوئی باتون کی تعمیل کرنا واجب ہی اورون کے واسطے نہین ۔ اور ست جگ ترتیا دواپر تین جگ مین شراب قلیہ کھانا پینا منع نہین تھا اور کل جگ مین منع ہی سری مہابھارت کے سانت پرب مین لکھا ہی کہ پانچ کام نہ کرنا اشومید جگ گومید جگ نرمید جگ شراب قلیہ پینا کھانا بیاہ مین لڑکا پیدا کرنا ۔ اور اسی پرب کے شانتہ والے ادھیائے مین لکھا ہی کہ گوشت کھانے والا آدمی جس کا گوشت کھاتا ہی وہ اُس کا بھی گوشت کھاویگا اس مین شک نہین ہی اور بیدانت شاستر مین لکھا ہی کہ جہان پر انتر جامی برھم بودھ کیا جاتا ہی یعنی جاندار مارا جاتا ہی وہان پر ادھرم کس طرح کا ہوگا کسواسطے اس سے زیادہ اور ادھرم کوئی نہین ہی اور جس جگہہ برہمن وغیرہ گوشت کھانے والے ہین وہان راکشس کیسے ہونگے اس وجہ سے کہ اُنکے سامنے راکشسون کو فروغ نہ ہوگا اور بید اور شاستر مین کرباد اور سورآپ دو نام راکشس کے لکھے ہین جن کے معنی یہ ہین کرباد گوشت کھانے والا اور سورآپ شراب پینے والا یہ نام کسی دوسرے کے نہین ہو سکتے ہین اور اگر یہ دو نام کسی کے ہو سکتے ہین تو اُسکے راکشس ہونے مین کسی کو کلام نہین اور نہ اُسکے ترک جانے مین گنہگار ہی ۔

سوال ادھکاری

پنڈت جی صاحب بیدانت شاستر مین لکھا ہی کہ ہوم کے بچے گوشت کو کھانا چاہیے اسکا جواب کیا ہی ۔

جواب پنڈت جی

اوجھاجی تینتا جگون مین جیوون کی ہنسا یعنے جانداروں کا مارا جانا جگ مین ہوتا تھا اُسکے واسطے بید کی اگیا یعنی اجازت ہے اُس جاندار کو سرگ ہوتا تھا اور جگ استھان چھوڑکر دوسری جگہ کھانے کو بیدانت مین لکھا ہے اور سری مت بھاگوت کے گیارھوین اسکندھ پانچوین ادھیاے مین تو جوگیون نے راجہ جنک جی سے کہا ہے کہ اچھے لوگون کو واجب ہے کہ ستوگنی چیزون کو قبول کرین جیسے جاندار کا نہ مارنا اور سچ بولنا اور چوری نہ کرنا اور مہاتما لوگ جس کی مذمت کرین وہ کام تموگنی ہے جیسے شراب پینا گوشت کھانا اور جس چیز کو اچھے لوگ چھوڑ دین وہ رجوگنی کام ہے جیسے طوایف وغیرہ کا جلسہ منظور کرنا۔

سوال اوجھاجی

پنڈت جی ہم آپ سے پوچھتے ہین قلیہ شراب کھاتا پیتا رہے اور پرمیشر کی بھگت کیے جاوے تو اسمین کیا عیب ہے۔

جواب پنڈت جی

اوجھاجی تمھارا کہنا اوبھت یعنی تعجب کرنے لائق ہے بدون بیاہی عورت یا اپنی ماے بہن لڑکی کی صحبت داری سے کیا لڑکا پیدا نہ ہوگا اگر غرض لڑکے پیدا ہونے سے ہے تو ان سب مین بھی لڑکا ہوسکیگا مگر شاستر کی ریت سے منع ہے اس باعث سے دینا بین منع ہے اسی طرح شراب قلیہ کھانے والے کو پرمیشر کی بھگت کرنا بے ضابطہ اور نا بیاہی جیسے وہ لڑکا دنیا مین بدنام ہے اُسی طرح شاستر کے برخلاف کام کرکے بھگت بھگوان کی بے قاعدہ اور بے فائدہ ہے اور بیدانت کی سرت ہے شانتو دانت اپاسیت نہ ہنسات سربا بھوتان۔

शान्तो दान्त उपासीत न हिंस्यात्सर्व्व भूतानि नानृतं वदेत् ॥

نانرتم بدیت نہ کلنم بھکشیت۔

नकलज्ञ मलस्येन

اسکے معنی ہین چودہ اندریان جو ہین یعنی دیکھیین ہین دس سریر کے باہروالی اور چار سریر کے بھیتروالی ان دونون کو روکنا چاہیئے اور جاندار کا نہ مارنا اور جھوٹھہ نہ بولنا اور شراب نہ پینا اور گوشت نہ کھانا اس سے مطلب یہ ہی کہ بدون ان کامون کے پرمیشر کی بھگت کسی طرح ممکن نہین ہی۔

سوال اوجھاجی

پنڈت جی ہم پوچھتے ہین کہ جو لوگ قلیہ شراب نہین کھاتے پیتے ہین وہ کیون سُرگ نہین جاتے جیسے مت والے اور بودھ مت والے۔

جواب پنڈت جی

اوجھاجی صاحب اسکا جواب بھاگوت کے ساتوین اسکندھ مین ناردجی نے جو دھشٹر جی سے کہا ہی کہ پانچ ادھرم کی ساکھا یعنی گناہ کی شاخین ہین۔ بدھرم۔ اپدھرم۔ آبھاس۔ اسمان۔ چھل۔ ان کامون مین جین مت والے اور بودھ مت والے لوگ ہمیشہ مصروف رہتے ہین اس باعث سے انکی گت وہی ہوتی ہی جو شراب پینے والے اور قلیہ کھانے والے لوگون کی ہوتی ہی اور یانچون کامون کے معنے لکھے جاتے ہین بدھرم وہ کام ہی جسکے کرنے سے اپنا سناتن دھرم مٹ جاوے اور اپدھرم پرایا دھرم اختیار کرنا۔ آبھاس اسرم اور برن کے کرم چھوڑ کر من مانا دھرم کرے۔ اسمان پاکھنڈ دھرم کو کہتے ہین یعنی دیکھلانے اور نمود کے واسطے کام کیا جاوے اور لوک پرلوک سے واسطہ نہ رکھا جاوے۔ چھل کوئی مضمون کے معنی اور ہین اور مطلب کے واسطے اور کچھ سمجھے جاوین جیسے مہابھارتھ کے سانت پرب مین لکھا ہی کہ گوشت کھانا شراب پینا اور عورت رکھنا لوگون کا پربرت مارگ یعنی ہمیشہ کا کام ہو رہا ہی اسکو جانتے ہین کہ اجازت لکھی ہی اور در اصل اجازت نہین ہی منع ہی اور ان

کامون کا نتیجہ نل کوبر کو بیرجی کے بیٹون نے پایا ہی سری مدبھاگوت کے دسوین اسکندھ دسوین ادھیاے مین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ نل کوبر کو بیر کے بیٹے شراب نوش کرکے گنگا جی مین اپسراون کے ساتھ ننگے جل بہار کرتے تھے اتفاق سے ناردجی آگئے اپسراون نے شرمندہ ہوکر اپنے اپنے کپڑے پہن لیے اور نل کوبر نے نہ اپنے کپڑے پہنے اور نہ ڈنڈوت پرنام ناردجی سے کی ناردجی نے اُنکو دیکھکر کہا کہ دیکھو شراب کے پینے سے عقل کا زوال ہوتا ہی اور گوو براہمن گورو کے خون پینے کا عذاب لگتا ہی اور لڑکی کے پیشاب پینے کے برابر شراب پینے سے گناہ ہی اُسی شراب کو پیئے ہوئے کو بیرجی کے بیٹے ننگے گنگا جی مین کھڑے ہین کسی طرح کا بیبک من مین نہین ہی اور سراپ دیا کہ تم دونون اپنی اس دنیھ کو اجرامر سمجھ کر شراب سے مست ہوتے ہو اسی وقت اسکے پھل یعنے نتیجہ سے مہاجڑ برچھ ہوجاؤ یہ سنکر نل کوبر کا نشہ اُتر گیا روکر ناردجی کے چرنون مین گرے کہ مہاراج ہم نے بڑا پاپ کیا تھا اُسکا پھل پایا اب دیا کرکے ہمارا اُدھار بتایئے تب ناردجی نے کہا کہ چار لاکھ بتیس ہزار برس برچھ کی جون مین رہو اُسوقت سری کرشن چند تمھارے اوپر دیا کرینگے پھر اپنی حالت مین آجاؤگے اور گوسائین تلسی داس کہتے ہین۔ بیت بارونی وج رودھر گور گوتنجا موت۔

पियत बारुणी द्विज रुधिर गुरु गोततनया मूत तुलसी ते नर फिरत जग जैसे यम के दूत ॥ १ ॥

تلسی تے نر پھرت جگ جیسے جم کے دوت۔

گورو دج گوبدھ تے ادھک پیئے بارونی پاپ۔

गुरु द्विज बधते अधिक पिये बारुणी पाप सो तुलसी अस कर्म करि फिरि मन का करि जाप ॥ २ ॥

سو تلسی اس کرم کر پھر منکا کر جاپ۔

اور بھگوت گیتا مین لکھا ہی کہ ستوگنی کامون سے گیان ہوتا ہی اور رجوگنی کامون سے
لوبھ یعنے طمع اور تموگنی چیزون سے کرودھ یعنے غصہ اور موہ یعنی بیہوشی اور پرماد
یعنی جھگڑا اور اگیان یعنی نادانی اور جو لوگ رجوگنی اور تموگنی چیزون کے اختیار
کرنے والے ہین وہ بیدانت شاستر کو نہین مانتے ہین اور دُکھ یعنی رنج کو راحت سمجھتے
ہین چاہے وہ رنج جیسا سخت ہو مگر ہٹھ دھرمی سے اُسکو راحت جان کر کہتے ہین کہ یہی دھرم
ہمارا ہے کسواسطے کہ جس جگہہ پر لالچ اور غصہ اور بے احتیاطی اور جھگڑے اور نادانی کی
جگہہ ہے وہان کسی نیک کام کا کرنا یا لکھی بات کو معتبر سمجھنا کس طرح ہوگا نقش بر کاغذ
نوشتہ بہ نگارند و تخم در زمین کاشتہ نہ نگارند بزرگون نے لکھا ہی اور نہایت مشکل بات ہی
کہ اچھے کام کی طرف انسان متوجہ ہوجاوے کیون بیدانت شاستر مین لکھا ہے
کشچت جتت سدھ ہے ۔

कश्चिद्यतति सिद्धये

یعنی کوئی کوئی لوگ لکھ پڑھ کر سدھ بدھ یعنی نیک کام کی تدبیر کرتے ہین سب لوگ نہین ۔

سوال اوجھاجی

پنڈت جی صاحب دسم اسکندھ کے اُتّرارودھ مین سسپال نے کہا ہی کہ جدو
بنس والے لوگ دن رات شراب پیتے ہین اور بل بھدر جی اور بھدر کالی نے مدھوپان کیا ہی

جواب پنڈت جی

اوجھاجی صاحب سسپال کا دستور تھا کہ ہر روز ایک سو ایک گالیان سری کرشن
چندر کو دے کر چار پائی سے اُٹھتا تھا اور جو باتین علی العموم جدو بنسیون کو کہتا تھا اُس کی
تعداد نہین ہی ایک شراب ہی پینا کہتا تو صحیح جاننا چاہیئے تھا اور شراب جس کو بارنی
کہتے ہین اس کی دو صورتین ہین ایک سانت سروپ کمل نینی ات سندری دیبی برن جی کی
بیٹی بنی بیٹھی ہے دیوتاؤن کے واسطے بہت میٹھا رس خوشبودار موجود کرتی ہے اُسکو

دیوتا پیتے ہین حرارت جسم کی مٹ جاتی ہی اور زور بڑھتا ہی عقل تیز ہوتی ہی پیاس نہین
لگتی ایس نہین رہتا تیج یعنی رنگ بدن کا چمکنے لگتا ہی اور آنند ملتی ہی مرت لوک مین
جب آتی ہی تو درختون سے میٹھا رس ہوکر ٹپکتی ہی اور وجہ اُسکی آنے کی مرت لوک مین
یہ ہی کہ آٹھون لوک پالون کو جس جس کام کا مرتبہ پرمیشر نے دیا ہی وہ لوگ جب سُنتے
ہین کہ اوتار پرمیشر کا پرتھی مین ہوا ہی تب وہ چیزین اپنی بروقت ضرورت کے پیشکش
کرتے ہین - اندر پورب دسا کے مالک ہین پرمیشر نے سودھرما کچہری بیٹھنے کو دی ہی اُسکے
بیٹھنے سے بھونکھ پیاس نہین لگتی اور ضعیفی نہین آتی اور بدبو جسم مین نہین آتی اور کلپ
برچھ اور امرت اور اپسرا اور ایراوت ہاتھی اور اوجس سروا گھوڑا ہی - اور اگن پورب
دکھن کونہ کے مالک ہین ان کا کام ہی اناج وغیرہ سب چیزون کا پختہ کرنا اور سب کو
جلاکر خاک کرنا - اور جم دکھن دسا کے مالک ہین انکا پاپ پُن کے کام کا تصفیہ کرنا اور
بیماریون کی حکمرانی اور نرک کی زمینداری اور ہزار ہتھیار رکھنا کام ہی - اور راکشس
دکھن پچھم کونہ کے مالک ہین سورج کا رتھ چلانا ان کا کام ہی اور زمین کی دولت رکھتے ہین
اور برن پچھم دسا کے مالک ہین سیام کرن گھوڑے رکھتے ہین اور پچھ رسولون کے مالک اور
دریائی جانورون کے مالک ہین - اور پون پچھم اوتر کونہ کے مالک ہین طرح طرح کی ہوا
سیتل مند سوگند چلانا ان کا کام ہی - اور کوبیر اوتر دسا کے مالک ہین رتن دھن کے رکھنے کا
کام ہی اور مہادیوا اوتر پورب کونہ کے مالک ہین انکا کام ہی پیلے مین سب کا ناس کرنا اسوجہ سے
جسوقت راکشسون کی لڑائی مین بھدرکالی خوب گرم ہوکر پیاسی ہوئی تب شِبن جی کی بھیجی
ہوئی بارنی بہت ٹھنڈی خوشبودار ہوکر درختون مین موجود ہوئی اور بل دیو جی جسوقت
دیوتک پہاڑ کی گرم ہوا سے بیتاب ہوئے تب بارنی نے حسب دستور موجود
ہوکر بلدیو جی کو تربت کیا اور بھدرکالی اور بلدیو جی پر حصر نہین ہی تمام دیوتا بارنی کو پیتے ہین
اور یہی سبب ہی جو دیوتاؤن کا نام سور ہی یعنی سورا کے پینے والے اور جن کو وہ سورا نہین

ملتی ہی وہ اسٹور ہین اور یہان بنانے سے نہین بنتی ہی - پنج اچھا لیلا بیپ دھارن
یعنے اپنی خواہش سے ایک روپ بنانے والی ہی اُسکو پینا بید شاستر مین گناہ نہین ہی
اور فارسی مین بھی اُسکا پینا منع نہین ہی جسکو شراباً طہورہ کہتے ہین اور سعدی شیرازی نے
بھی کہا ہی سے ؎ لعل در ساغر زر نگار ہ٭ پور روح پرور چو لعل نگار ہ٭ بیاران شراب
چو آب حیات ہ٭ کر یا بد ز پویش دل از غم نجات ہ٭ اور نظامی گنجوی پروردگار سے
درخواست کرتے ہین سے ؎ وہ چو آب زلال آمدہ است ہ٭ بہر چار مذہب حلال
آمدہ است ہ٭ اور دوسری جبر دسپا ہے راکھشسون کے ابہیک کے واسطے دس
طرح کی ہوگئی بھنگ والی دھتورہ والی گانجا والی مہوا والی گوڑ والی - سنقے والی
چھوہارا والی کھجور والی تاڑ والی اناج والی اس کے پینے سے سب کام اُس
بارنی کے برخلاف ہوتے ہین آلس آتا ہے پیاس بڑھتی ہے حرارت جسم مین
ہوتی ہے کم زوری یعنی ہاتھ پاؤن بے قابو ہو جاتے ہین بے عقلی یعنی حواس خمسہ کم ہو جاتے
ہین جی مین رنج طرح طرح کا تازہ ہوتا ہے اور ضبط تحمل حجاب کے نہونے سے
طرح طرح کے رنج اور جھگڑے ہوتے ہین جسکو بے موت مرنا کہتے ہین وہ سب کام
اسکے ہاتھ ہین ہی اور اگر کہئے ایک چیز کی دو صورتین کس طرح ہوئین اُس کی صورت یہ ہے
کہ جتنے دیوتا ہین اُن سب کے دو سروپ ہین ایک ساکت اور ایک اٹل جیسے پہاڑ
ندی سورج چندرمان وغیرہ - پہاڑ ایک صورت سے زمین کی چھاتی دبائے پڑے
ہین اور ایک صورت سے کریٹ مکٹ کنڈل دھارن کئے دیوتاؤن کے پاس ہین
ندی ایک صورت پانی والی سے ہر چیز کو بہا دیتی ہین - اور ڈبو دیتی ہین اور ایک
صورت نہایت حسین بنی دیوتاؤن کو خوش کرتی ہین - اور سورج ایک صورت سے
تمام رس یعنے رطوبت زمین کی کھینچ لیتے ہین اور ایک صورت سے دیوتا بنے
بدیا رتھیون کو پڑھایا کرتے ہین - اور چندرمان ایک صورت سے پالا برسا کر تمام

آدمیون کے ہاتھ پاؤن ٹیڑھے کر دیتے ہین اور کھیت اور درختون کو خشک کر ڈالتے ہین
اور ایک صورت سے برہمنون کے بادشاہ بنے بیٹھے طرح طرح کے دھرم
سُناتے ہین جس سے پرم آنند ہوتی ہے - اور سیس جی ایک صورت سے ہزار
پھن پھیلائے سانپ نہایت خوفناک تمام زمین کا بوجھ اُٹھائے ہین جن کو دیکھکر
جی کانپنے لگتا ہے اور یاد کرنے سے خوف آتا ہی اور دوسری صورت سے کریٹ
مکٹ کُنڈل دھارن کیے باورا ین من سے پدم پران پاتال کھنڈ طرح طرح کے کتھا
بیان کرتے ہین اور ناگون کی لڑکیاں ات سُندری اپنی اپنی تھالیون مین پھول چندن
دھوپ دیپ نویبد رکھکر اُن کے چرنون کی پوجن کرتی ہین - اور اگن دیوتا ایک
صورت سے چودھون بھون جلاکر خاک کرتی ہین اور ایک صورت سے اچھے دیوتا
بنے بھیڑے پر سوار دیوتاؤن کے پاس رہتے ہین کسی کا چلنا کون کیے بغیر کارروائی
نہین چلتا اور اگر کہے بارونی برن لوگ کس طرح گئے اور کسطرح دیوتون کے پاس رہے
اُسکی صورت یہ ہی کہ ہمیشہ بارنی برن لوگ مین رہتی ہی سا ... رہنے کے وقت دیوتون
کے واسطے ایک روپ رکھ لیا جیسے گنیش جی نے پاربتی جی مین اوتار لیا حال آنکہ
شیوجی نے بیاہ کے وقت گنیش جی کی پوجن کی ہی اسی طرح بارنی اناد ہی - اور رہنا
اُسکا دو جگہ پر ایسا ہی جیسے سیتا جی ایک روپ سے اگن مین رہین اور ایک روپ
راون کے گھر مین اور اگر کہیے بارنی کو راکشسون نے کسطرح پی لیا کہ پھر وہ ایک
روپ سمیت قائم رہ گئی اُسکا حال یہ ہی کہ جیسے پرچھائین سے اصل آدمی کو نقصان
نہین پہونچتا ہی اسی طرح اصل روپ کے بارنی کو نقصان نہین پہونچتا ہی اور آفتاب مہتاب
ہوا سمندر کو دیکھ لیجیے کہ اپنا ظہور سب جگہ موجود رکھتے ہین اور خود جیون کے بیچ ان
رہتے ہین کوئی نقصان نہین ہوتا اسی طرح بارنی کا حال ہی -

سوال اوجھا جی

پنڈت جی صاحب مین نہایت نہایت گنہگار ہون ایک تو اسوقت تک باوجود استعداد
علم کے مین نے لکھی ہوئی بات کو نہ مانا ادھرم کیا یعنی زبان کے ذائقہ کے واسطے مہا
اشدھ چیز یدرا مانس کو اہار کیا اور دوسرے ہٹھ دھرمی سے آپ کے ساتھ کتھا پران کے
ست کو الٹا کرکے کہا اس طرح سے کہ جس مین کسی طرح قلیہ کھانا شراب پینا جائز رہے
اور یہ نہ سوچا کہ آخر ایک دن مرجاؤن گا تب پرمیشر کو کیا منھ دکھاؤنگا مگر بن گرو ملے نگیان
اپنے آپ مجکو کس طرح بچار ہوتا اب آپ کی کرپا سے مجکو شردھا اسدھ کام مین تمیز ہی
اسواسطے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ وہ تدبیر بتلایئے جس مین اس اپرادھ سے
میرا پیچھا چھوٹ جاے اور راکھشون کی پرت سے بانکون مین آجاؤن ۔

جواب پنڈت جی

او جھاجی صاحب آپ بہت بودھمان ہو ہر انسان کو یہی واجب ہی کہ جو کام کرے
اسکو کسی بودھمان سے سمجھ لیوے اگر کرنے لائق ہی کرے اور نہین تو چھوڑ دیوے کسواسطے
کہ کام وہی کرنا چاہیئے جس مین دھرم کا نقصان نہ ہو اسوجہ سے کہ دھرم کی حفاظت
جان کی حفاظت پر مقدم ہی اور جب سے کرم چھوڑ دیا جاتا ہی پھر وہ آدمی سوکرمی ہی
اور تم نے اگیان یعنی نادانی کے باعث سے ابتک ایسا کام کیا پرائچت کرڈالو
شدھ ہو کسی طرح شک نہین اور جو لوگ پاپ کرم یعنی گناہ کرتے ہین جہالت سے ہٹھ
کرتے ہین وہ مہا مورکھ یعنی سخت جاہل اپنے دشمن ہین کیونکہ ادھرم مین ہٹھ کرکے کسی کا
بھلا نہین ہوا ہے اور سمجھنا چاہیئے کہ جب شرار یا پدارتھ کھانے کے واسطے پرمیشر نے
دیے ہین تو وہ نئین چیزون کے نہ کھانے سے کیا بگڑے گا اور خیال کرکے دیکھتا ہون
تو روز روز بھی یہ چیزین سب کو نہین ملتی ہین کبھی کبھی ملتی ہین اور خاطرخواہ یعنی جس سے
طبیعت آسودہ ہو جاے میسر نہین پھر ناحق بے ایمان ہونا کیا مطلب ہی اور جب تک
آدمی شراب پیتا ہی اور گوشت کھاتا ہی تب تک کسی پدارتھ کا سواد یعنی انواع انواع

لذائذ طعام کا ذائقہ اُسکو نہین ملتا ہی اسوجہ سے کہ جس جگہ پر معدہ مین کھانا رہتا ہی اور
جس زبان سے کھایا جاتا ہی یہ دونون شراب قلیہ کی بدولت اسقدر ہو کر خراب
ہوجاتے ہین اگر دودھ مٹھائی میوہ جات کو تناول کیجئے تو ذائقہ معلوم نہ ہوگا مثلاً پاخانہ کے
ٹوکرہ پر حلوا ڈالو تو وہ حلوا اچھا نہ لگے گا بلکہ جی کو نفرت ہوگی اور مین نے اس بات کو
سری مہاراج برھمورت پنڈت راج جگت گرو بید شاستر کے رچھا کرنے والے
برن آسرم دھرم کی مریاد رکھنے والے سری مہاراج پنڈت اُمان پت جی صاحب
تیواری سے جو سری اجودھیا جی بشسٹ جی کا اوتار ہین سنسار کے اُپکار ہت
براجمان ہین دریافت کیا تھا چند اشلوک اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمائے
اُنکا ترجمہ آپکو سناتا ہون۔

ترجمہ سری مہاراج پنڈت راج تیواری جی کے بیان کا

ہر ایک دھرم شاستر مین لکھا ہی کہ پانچ آدمی مہا پاپی ہین۔ پہلا برہمن مارنے والا
دوسرا شراب پینے والا۔ تیسرا برہمن کا سونا چُرانے والا۔ چوتھا گرو کی استری سے بھوگ
کرنے والا۔ پانچوان ان چارون مہا پاپی کے پاس بیٹھنے والا۔ اور مہابھارت کے بیچ مین
ناگراج سری بیس جی نے کہا ہی جو کوئی بنا جانے یعنی نادانستہ شراب پئے وہ بھی
دھرم کرم سے رہت ہی اور بیس جی نے اس جگہ پر جو کسی برن کو مخصوص نہین کیا اسکا
باعث یہ ہی کہ ہر ایک برن والے کو شراب پینا منع ہی اور جو کوئی دھرم سے باہر یعنی چنڈال ہی
اُسکو منع نہین اسوجہ سے کہ دھرم کرم کی پابندی اُسکو نہین ہی اور کسی نے کبھی اگر کبھی
اختیار کر لیا ہی تو اُسکو دوکھ نہین لگتا ہی۔ ربا نوک سے سری نائین۔ مگر اور جتنے
اچھے لوگ یعنی دھرم کرم برن آسرم متعلقت سنسار مین ہین اُنکو کسی طرح اسکا ادھکار نہین ہی
بالکل ممانعت ہی۔ اور دیوتاؤن کا چرنامرت آدمی کو نہ کرنا چاہیئے اگرچہ ہم بھدر کالی کے
داس ہین اور بھدر کالی ہماری اشٹ دیوتا ہی اُسکا پرشاد مدرا انس وغیرہ ہم لوگون کا

کھانا اُچت ہو تو ایسا کبھی نہ کہنا چاہیے اول تو شاستر مین کہین نہین لکھا ہو کہ بھدر
کالی کے واسطے کو چاہیے کہ مدرا مانس بھدر کالی اپنے اشٹ دیوتا کا پرشاد پایا کرے
دوسرے اگر شاستر کو نہ مانو اپنا من مانا کرم کرتے ہو تو بھدر کالی نے آدمی اور بلی اور
مرغ کا گوشت کھایا ہو اُسکو بھی پرشاد پاؤ بھگت آدمی کیون رکھتے ہو اور بھدر کالی
کو آدمی اور بلی اور مرغ کھانا کہ پورا استوتر مین لکھا ہو - دیکھ لینا اور اگر کہے برن جی نے
مدرا کو پیا ہو تو سمجھنا چاہیے کہ برن جی نے سونترا منی جگ مین پیا ہو اُس جگ مین مدرا
پینے کا ادھکار ہو جیسے گومید جگ مین گو ذبیحہ - اور ادجھاجی صاحب نہاتا لوگون اور
رکھیشرون اور رسی برہماجی نے جو شراب پینا گوشت کھانا منع لکھا ہو درحقیقت اپنی
کمال نقصان دھرم کا سمجھا گیا ہو نہین تو وہ لوگ کیون لکھتے کیا کسی آدمی سے کچھ عداوت
تھی لیکن جب تک جسنے نہ جانا کرتا رہا اور جب سے جانا تب سے مانا اور جان کر جسنے
نہ مانا اُسی کا نام چانڈال اور مہا پاپی ہو اور پرا اُچت شراب چھونے پینے کا پرا اُچت
اپند سیکھر گرنتھ مین لکھا ہو وہ یہ ہو کہ

شراب کی خوشبو دھوکھے سے ناک مین پڑ جاوے تو اُس آدمی کو چاہیے کہ سمندر گامنی
ندی مین اشنان کرے اور اگھمرکھن منتر کا جاپ ایک سو آٹھ مرتبہ اور تین دن تک کیلا
گؤ کا گھی پی کر رہے اور کچھ نہ کھاوے تب سدھ ہو - شراب کو جان کر سونگھ لیوے اُس
آدمی کو سو برس لے تپتی ندی مین نرک کا باس ہو جس ندی مین غلیظ پیشاب کف بہہ
رہا ہو اور اُس آدمی کے دیکھنے اور چھونے سے تین پرانا یام کرے اور گؤ کا گھی پیوے تو
دیکھنے والا آدمی سدھ ہو اور وہ پاپی شراب سونگھنے والا سمندر گامنی ندی یعنی سری
گنگا جی وغیرہ مین اشنان کر کے پنچ گب یا دو سمیت پیوے تب سدھ ہو -

شراب اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر دوسرے کو دے دیوے وہ سمندر گامنی ندی مین
اشنان کرے اور تین دن تک کسا کی جڑ پانی مین پیس کر پیوے اور کچھ نہ کھاوے اور

آٹھ ہزار گایتری منتر کا جاپ کرے تب سُدھ ہو۔
برہمن کی ذات مین ہو کر جان بوجھ کر شراب پیے تو مرنے تک اُسکا پرشچت نہین ہو اور
اگر اور برن والا آدمی جان بوجھ کر شراب پیے تو گؤ کا گھی اور گؤ کا دودھ اور گؤ کا موتر
تانبے یا لوہے کے برتن مین رکھ کر اور دہی دھوتی پہنے تین دن تک اُسکو پیے اور کچھ
نہ کھائے تب سُدھ ہو۔
بے جانے۔ پانی کے دھوکھے سے شراب پی جائے تو تل کی کھلی اور چاول کی کنکی کھائے
اور پنچ گب پانچ دن پیے تب سُدھ ہو۔
جان بوجھ کر ذائقہ کی طمع پر شراب پی لیوے اُسکو چاہیے کہ سمندر گامنی ندی مین اشنان
کرے اور چاندراین برت کرکے گؤ کا گھی ایک مہینہ تک پیے تب سُدھ ہو۔
جو کوئی بنا جانے بوجھے شراب زبان پر رکھ لیوے اور پیچھے سے معلوم ہو کہ شراب ہی
اُسکو چاہیے کہ چھ دن تک کمل گٹا اور گولر کی گدیا اور بیل پتر اور ڈھانکھ کے پتہ اور
کُش ان سب کو پانی مین پیس کر پی لیوے تب سُدھ ہو یہانتک سوال جواب کا ذکر
لکھا گیا امید ہی کہ جسطرح اوبھاجی نے اپنی طبیعت پھیری ہی ہم سب کی بھی طبیعت
راستی کی طرف متوجہ ہو جاوے اور اگر کبھی گوشت کھانے یا شراب پینے سے جی
بھاگے گا تب چھوڑ دیوینگے ایسا نہین ہو سکتا ہی کہ فعل بد سے خود بخود بدون کوئی معاہدہ
کیے جی بھاگ جاوے دستور ہی کہ آگ پر جسقدر گھی ڈالو گے زیادہ شعلہ زن ہو گی بجھیگی
نہین اور اگر کھو بیٹھے بھر کر اور جی بھر کر کھائے پی لیوین تب ان چیزون سے احتراز
کرینگے تو تمام جانور بھیڑے بکرے اس پیٹ مین رکھ لیوینگے اور اونکھ جھوے کے
درخت چباڈالوگے تو بھی انکار نہ ہوگی بلکہ لاؤ لاؤ بڑھیگی نشہ کے وقت امتحان کر لیو
اور دل خانۂ خدا ہی جسکو آتما کہتے ہین اُسکو گورستان حیوانات بنانا نحت جہالت ہی
اور دماغ عقل اور جان رہنے کی جگہ ہی جس کو برہمانڈ کہتے ہین مہاوتم اور بزرگترین

اعضا ہر اُسکو کسیف اور بدبو چیز سے مکدر کرنا نہایت نہایت دشمنی اپنے ساتھ کرنا ہی
اور اگر تجویز کیا جاے کہ رونق محفل شراب قلیہ سے ہی تو سمجھنا چاہیے کہ رونق محفل
ذکر شعر و سخن و کلمات محبت اور رسمیات اخلاق سے ہی شراب قلیہ سے نہین ہی بلکہ
باعث پراگندگی محفل ہی بیاہ شادی مین دو دو دن ہو جاتے ہین کہ کھانا تیار ہی اور لوگ
زعم سے نہین کھاتے ہین شریف کی آبرو چاہے جاے بارہے مگر اپنے سرور جہالت
مین خلل گوارا نہین ہوتا اور ان دیوتا اپنے اپان کے باعث سے سراپ دیتے
ہین اور بیچارے بھیڑے بکرے قتل شدہ کا خون گردن پر ابدا بد تک رہنے کے
واسطے سوار ہوتا ہی بھیر تبلایئے یہ رونق محفل ہی یا اپنی بیخ کنی ہی۔ اور ایک سخت
نقصان ہی کہ پتر لوگ اپنے جو سرگ جاتے ہین وہ بھی یہان کے ادھرم سے جم پوری
کے گئے اور چلے جاتے ہین کیون لکھا ہی کہ جس جگہ شراب موجود ہی وہان ادھرم بلانا
نہین پڑتا ہی یہ ذات شریف یعنی شراب پہلے ادھرم کو بٹھلا کر آتی ہی اسوجہ سے محاورہ
عرب مین اسکا نام ام الخبائث ہی اور اگر کہے وہان کا حال دیکھا ہی تو بیشک دیکھا ہی
شاستر کہتا ہی کہ جسکا پتر سوکرمی ہی اُسکے پتر سرگ باسی اور جسکا پتر کوکرمی ہی اُسکے پتر
نرک باسی اور پتر لوگ جب یکجا ہوتے ہین تب کہتے ہین کہ بھائیو ہمارا قرض یعنی
باپ کا سمجھونہ ادا ہوگا یا بڑھتا ہی چلا جاویگا کیون ہمارے بنس والے جو ادھرم
کرتے ہین ہمکو خبر نہین ہوئی اور نرک بھوگتے بھوگتے ہمارا ناک مین دم ہی کیا کہین
کوئی قاصد نہین کہ جسکو بھیجین اور نہ ایسی آواز ہی کہ مرت لوک مین اُن کے پاس تک
جاوے رام سے کام جو سنا تھا وہ ہمارے سامنے آیا اور سچ ہی مرنے پر کون نانا ہی
کہ ہمارے پتر لوگون کو کیا ہوگا اور کوئی کہتے ہین آپ کیا فرماتے ہین ہمارے بنس مین
کوئی ایسا فرزند سعادت مند جسکو سپوت کہتے ہین ضرور پیدا ہوگا کہ اپنے دھرم مین
رہکر ہم سب کو آناً فاناً نرک سے نجات دلواویگا کسواسطے کہ پرایہ مین سب کھنگر

نہین ہوتے اور ہمارے قاصد بھیجنے اور آواز دینے کی ضرورت نہین ہی ہمارے
طرف سے شاستر وکالت کر رہا ہی اُسکا اعتبار ہو کر ہماری نادہی ضرور ضرور ہوگی
افسوس ہزار افسوس کہ ہم سب کے جی ہین ورد آدیگا راجہ سگرا جو دھیا جی کے
مہاراج کے ساٹھ ہزار پُتر کپل دیو جی کے سراپ سے مرگئے تھے اُنکی مکت ہوجانے
کے واسطے بھاگیرتھ وغیرہ مہاراجون نے راج چھوڑی اور مہا مہا کلیس سہے گربری
گنگا جی کو پرتھی مین لاے کر اپنے پتُرون کا اُپکار ضرور ہی کیا او رپتر دیوتا جیسا خوش
ہوتے ہین ویسا ہی خوش کرتے ہین اور کاش نا راض ہوے تو انسان کو دنیا سے
ناراض ہونا پڑتا ہی اور اگر کہے انسان ہو کر رنج گوارا کرنا چاہیے جو خواہش کھانے پینے کی ہو
وہ پوری کرنا چاہیے کسواسطے کہ اور جون یعنی دوسرے جسم مین بہ اختیار غیر رہکر بہت
بہت رنج پایا ہی تو اُسکی کیفیت یہ ہی کہ چھوٹے کو چھوٹا رنج ہوتا ہی اور بڑے کو بڑا رنج اور یہ
دیہہ آدمی والی بڑی دہیہ مکت کا دوارہ ہی اسمین چاہیے کہ اپنی مصلحت کے علاوہ
چوراسی لاکھ جون کے مصلحت والے کام کرو چاہے اسمین تم کو رنج بھی ملے نہ کہ اپنی ہی
مصلحت تمکو فراموش ہی اور خواہش نفسانی پورا کرنا اپنے انسان ہونے کا باعث جانتے
ہو سعدی فرماتے ہین ــــ مکن نفس امارہ را پیروی ۞ کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی ۞ اور
خواہش کھانے پینے کی نہ برآنا کیا گوشت شراب پر موقوف ہی دنیا کی نعمتین دیکھو اور اگر
میسر نہ ہو سکین تو اشیاء خوردنی قسم غلہ پر قناعت رکھو بلکہ بحالت موجودگی ہر قسم سامان کے
غذاء مناسب پر توجہ رکھو نظامی کہتے ہین ــــ تن آنجا بہ پست جوین ساختن ۞ دل
آنجا بہ گنجینہ پرداختن ۞ اور سمجھنا چاہیے کہ سب جون والے تمھارے اختیار مین ہین اور
تم شاستر کے اختیار مین اور مختار ہونا یعنی بہ اختیار خود رہنا پرمیشر کا کام ہی وہ حوصلہ نہ
کرنا جن لوگون نے کیا ہی پھل پایا ہی راون ہرن کشیپ سسپال وغیرہ کو کیا کہین فرعون
نمرود کو بھی دیکھ لیجیے ــ اور گوشت کھانے مین اگر اس بات پر نظر ہی کہ جن جانورون کو

ہم مارتے ہین اُنکی خاص مصلحت کا کام کرتے ہین یعنی جانورون کو سُرگ پہونچاتے ہین
ہمین نہایت شرم معلوم ہوتی ہی جواب کہنے مین حجاب آتا ہی کیون سُرگ جسکا نام ہی وہ
ایسی سعزز جگہ ہی کہ نہایت دشواری سے ملتی ہی یعنے جب پرمیشر دیا کرتے ہین تب سُرگ
مین جگہ میسر ہوتی ہی اور سواے اپنے پرمیشر نے کسی کو طاقت سُرگ دینے کی نہین دی
اور اگر شاید کوئی تدبیر سے وہ زور تمھارے ہاتھ آیا ہی یعنی سُرگ پہونچانے کی تدبیر
معلوم ہی تو اپنے بزرگ اور عزیز کو وہان پہونچانا چاہیے کسواسطے کہ اپنے ہوتے غیر کو ایسی
دولت نہ دینا چاہیے۔ اور اگر عذر ہی کہ اسی لیکھ مین ذکر ہی کہ برھماجی کہتے ہین جو کوئی
جسکا گوشت کھائیگا وہ بھی اُسکا گوشت کھائیگا اس سے پایا جاتا ہی کہ اور جنھون مین جن جن جانورون
نے ہمارا گوشت کھایا ہی اب ہم اُسکا بدلا لیتے ہین آئندہ کے واسطے ہمسے مواخذہ نہ ہوگا
اُس کی صورت یہ ہی کہ بیچارے بھیڑے بکرے نے تمھارا گوشت کسطرح کھایا ہوگا اُن کا
کھانا گھاس پھوس ہی اور اگر خیال ہی کہ ہم بھیڑے بکرے تھے اور اُن جنموں مین یہ بھیڑے
بکرے آدمی تھے تب قتل ہمارے انھون نے ہمکو مار کر کھایا ہی اُسکا حال یہ ہی کہ بید شاستر
اسمرت پُوران مین تمام کام نیک بد لکھے ہین بہ تفصیل یعنی جس طرح پر وہ کام کرنا چاہیے اور
جس فائدہ کے واسطے مگر یہ بات کہین نہین لکھی ہی کہ بھیڑے بکرے وہ ہین جنھون نے
آدمیون کو کھایا ہی انکو کھا لیجیے ہان البتہ لکھا ہی کہ گوشت نہ کھانا نہین تو جسکا گوشت کھاؤگے
وہ تمھارا گوشت کھائیگا اور کسطرح پر کھائیگا کہ جب تم پوری ہین جاؤگے تو تم آدمی ہوکر کھڑے
ہوگے اور وہ بھیڑا بکرا اپنے جسم مین موجود ہوکر تم کو چبا ڈالیگا اس شرح سے کہ اگر تمنے
ایک بھیڑے یا بکرے کسی جانور کو مارا یا کھایا ہی تو اُسکے جسم مین جتنے بال ہین وتنے ہزار
برس تم کو وہ جانور ہر روز کھائیگا یہ بات سری مدبھاگوت کے پنجم اسکندھ کے چھبیسوین
ادھیاے نرک برنن مین لکھی ہی اور جنھون نے دس پانچ جانور کھائے ہین اُنکے عذاب
کی تعداد سری چترگپت جی جانتے ہین اور کسی کو خبر نہین اور اگر سو پچاس آدمی زبردست

ہوتا ہی اور بھیڑے بکرے اور جانور کم زور ہوتے ہین اُسوقت بھی کمزور ہونگے تو یہ بات
نہو گی وہ ایسا دربار ہو کہ شیر بکرے برابر بیٹھتے ہین اور جس بادشاہ نے ایک غریب
کے ناحق طمانچہ مارا ہی تو وہ غریب اُسی حالت غریبی مین اُسی زور سے بادشاہ کے طمانچہ
ماریگا علاوہ چوٹ لگنے کے بادشاہ کو ندامت آبرو جانے کی بھی ملے گی جیسے غریب کو
بے آبروئی ہوئی تھی اور بھیڑے بکرے پر کیا موقوف ہی چیونٹیون پر جو ظلم ہوتا ہی یہ اپنا بدلا
لیونگی پُرانون مین مفصل لکھا ہی اور سعدی شیرازی بھی کہتے ہین ؎ بسا سوار کہ آنجا پیادہ
خواہد شد ✣ بسا پیادہ کہ آنجا سوار خواہد بود ✣ اور تجھو بی طمانینت رکھنا چاہیے جسم پرستی
سے بدون سزا پائے آدمی نہ بن جاؤگے اور مرنے جینے کا رنج وہین ملتا ہی کہ ہزارون قسم
مین آنا پڑیگا اور آنا فانا وہ جسم چھوڑنا پڑیگا اور یہان کا مرنا جلنا کوئی تکلیف ماننے کے لائق
نہین ہی یعنی وقت معین پر پیدا ہونا پڑتا ہی اور وقت معین پر مرجانا ہوتا ہی اور وہان
بیوقت صرف کام کے واسطے پیدا ہونا اور مرجانا ہوگا اور یقین کرو کرم چھیتر یعنی کرم
کرنے کی جگہ دنیا ہی اور بھوگ کرنے کی جگہ سرگ یا نرک ہی اگر کسی نے تمھارا گوشت کھایا ہی
تو تم جسم پرستی مین اُسکا گوشت کھاؤگے یہان نہین ہوسکتا ہی۔ اور اگر کہے جب عمر زیادہ
ہوگی تب شراب قلبیہ چھوڑ کر پرمیشر کا بھجن کرینگے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ وقت نہایت مشکل
اور مصیبت کا زمانہ ہی اُسوقت مین طاعت و عبادت کیا ہوسکتی ہی رونے اور مرنے
سے نہین بنتا ہی اور ظاہر ہی کہ ضعیف آدمی مثل سرد لوہے کے ہی جیسے سرد لوہے پر لاکھ مرتبہ
ہتھوڑا دیجیے مگر کچھ کارگر نہ ہوگا چاہے شکستہ اور پارہ پارہ ہوجاے اسی طرح ضعیف آدمی
کو لاکھ مرتبہ نصیحت کیجیے مگر کچھ نہ سُنیگا بلکہ سُننے سے رنجیدہ و پریشان ہوجاویگا اور اگر
ارادہ کریگا تو کیا کریگا نظامی کہتے ہین ؎ سرم پیچید از خفتن و خاستن ✣ نارم دگر چارہ ساختن
اور اگر فکر ہووے کہ شراب قلبیہ اسطرح چھوڑینگے جیسا بعضے لوگ چھوڑتے ہین یعنی شراب
پی کر جب کوئی بیجر متی یا ایسے گناہ سخت سے سابقہ ہوا کہ جسکی بدولت تمام عمر ندامت پشیمان رہے

رہی تب ندامت سے چھوڑ دیا۔ اور قلعہ مین جب کبھی اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بھیڑ بکرے
بیمار یا کسیف ذبح ہوے اور انکے پیٹ مین بچہ مردہ نکلا یا کوئی مرض سے جا نور بیمار کے
پیٹ مین زرد آب یا کیڑے جو بعض بیماریون سے پیٹ مین ہو جاتے ہین نکلے انکو دیکھکر
نہ کھایا اور مچھلی کے پیٹ مین جب دیکھا کہ لڑکے مردہ کا ہاتھ یا سر کسی کے پیٹ مین ہی تو
ڈر کر نفرت کی اسمین یہ واجب نہ سمجھنا چاہیے کہ جب ہم پر ایسی مصیبت گذریگی تب
مانینگے یہ مصیبت اپنے اوپر روز روز سمجھنا چاہیے مگر اپنے منھ مین بدبو یا عیب اپنا کو
معلوم نہین ہوتا ہی یہ سبب نہایت غفلت کا ہی اسکو چاہیے کہ ہزار کام موقوف کرکے
اور ہر طرح طبیعت کو روک کر اپنی جان عافیت مین رکھین اور سبب خالص اپنی عمر طبعی
نہ پائے گا ایک یہ ہی اور اگر کہے شراب کو ہم دودھ بنا کر پیتے ہین اور ہمارے باباجی نے
بھی اکثر یہ کرامات دیکھلائی ہی کہ جب پیتے وقت کسی نے ٹوکا فوراً دودھ بنا دیا وہی
کرامات اب ہمکو عطا کی ہی تب ہم پیتے ہین اسکی صورت یہ ہی کہ آجتک تم کو اسکی خبر نہین ہی
کہ یہ کرامات ہی یا پشاچی بدیا کی نشو نما ہی یا بازیگرون کو دیکھا جاوے وہ لوگ آگ پیتے ہین
اور لوہے کی زنجیر آگ مین سرخ کرکے ہاتھ سے دوھتے ہین اور ہر قسم کا کام برخلاف
دکھلاتے ہین یہ نظر بند کا عمل ہی اسپر عمل نہ کرنا شراب ہمیشہ شراب رہیگی اور اگر شراب سے
دودھ ہوتا تو آٹھ آنہ کی شراب سے دودھ بنا کر باباجی بہت گھی نکالتے اور دنیا محتاج
گھی کی نہ رہتی بڑا عمدہ روزگار گھر بیٹھے ہو جاتا اور یہ دودھ جسکو کہتے ہین کہ شراب سے
بن جاتا ہی نہین بنے گا مدرا سے امرت کا بن جانا تم منظور کرتے ہو دیکھو ایک لوگ ہین جو
بیٹھے بیٹھے مٹھائی موجود کر دیتے ہین وہ مٹھائی نہ کھاے لینا جیسے شراب کو کراہت سے
دودھ سمجھ کر پی لیتے ہو وہ صاف غلیظ ہی۔ اور کبھی شک ہوتا ہی کہ جگناتھ پوری مین
سب لوگ ایک ساتھ مچھلی کھاتے ہین اور بشنو ہین انکا حال یہ ہی کہ جگناتھ پوری مین سب
لوگ ایک ساتھ کھانا کھاتے ہین کوئی اچار بچار نہین ہی اور پنجاب پشاور وغیرہ مین کیرا

ہین کر کھاتے ہین اور قطع نظر اسکے چند رسمیات اور دوسری طرح پر ادا کرتے ہین
اُنسے ہم لوگون کو کیا واسطے دھرم شاستر مین لکھا ہی کہ تیرتھ جاترا کی غرض چھوڑکر
اگر اُن دیسون مین ہندو آدمی کا جانا ہووے تو سب سنسکار ذات کے اُسکے
ساتھ کیے جاوین تو سدھ ہو انگل دیس انگلستان۔ بنگ بنگالہ۔ کلنگ جہان کالنجر کا
قلعہ ہی۔ مگدھ یعنے مگہو۔ اور ہر دیس کے کرم جدا جدا لکھے ہین عرب مین عربی زبان سے
نام رکھے جاتے ہین جیسے عبد اللہ پانڈے اگر اس دیس مین وہی نام رکھا جاوے تو
کیسی شرم کی بات ہی اور دراصل اسکے معنی مین کوئی عیب نہین یعنی بندہ خدا جسکو
رام داس کہتے ہین معنی ہوے اسی طرح رسمیات ہین کہ دراصل اُنکا مطلب ایک
ہی مگر فاعل اُنکے جدا جدا ہین ایک دوسرے کا شریک نہین اور کیون اپنی طبیعت
بڑھاتے ہو تمھاری خاص رسمیات کیا کم ہین کہ دوسرے ملک اور دوسری قوم کی
رسمیات کو چاہتے ہو دیکھا گیا ہی غریب محتاج کنجڑون کو کہ وہ اسی دیس مین کتنی پشت
سے رہتے ہین مگر اپنی زبان بولتے ہین اور اپنی رسمیات ادا کرتے ہین اور محض محتاج
ہین ضرور تھا کہ محتاجگی کی بدولت انکی طبیعت بدل جاتی مگر نہین بدلی اس سے
پایا گیا کہ جسکا دھرم بنا ہی اُسکی بان نہین ہونی چاہیے جس حالت مین جس جگہ پر ہوئے
شعر۔ بہ کوہ و دشت بیابان غریب نیست ٭ ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت ٭
وانرا کہ بر مراد جہان نیست دسترس ٭ در جایگاہ خویش غریب است و ناشناس ٭
اور جسکا دھرم جاتا ہی اُسکا نقصان ہوتا ہی چاہیے اپنے ہی گھر مین رہے اور صاحب دولت
و صاحب نعمت دنیا مین وہ ہی جسکا دھرم بنا ہی اور دھرم کیا ہی اپنا کام جتھا جت کرنا
یعنی جیسا پستک مین اپنے واسطے لکھا ہی وہ کرنا سری مہابھارتھ کے سانت پرب مین
بھیکھم پتامہ سے مہاراجہ جودھشٹر نے پوچھا کہ مہاراج تپسیا کرنا اچھا ہی یا اپنا دھرم کرنا
جواب اُسکا بھیکھم پتامہ کہتے ہین کہ ہی تپسیا کرنے سے دھرم مین اندریون کا جیتنا

اچھا ہے اور ایک اتہاس تولادھار جاجل منی کا سمباد کہتا ہون وہ سنو۔ پچھم طرف سمندر کے کنارہ پر جاجل رکھ تپسیا کرتے تھے ہزار ہا برس گذر گئے کہ کھڑے رہے اور صرف ہوا کھائی کوئی رس کوئی آن کا سوا نہین لیا ایک وقت ان کے سر مین چڑیون نے اپنے انڈے رکھے منی جی نے دیکھا کہ اگر سر ہلاتا ہون اور یا اپنا کو زندہ آدمی ظاہر کرتا ہون تو چڑیون کے انڈے گر جاوینگے یا چڑیان بھڑک جاوینگی اسواسطے بالکل بے حس و حرکت ہو گئے چند دن بعد وقت معین پر ان انڈون سے بچے ہوئے اور بچے پردار ہو کر درختون پر بیٹھے جاجل جی نے بچون کو دیکھکر بچار کیا کہ ہمارے برابر کوئی تپسی نہین ہے کیا اچھے ہم سے ہماری تپسیا ہوئی کہ چڑیون تک خبر نہ ہوئی کہ یہ کون ہین اور کیا کرتے ہین اتنے مین وہی چڑیان بولین کہ مہاراج جاجل جی جیسا آپ بچارتے ہو ویسا بنارس کا رہنے والا تولادھار بنیا بھی نہین کہتا یہ سنکر جاجل جی کو نہایت رنج ہوا اور سمندر کا کنارہ چھوڑکر بنارس کو روانہ ہوئے کیا دیکھتے ہین کہ بنارس مین تولادھار دکان پر بیٹھا مٹھائی تولتا ہے اور تولادھار نے منی جی کو دیکھکر بلایا اور اچھی طرح آسن دیکر کہا کہ مہاراج جاجل رکھ آپ کے آنے کا سبب مین سمجھ گیا آپ سمندر کے کنارہ تپسیا کرتے تھے وہان آپ کے سر مین چڑیون نے انڈا دیا اور جب انڈون سے بچے ہو کر اڑ گئے آپ نے سوچا کہ مین نے مشکل تپسیا کی اسپر ان چڑیون نے آپ سے کہا کہ منی جی جیسا آپ اپنے من مین بچار کرتے ہو ویسا تولادھار بنیا بھی نہین سوچتا تب آپ نے سمندر کا کنارہ چھوڑکر میرے پاس آنے کا ارادہ کیا اور میرے پاس پہونچ کر بیٹھے ہو جو کچھ کہنا ہے کہیے یہ سنکر جاجل منی کو کمال حیرانی ہوئی تولادھار سے بولے کہ بھائی مٹھائیون کو تولتے ہوئے تمنے ہمکو کس طرح پہچانا اور ہمارا منورتھ جانا یہ بتلا دیجے تولادھار بولا مہاراج مین شاستر پران نہین پڑھا اور برہمنون کی خدمت بھی نہین کی پورب جنم مین کچھ کیا تھا اسی وجہ سے مجھکو یہ تمیز ہے اور اب مین نے اپنے ذہن سے سری

نشٹ اور دیوتاؤن اور برہمن گرو کے مکانات بنوائیے اور وہین سیوا کیا کرتا ہون
اور پاکھنڈ سے دور رہتا ہون اور دکانداری مین جو چیز خرید کرتا ہون یا فروخت
کرتا ہون اُسمین کمی بیشی نہین کرتا کسواسطے کہ جو کوئی بیوپار کرکے اپنے خرید کرنے وقت
زیادہ مال لے لیتا ہی یا دوسرے کو کم تول دیتا ہی اُسکو مہا نرک ہوتا ہی اور تھوڑے
دن مین دردری ہوجاتا ہی اور مین کسی کی نندا یعنی غیبت نہین کرتا اور میرے
دوست دشمن کوئی نہین ہین سب سے ایک رسم برابری کی ہی اور جسکا انتہکرن
یعنے دل کام کرو. وہ لوبھ موہ اہنکار سے سدا دور ہی اُسکو ساتت چت کہتے ہین اور جسکا
انتہکرن ساتت ہی اُسکو تمام شاستر دور دیتے ہین اور یہ بات جاجل جی سے کہکر تولادھار
اُنھین چڑیون کو پکار آواز پاتے وہ چڑیان سامنے موجود ہوگئین تولادھار نے جاجل سے
کہا کہ مہاراج یہ چڑیان آپ کے سر مین پیدا ہوئی ہین آپ انکے دھرم پتا ہین انسے پوچھو
یہ سنکر جاجل جی چڑیون کے سامنے کھڑے ہوے چڑیان بولین تمھارے جی مین
جو تعجب ہی اُسکو دور کیجیے شک بڑھانے سے تپسیا کی ناس ہوتی ہی اور تپسیا ناس ہونے
سے پرم گت کی ناس ہی اس باعث سے آپ اپنا من ساتت کرکے بھگوان کا دھیان کیجیے
اور جنگل کے رہنے سے کام وغیرہ کے ترقی زیادہ ہوجاتے ہین اور گھر مین رہنے سے
اندریون کا سنتوکھ ہوتا ہی اس باعث سے آپ گھر مین رہکر اپنا دھرم کرین یہ کہکر چڑیان
اُڑ گئین اور جاجل نے بن کا آشرم چھوڑکر بھگوان کا دھیان اور اپنے دھرم کا اختیار
کرنا اختیار کیا اُسکی بدولت پرم گت یعنی مکت پائی - اور کبھی خیال ہوتا ہی کہ منشی [illegible] پنڈت
نے کاشی جی مین مچھلی کا پتا کا باندھا تھا اگر کھانا ناجائز ہی تو کیون وہ پتا کا باندھنا اُسکی
صورت یہ ہی کہ منشی مصر پنڈت نے صرف اپنی قابلیت سے کاشی جی مین اس کا پتا کا
بندھوایا تھا کہ دیکھیے ایسی اسودہ چیز کو مین سدھ کرتا ہون اگر کوئی پنڈت ہو تو میرا جواب دیجیے
اُس سے مطلب یہ تھا کہ در اصل مچھلی کھانا یا گوشت کھانا واجب ہی صرف قابلیت کا اظہار تھا

جیسے نرسنگھ اچاری طوطادری والے جب کاشی جی مین آئے تو بیکیان کے وقت دن کو
دو مشعل جلاکر داہنے بائین پالکی کے رکھین اس ارادہ پر کہ دیکھین اس بات کا روکنے والا
کوئی پنڈت ہی یا نہین اگر کیسے دن کو مشعل جلانا کوئی دھرم ہی تو دھرم نہین ہی صرف اپنی
نا اہلیت کا اظہار اور پنڈتون کا امتحان ہی نرسنگھ اچاری دیکھتے تھے کہ کاشی پوری کے
رہنے والے لوگون کو اگیان کی تاریکی گھیرے ہوئی ہین - اور بھی فکر ہوتی ہی کہ شریتا
شراب پینا قلیہ کھانا لکھا ہوگا انہین بھی کسی جگہ کھانا پینا اسکا واجب نہین لکھا ہی مگر کھانے
پینے والے لوگ اسکا ارتکاب کرکے اپنا جی خوش کرتے ہین اسی کام کا نام عمل ہی جو پانچ
ادھرم کی شاخین ہین - اور کسی وقت کہا جاتا ہی کہ جو لوگ قلیہ شراب نہین کھاتے پیتے ہین
وہ قلیہ شراب کھانے والون کی مذمت کرتے ہین اور در اصل یہ بات ناگوار معلوم ہوتی ہی
اسمین شکایت انکی بیجا ہی مگر یہ بات باہمی قیل وقال کی نہین ہی اسمین انصاف طلب امر کو
اپنے مرشد سے دریافت کیا جاوے کہ مہاراج ان کامون کی اجازت آپکے پنتھ مین ہی یا نہین
اور اگر وہ شد ہو وین تو دیس کے مہاتما لوگون سے دریافت کیا جاوے کہ بید شاستر اور
سمرتیان بھاگوت وغیرہ مین جو یہ چیزین منع لکھی گئی ہین یہ ماننا چاہیے یا نہین اور اگر دل دونا
ہو تو اپنے آپ غور کرے اور انسان اس بات کو خوب سمجھے کہ دنیا مین ہزارون طریق ہین
مگر سمجھنا چاہیے کہ کون طریق لائق اختیار کرنے کے ہی اور کون نہین - بام مارگی تنتر
سیوی ہوتے ہین ماس - مدرا - مچھلی - میتھن - مدرا (یعنی روپیہ پیسا) یعنی ان چیزون
کو اختیار کرنا عین ایمان سمجھتے ہین اکثر لوگ اس لالچ سے بیشتر اختیار کرتے ہین اور اکثر ایسے
ہین کہ گرو کرنا واجب نہین جانتے اور یہ جانتے ہین کہ گرو کرنے سے کیا مطلب ہی اور علاوہ
اسکے اگر ارادہ کیا تو تلاش اس بات کی ہی کہ کوئی فقیر کراماتی ملے تو گرو کرین اور بسبب
حب خاطر خواہ کرامات ملے تو گرو کیا اس بات سے واسطہ نہین ہی کہ ہم کو کون منتر لینا چاہیے
اور کسکی اپاشنا چاہیے یا گرو نے کیا اپدیش کیا اور اسکا کیا ارتھ ہی اور اب کیا ہی [illegible]

لوگون نے جب مرید با اعتقاد کرامات پسند پائے فوراً منتر اپنے طریق کا دیدیا اس بات سے
واسطہ نہین ہی کہ اسکو کیا واجب ہی اسمین دو سبب ہین ایک یہ کہ خود اسقدر وسعت
استعداد کی نہین رکھتے کہ جس سے واجب غیر واجب کی تمیز کرسکین اور دوسرے اگر
تمیز ہی تو کہنے مین بڑا رنج ہی یعنی مرید کے ناخوش ہونے اور محروم لوٹنے کا اندیشہ ہی اسواسطے
بنظر مصلحت وقت و کارروائی مرشد لوگون نے مسئلہ جاری کر رکھا ہی کہ مدار کام دنیا و
عقبے کا توحید پر ہی یعنی بھگوان کو نرنکار جاننا وہ ہم جانتے ہین اور ہمارا منتر منترون
کا بادشاہ ہی جو سامنے پڑھے اسکو منتر دیدیجیے کسی چیز کی ممانعت سے مطلب نہین ہی اور مریدون
نے بھی اسکو پسند کیا کہ یہ طریق نہایت آسان ہی اسمین کوئی مشکلات گوارا کرنا نہ پڑینگی اور
مطلب دینی و دنیوی سب نکل جاویگا اور کل جگ مین نام لینا بھگوان کا یہی دھرم ہی
وہی ہم کرینگے زیادہ پوجا پاٹھ اور احتیاط کسی چیز سے کیا واسطہ اسوجہ سے کہ مہاراج نے
منع نہین کیا ہی اور دل مین بھگوان کے جاننے والے اور بھجن کرنے والے بن بیٹھے اور یہ بات
جیسی ہی اسکو کیا کہین توحید جسکا نام ہی یعنی پرمیشر کو ایک سمجھنا اور دوسرے کو نجانا یہ
نہایت نہایت بزرگ مرتبہ ہی ہزارون ہزار کوشش برت بیز تحفہ دان وغیرہ کی کی جاتی ہین
مگر توحید میسر نہین ہوتی اور بے کیے کیا ہوگا اور اگر کوئی گرو نظر مین نہ آئے تو بھی اپنے
جی مین طمانیت کرلے کہ جیسا سب لوگ رام کو جانتے ہین ویسا ہم بھی جانتے ہین اور
کوئی منتر سنا سنایا جاپ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ گرو کرنے مین جلدی ضرور نہین ہی جب
عمر زیادہ ہوگئی تب گرو کر لیوینگے اسکے برابر کوئی نقصان نہین ہی سری مہادیو جی نے
پاربتی جی سے پورنیچرن چاپٹری گر نستھ مین صاف کہا ہی کہ جو برہمن تنتر مین ہی اسکے ہاتھ کا
تماشی دل برہمنون کی کھوپری سرس ہی اور جو نامرت نیٹریل کا خون اور بھوجن لینا
اور جل مدرا اور پیتک مین دیکھ کر یا کسی کو پڑھتے سنکر جو کوئی منتر جاپ کرتا ہی اسمین کوئی
سدھ نہین ہی بلکہ اچھرون پیچھے اسکی ہان ہی لیکن اس ذکر مین کچھ لکھنا باعث تکلیف ہی

خلایق سمجھ کر درگذر کی جاتی ہی اسی قدر تحریر سے جو لوگ مصلحت پسند ہین سمجھین گے کہ دھرم کی جڑ گرو ہی اور کیسا گرو چاہیے پور شچرن جا تر ہی گرنتھ شلت بلیھ ملتیھل کا بنایا ہی اسمین گرو کرنے کا بدھان لکھا ہی اور سب پرانون مین مفصّل ہی اُس کو ضرور ضرور خیال کرنا چاہیے کسواسطے کہ گرو کرنا اور جان کر گرو کرنا اچھا ہی اور اگر گرو نہین کیا یا جان کر نہین کیا تو دھرم اپنے کس طرح کسکے پاس سے آوین گے۔ اور بعضے اوقات مین کہا جاتا ہی کہ چوری کرنا جھوٹھ بولنا زنا کاری چغل خوری اور طرح طرح کے فعل کیے جاتے ہین شاید اُن سب کے کرنے مین کوئی گناہ نہین ہوتا ہی کہ صرف شراب پینے گوشت کھانے پر متواتر ضد ہی اُس کی صورت یہ ہی کہ اہار شدھ ہونے سے بیوہار کا شدھ ہونا شاستر پوران مین لکھا ہی اس باعث سے جڑ کی خبر لی گئی اور ظاہر ہی کہ اُچت اہار یعنے حلال چیز کھانے سے زبان اور دل اور تمام جسم شدھ ہوگا پھر جھوٹھ بولنا چوری کرنا یا کوئی فعل بد کرنا نہ ہو سکیگا اُسکا سامان جسم مین موجود نہین ہی اور جب سے جسم مین شدھتا یعنی پاکیزگی آویگی تب سے کتھا پُران ست سنگ کی طرف طبیعت متوجہ ہوگی اور کتھا ست سنگ کا نتیجہ اور حظ ملیگا اور بدون جسم شدھ ہوئے امتحان کیا جاوے کہ کتھا مین جی نہ لگتا ہوگا اور نہ کچھ حظ ملتا ہوگا وہی حال ہی جیسے گوشت کھانے والون کو دودھ مٹھائی کا ذائقہ اچھا نہین لگتا اور یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ دنیا ست سنگ سے خالی ہی اور یا کوئی مہاتما لائق گرو کرنے کے نہین ہی دونو سامان اچھی طرح اس دنیا مین موجود ہین مگر بے تلاش موجود نہین ہین سری بھاگوت کے چوتھے اسکندھ مین لکھا ہی کہ سری مہاراج پرتھو جی نے ننانوے جگ کرکے ایک جگ اور شروع کی اسمین اندر کو سوچ ہوا کہ شتک کرت یعنی سو جگ کرنے والا مین ہون اور پرتھو جی چاہتے ہین کہ میرا نام مٹا دیوین یعنی سو جگ کرنے والے آپ ہووین اسکے واسطے اندر جگ استھان مین پہونچ کر گھوڑا چرانے کی فکر مین پڑے یہان

اختیار کیا وہ دیوتا ہین اور مرنے پر دیوتا ہونگے اور جن لوگون نے تموگنی رجوگنی کام
اختیار کیے وہ نساچر اور بھوت پریت ہین اور ہونگے اسمین شک نہین ہی مگر تبدیلی
کام کی ہو سکتی ہی یعنے ستوگنی کام والے تموگنی رجوگنی کام کر سکتے ہین اور تموگنی رجوگنی
والے ستوگنی لیکن جب جی سے چاہین ستوگنی سے تموگنی رجوگنی کام کرنا آسان ہی اور
تموگنی رجوگنی سے ستوگنی کرنا مشکل جیسے پہاڑ پر اوجھہ لیکر چڑھنا مشکل ہی اور پہاڑ سے
گرنا مشکل نہین ہی - اور کام وہی آدمی سے ہوتا ہی جسکو جی سے کرنا چاہے اور ہمت پر
موقوف ہی اگر اسکی ذات مین لیاقت کا جوہر ہی تو بیشک اپنی مصلحت پر نظر کریگا یہ نہین ہی
کہ کسی کا لکھنا یا کہنا کرا لینے کا مجاز ہو یعنی شاستر کسی پر چھپایا نہین چلاتا اور نہ کوئی بتانے والا
حاکم ہی اور نہ کوئی کسی کا مدعی اور نہ کوئی کسی کا مرشد بمقتضا ے انسانیت سے یہ جب
ہو کہ باہم یکدیگر نیک بات کی اطلاع اور ترغیب دیوین کیونکہ سب بنی آدم اعضای یکدیگر اند
اور سہ کہ علاوہ یہ تنہا نہ بابت خوردنی لکھا ہی اور یہ نہین ہو سکتا ہی کہ ایک آدمی دھرم
کرے اور دس آدمی نہ دھرم کرنے والون کے ساتھ مین اسکا گذر ہو یا دھرم کا مرتبہ پورا
ملے دس آدمی ایک کے کھینچنے سے کسطرح آوین بلکہ ایک آدمی دس کی طرف خود کھنچ
جاتا ہی اسوجہ سے کہ سہ یکے بر صد آید نہ صد بر یکے ؛ لکھا ہی اور اگر سمجھا جاوے کہ جس
حالت مین سہ یکی بر صد آید نہ صد بر یکی ؛ اس موقع پر سچا ہی تو اس سے پایا گیا کہ دس
گمراہ ہین اور ایک نیک راہ اور ایک نیک راہ کی ہدایت سے دس گمراہ کا راہ پر آنا
نہ ہو سکے گا جب لکھنے پڑھنے سے کیا واسطہ اسکی صورت یہ ہی کہ سری رام جی کے شہر باد
اور برھمان جی کے بروان اور رکھ لوگون کی ہدایت پیش کا تجربہ کا اس سے بڑی ہی
سب لوگ ابتک سمیرا یک قسم کی بدیا جاننے والے ہین جب تک نہ سمجھ سے تمیز سے وہ
جب سے بچے چھوٹا انکو روک نہین ہی اپنی ذات کا اس بنا ہی وہ بہت جلدی اپنی راہ پر
لے آتا ہی اور سرو ودیہستان یا دو وا تیدن اسی ذات کے اپدیس سے مراد ہی اور کسطرح

خواہش اپنی طرف آنے کی نہ ہوگی آدمی تو آدمی ہے پانی نہ خاک گوروان ہے ٭ لو شعلہ
کی سوے آسمان ہے یعنی اصلیت کی توجہ ایسی مناسب ہے کہ آگ پانی گو محض جاہل
ہین مگر اسی طرف توجہ رکھتے ہین۔ اور خدا نخواستہ کوئی شخص لکھی پڑھی بات پوران
شاستر کی نہ مانی تو سمجھنا چاہیے کہ اُپدیس اُسکا م کرتا ہے جسمین کچھ مادہ اصلیت اور دھرم
کا باقی رہ گیا ہے اور جسمین اصلیت دھرم کی بالکل نہین رہی یعنی بید دھرم ہو گیا وہ
اُپدیس کو نہ مانیگا سعدی کہتے ہین ٭ آہنے را کہ مور جانہ بخورد ٭ نتوان برد از وے
صیقل زنگ ٭ اور ٭ زمین شور سنبل بر نیارد ٭ درو تخم عمل ضائع مگردان ٭ اور
اُسکے واسطے کتھا پران کا سُننا بھاگوت وغیرہ مین منع ہے اس شرح سے کہ سور پھلواری
مین جاکر کیا کرے اور اگر گیا بھی تو غلیظ کمان پاویگا بہر کیف جب تک پھلواری مین
رہیگا غلیظ کی تلاش کرتا رہیگا اسی طرح دھرم نندک آدمی کتھا اُپدیش مین شاخ نکالنا
چاہتا ہے کہ میرے مطلب یعنی من مانے دھرم کا حکم ملے بالکل جھوٹھا ہو جاوے اور ایسا
ممکن نہین ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ اور اگر کوئی مورکھ
کسی کا اُپدیش مان لیوے تو مورکھتا کی سرجا کم ہو جاوے بھرتھری جی لکھتے ہین جاہل
تین قسم کا ہے ایک وہ کہ آپ مطلقاً نہین جانتا دوسرے کے سمجھانے سے جانتا ہے اور دوسرا
نہ آپ جانتا ہے اور نہ دوسرے کے سمجھانے سے مانتا ہے اور تیسرا وہ ہے کہ جان بوجھ کر نہین
مانتا یعنی اچھی بات جانتا ہے اور نہین کرتا تو یہ جاہل پکا ہے اور ایسا جاہل یعنی مورکھ برہما
کے بھی سمجھانے سے نہین مانتا ہے چاہیے کوئی سمندر مین پیٹھ کر گوہ گھڑیال کے دانت توڑ کر
موتی نکالے اور سامدر ایسا بھیانک اپنے زور بازو سے تیر کر نکل جاوے اور زہر دار سانپ
جسکے مُنھ کی ہوا یعنی سانس سے جھور راکھ ہو جاتا ہے اور اسپرس ہونے سے آگ لگ جاتی ہے
پھول کا ایسا ہار گلے مین لٹکا لیوے اور بالو پیر کر تیل نکالے اور مرگ ترشنا سے پیاسا
پانی پیے اور دیس کی سیر کرتے کرتے جو گدھے کا سینگ ملے اور آکاس مین پھول پھولے

اور کیچپ کے دودھ مین نہاے اور بندھیا کا بیٹا جو دھ کو جاسے اور زندہ مردہ اور مردہ
زندہ ہو جاسے مگر مور رکھ کہنے سے نہ مانیگا - اور خوب جاننا چاہیے کہ جب پاپ آدمی
کے سر پر سوار ہو جاتے ہین تو اُسپر اُپدیش نہین چلتا سری مدبھاگوت مین لکھا ہی سوداس
راجہ بشسٹ جی کی سراپ سے بارہ برس کے واسطے راکشس ہو گئے اور جنگل مین ہو نکلکر
دیکھا کہ ایک برہمن اپنی برہمنی مین گربھ دھارن کر رہا ہی دوڑکر برہمن کو کھانا شروع کیا
برہمنی بولی - ارے سوداس تو راکشس نہین ہی اجودھیا کا ہمارا راجہ ہی اور اگر بدون
کھاے تجھ سے نہین رہا جاتا ہی تو مجکو کھا لے اور اگر میرے ہی پتی پر تیری رُچ ہی تو
یہ گربھ دھارن کر لیوے تب کھا لینا اور اب اسکے کھانے سے تین ہتیا تجھکو لگتی ہین
ایک یہ کہ برہمن کی ہتیا ہوگی دوسرے گربھ کھنڈن ہوتا ہی تیسرے میرا جینا نہ ہوگا مگر
سوداس نے نہ مانا برہمن کو مولی کی طرح چبا گیا اسکے سوچ مین برہمنی نے اپنا بدن
چھوڑا اور سراپ دے گئی کہ راجہ جب تو اپنی استری کے پاس جاوے تب تیرا سر کٹ
جاوے اور تجھ سے بنس نہ ہو اس باعث سے جب راجہ سوداس اپنی راج مین آیا اپنے
استری کے پاس جانے نہ پایا اور بنس ہونا اُس سے نہ ہو سکا ہزارون طرح سے تدبیرین
کین مگر کچھ نہوا وقت رفتہ کسی کے ہاتھ آتا ہی اور پچھتاوے سے کیا ملتا ہی - اور آدمی کی کیا
حقیقت ہی برہما جی کا کہا ہوا آدمی نہین مانتا ہی راون کو دیکھیے کہ راکشس کسطرح ہوا اور
اگر شراب قلیہ مین اسقدر شتا نہ تھی تو کو بیر جی کیون راکشس نہ ہو گئے ایک باپ کے بیٹے ہین
اور اگر کہے راون لکھا پڑھا نہ تھا تو صاف صاف ظاہر ہی کہ راون وہ پنڈت ہی جسنے چارو
بید پر ٹیکا کیا مگر کیا کرے پرست لسا چر سے صحبت ہوئی اُسنے شراب قلیہ کی بدولت
راکشس بنا دیا پھر باہر جو دو گیا ان کے قلیہ شراب نہ چھوڑا اسطرح جسکے منھ مین خون لگ جاتا ہی پھر وہ
نہین چھوڑتا ہی جانورون مین دیکھ لیجیے جہان شکاری مین خون منھ مین لگا پھر ہمیشہ خون کھائیگا
اور اگر امرت بھی اُسکو دیا جاوے تو نہ کھائیگا اسی طرح پر ہم سب کے منھ مین خون لگ گیا ہی

البشر وباکرین تو چھوٹے یعنی جب جی مین درد پیدا ہو جاے اور اپنی عاقبت یاد آوے اور کچھ
یاد نہین آتی کہ دیوتا کا کام کیا ہی اور نساچر کا کام کیا اور نہ اس بات سے فکر ہی کہ ہمارا دھرم کیا
ہی اور نہ یہ سمجھا ہی کہ ادھرم سے کیا ملیگا اور کانیٹھون کا دھرم ہی برہمنون کی پوجا کرین اور
سادھو اچھیاگت کی جنیھا اوچت اپنی شکت سے سیوا کرین اور گورو کرکے اپنی گایتری اور شا
کا جاپ کرین اور جسکے ادھکاری ہوت اسکے کام مین سو دھنا رکھین اسمین کوئی وجہ
بدلنا نہین پڑتی ہی اور نہ دھرم کرنے سے کوئی فقیر ہو جاتا ہی لباس بادشاہانہ پہنے رہو اور ا
کام کرتے رہو بزرگون کے ذکر بہت ہین مگر چند روایتین لکھے دیتا ہون خیال کرنا سر
مارکنڈیہ پوران درگا جی کے مہاتم مین لکھا ہی کہ سوارو چک منونتر کے وقت مین چتر بنس وا
راجہ سورتھ کو لانگری مین راجہ ہوا جسکو اب کویل عرف علی گڈھ کہتے ہین دسودسا مین
کی اور سوا اپنے کوئی راجہ نہ رکھا اسمین بہت دن گذر گئے ایک مرتبہ راجہ نے بچار کیا
راج مرت لوک مین جب سے کرتا ہون تب سے یہی فکر رہتی ہی کہ راج رہے یا نہ رہے اور
رہے یا نہ رہے اسکے واسطے کوئی فکر کرنا ضرور ہی ایسا سوچ کرتے بھگونت کی اچھا سے اسکی راج مین ا
راجون نے بلوہ کیا اور سب نے اتفاق کرکے اسکی راجدھانی لے لی اور راجہ سورتھ اکیلا گھوڑ
پر سوار ہوکر اجودھیا جی مین چلا آیا اور بششٹ جی سے حال کہا کہ مہاراج راج سے تریپت نہین
ہوا اسواسطے کوئی جتن بتلائے سری گورو جی نے بھگوتی کا سوکت اوپدیس کرکے حکم دیا کہ سر
کے کنارہ بیٹھکر اسکا جاپ کر راجہ نے ویسا ہی کیا اور جاپ سماپت ہونے پر اپنی انگلی چیر کر لہو ب
دیا اسوقت بھگوتی پرگھٹ ہوئی اور راجہ سے کہا کہ بردان مانگ راجہ نے کہا کہ نہ کنٹک را
چاہتا ہون بھگوتی نے بردان دیا کہ تو منو ہوگا اور بہت کال راج کریگا اور انتردھیان ہوا
اسکے باعث سے راجہ سورتھ سوریج کا بیٹا ہو کر ساورن نام منو ہوا اور لطف یہ جو کی تک راج
آچار تترلے تنتر کے ستائیسوین پٹل مین مہادیو جی نے پاربتی جی سے کہا ہی کہ چتر انگد نام ا
کا بیٹا تھا اسنے بگلا مکھی مہا بدیا کو پا کے خواہش کی کہ برہمن ہو جاؤن اور اس آرزو مین

لہ حاشیہ یہ بلیپ پردان فاحبی ہی کہ اپنا بدن پھاڑکر خون نکالے یا اپنا سر نثار کردے اور وہ بیپ پردان کچھ نہین ہی کہ بھگت اپنا کو ہی اور جان دوسرے کا نثار کرتے ہین ۱۲ فقط

پانچ برس تک تپشیا کی ہمیشہ بگلا مکھی کا جاپ ہوتا تھا اور کھانے مین صرف مول پھل کھاے اور
ایسا دھیان مین اپنے اشٹ دیو سے لین ہو جاتا تھا کہ برہمنون کی طرف بھی نہین دیکھتا
اس بات سے برہمنون نے کرودھ کر کے ایک دن دھیان کرتے وقت مین کہا ارے چترانگد
تو مہا مورکھ یعنے سخت جاہل ہے جو برہمن ہونے کی خواہش کرتا ہے تجھکو معلوم نہین ہے کہ جو نہ سواے
پانون کے مستک پر رکھا نہین جاتا اور جو تو برہمنون کی طرف نہین دیکھتا اس بات سے
اسی وقت پاتال لوک مین جا وہان بہت مدت تک جب تپ کیا کرنا یہ سراپ سنکر چترانگد نے
دھیان سے آنکھ کھولی اور برہمنون کا نمسکار ہاتھ جوڑ کر کے کہا مہاراج آپ سب برہمن الیشر کا
سروپ ہو اسوقت مجھکو کیون سراپ دی مین نے تمھارے مکھار بند سے جو جو دھرم سنے
وہی کرتا ہون اسمین کوئی اپرادھ مجھ سے نہین ہوا بید مین صاف لکھا ہے کہ جو کوئی جسکی اپاسنا
کرتا ہے وہ اسی کا سروپ ہو جاتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ بگلا مکھی برہمن ہے اور مین خوب جانتا ہون
جو برہمن ہے وہ برہم ہے اسنے اپنی اچھا سے بہت روپ کر لیے اور انیک پرکار لیلا کرنے کے
واسطے کرم کیے کہین راجہ کہین پرجا اور سب مین وہی رم رہا ہے اور سب کو پالتا اور سنگھار کرتا ہے
اور پورکھ استری نپنسک بھی وہی ہے اور اکیلا ہے کھیل کے واسطے اپنا کو بہت روپ بنائے
اور استھاور جنگم اسی کا روپ ہین اور معلوم نہین ہے کہ آپ سب لوگ کسکو پوجتے ہو اور
پوجا کے وقت کسطرح دھیان کرتے ہو شاید دھیان کے وقت مین کسی دوسرے کو دیکھتے
ہو گے سمجھنا چاہیے کہ فریب سے جھوٹ سودھ وغیرہ یعنی اندریون کو منتر سے سدھ کرنا اسکی
بدولت کوئی دیوتا نہین ہو جاتا اور دیکھیے جو الیشر تھے انھون نے مانکھ روپ دھارن کر کے
اپنے الیشر ہونے کے واسطے جگ وغیرہ کی ہین اور مین آدمی ہون اگر مین نے اپنی بہت جتن
کی تو کیا عیب ہوا اور برہما بنائی نہین ہے یعنی نا انصافی کرنے والا ہے آپ اپنائی کیسے ہو سے
صاف صاف بید مین لکھا ہے کہ بگلا مکھی اور برہمن مین بھید نہین ہے اور جو جسکی اوپاسنا کرتا ہے
وہ اسی کا سروپ ہو جاتا ہے اور آدمی کو اپنے اودھار کے ہیت جتن کرنا چاہیے اور سری

گورو جی نے مجھکو اگیان کی ہی کہ سب کامون کو چھوڑکر اسکا جاپ کر اس باعث سے مین بگلا مکھی
ہو جانے کے واسطے بگلا مکھی کا جاپ کرتا ہون اور بشٹ ذات والے گورو برہمن منتر دیوتا اور
اپنی اتما مین بھید نہین دیکھتے اور برہمن لوگون کا بھی یہی حال ہی کہ وہ ان سب مین فرق
نہین جانتے سب مین ایک روپ ہی کیا آتما کیا ان آتما کیا کیڑے مکوڑے اور مین مہا مورکھ
یعنی بڑا نادان ہون لیکن برہمنون کے کہار نبد سے شنکر مین نے جب تپ او جاپ دھیان
کیا تھا آپین الٹا شک کرتا ہون کہ آپ نے کیون سراپ دیا اور ایک بچارے وہ شک بھی
نہین ہی کسواسطے کہ آپنے بامن روپ ہوکر بڑے بھگت راجہ بل کو پاتال لوک مین بھیجدیا
اور مین تو ایک کیڑا ہون مجھکو پاتال جانے مین کوئی عذر نہین ہی آپ اپنے استھانون کو جاوین
اور مین آپکے چرن کملون کو سو مرتبہ پرنام کرکے پاتال جاتا ہون اور بسنا جا کر اپنا سے
پاتال جانیکا مجھکو رنج نہین ہی اتنا آپ سے بردان مانگتا ہون کہ مجھسے آپکی اگیا
بھنگ نہو یعنی آپکا حکم کسی طرح نہ ٹالون یہ باتین چترانگد کی سنکر برہمنون کو بڑی شرم
معلوم ہوئی پچھتانے لگے کہ ارے پوتر ہم تجھکو نہین جانتے تھے کہ تو برہمنون کا بھگت ایسا ہی
کیا کرین سراپ کھنڈن نہین ہو سکتا لیکن تیرے کلیان کے واسطے ہم ہمیشہ چنتا کرینگے اور
جو چیز تیری اچھا ہی سب پورا ہوگا او تپسیا کیجیو اور مہا سادھ ست والون کی دیا سے
آدمی سب کچھ پاتا ہی کچھ اندیشہ نہ کر تاب کوئی کام تجھکو دورلبھ نہین ہی اور وید مین لکھا ہی
کہ آدمی چاہے تو دیوتا ہوجاوے مگر برہمن ہو جانا مشکل ہی وہ بھی تجھکو مشکل نہین ہی اور
پاتال لوک مین بگلا مکھی کا جاپ کرنا کل جگ مین دس ہزار برس تک ناگ لوک کا مہاراجہ
ہوگا اور اسکے پیچھے شیولوک کا اندر ایسا کہکر برہمن لوگ اپنے استھانون کو گئے اور چترانگد
پاتال لوک مین چلا گیا - برحد پوران مین لکھا ہی سو کنٹھ سری باسک کا بیرا اون کے
نائب مین جو نشٹ جو نگی تک ایسا انتظام اسنے دھرم کرم سے کیا کہ اندر آدک دیوتا بانند
پاتال سے کھٹرے رہتے آخر کار جب مہیشر کا اوتار ہوا اور لڑائی مین جنکے سکتی بان لگا

تو رگھوناتھ جی نے سوکھینٹر کو یاد کیا ہنومان جی مع مکان لنکا سے اٹھا لائے بعد ڈنڈوت
پرنام سوکھینٹر نے اپنے آنے کا باعث پوچھا رگھوناتھ جی نے حال کہا سوکھینٹر نے اپنا
ہاتھ لچھمن جی کے چھاتی پر رکھدیا اور سنجیون مور ہنومان جی سے منگوا کر پلادی اسی
وقت لچھمن جی ہوشیار ہو کر کھڑے ہو گئے فوج میں جے جے کار ہونے لگا اور رگھوناتھ
جی نے بہت خوش ہو کر سوکھینٹر کو آشیرباد دیا کہ تمھارا انس اچل ہو اور رخصت کر کے
لنکا میں پہونچا دیا۔ اور دیگر ان سنگھتا میں لکھا ہو مرت لوک بھرتھ کھنڈ میں ایک
ہاتھی بڑا زور دار تھا جب تک زندہ رہا ہزار دن جانور کو ستایا اور بسیار درخت پھول
پھل والے بے مطلب اکھاڑ ڈالے آخر کار جب موت آئی لاچار و بیجبر چھوڑ کر جم پوری
پہونچا دھرم راج نے کرم بچار کر کے حکم دیا کہ ڈنڈ دیا جاوے ہاتھی نے کہا کہ مہاراج مرت
لوک بھرت کھنڈ میں میں پیدا ہوا ہوں بڑے بڑے بودھمان دھرماتما لوگ وہان
رہتے ہیں انکے سنگ ساتھ سے مجھکو پاپ نہیں لگ سکتا ہو اور میں نے بھرتھ کھنڈ میں
بچار لیا ہو وہاں کے رہنے والوں کا کام آپ کے سمجھ سے باہر ہو یعنی جس کام میں آپ
پاپ جانتے ہو وہ پاپ نہ ہوگا اور آپ کو اختیار نہیں تو کوئی آدمی بھرتھ کھنڈ سے
بلا کر دیکھ لیجیے یہ سنکر دھرم راج نے ڈنڈ دینا ملتوی کر کے مرت لوک میں دو دوت اپنے
بھیجے اس واسطے کر ایک آدمی کو لاؤ دوت جم پوری سے روانہ ہو کر مرت لوک بھرتھ کھنڈ
میں آ کے پہونچے اتفاق سے ایک مکان عظیم الشان بڑے بہا کے الا نظر آیا بارہ دری
نفیس بنی ہو فرش صاف بچھا ہو مالک خانہ لالہ چھیدا لال کالیست مسند تکیہ لگائے بیٹھے
کچھ کاغذ لکھ رہے ہیں دونوں نے سامنے ہو کر کہا کہ مہاراج ہم جم راج کے بھیجے ہوئے آئے ہیں
آپ کو جم راج نے کچھ پوچھنے کے واسطے بلایا ہو دیوانجی نے دیکھا کہ دونوں دوت نہایت خوفناک
صورت بنائے ہاتھوں میں بھالا لئے بڑی بڑی آنکھیں سرخ نکالے آسے پہونچے اور
جم راج کا پیغام لائے اب بدون جم پوری گئے گذارہ ہمارا نہ ہوگا مگر دوت کہتے ہیں کہ

کسی بات کے واسطے بلایا ہی یہ البتہ تردد کی بات ہی کہ بے موت مرکر جم پوری جانا ہوتا ہی اگر
کوئی تدبیر ہو سکے اور یہ دونو لوٹ جاوین تو مناسب ہی اس فکر مین تھے کہ ذکر اجامیل کے
نام لینے اور دوتون کے ڈنڈ ٹلانے کا یاد آیا کہا بہت اچھا جم راج جی کے پاس ہم چلینگے
لیکن آٹھ دن بعد اس باعث سے کہ ہم رگھوناتھ جی کے نوکر ہین وہی کام اپنا کیا کرتے ہین
اب آج ہم اُنسے رخصت لے کر تیار رہینگے تم چلے آنا ہم چلینگے دوتون نے رگھوناتھ جی کا نام
سنکر آپس مین کہا کہ دیکھو اجامیل کے نام لینے پر ہمنے نہ مانا اور جم پوری مین اُسکو پکڑ لے گئے
اُسپر ڈنڈ پانے کے علاوہ یہ حکم پایا ہی کہ جو کوئی رام ایسا نام مُنھ سے لیوے اُس سے
خبر ہونا اور یہ لالہ تو خاص الخاص نوکر رام جی کے ہین بہتر ہی کہ انکی عدول حکمی نکر کے جم پوری
واپس چلین بعد آٹھ دن کے دیکھ لیا جاویگا اور دیواجی کے مکان سے رخصت ہو کر جم پوری
پہونچے جم راج سے حال کہا انھون نے وعدہ منظور کر کے نوین دن وہ دوت روانہ کیے
یہان دیواجی نے ایک چٹھی رگھوناتھ جی کی طرف سے بنام جم راج تحریر کر رکھی تھی اس
مضمون سے کہ لالہ چھبیلا لال آتے ہین انکو جم پوری کا کام سپرد کر دینا اور نظم برخاست
کیے گئے جیسے وقت سامنے آئے دیواجی چٹھی لے کر روانہ ہوئے جم پوری پہونچ کر دھرم راج
کا سامنا ہوا دیواجی نے چٹھی نذر کی دھرم راج نے پڑھ کر کہا بہت اچھا سنگھاسن پر بیٹھیے
اور کام کیجیے اور آپ جم پوری سے باہر ہوئے دیوان جی نے فہرست ملازمان طلب کے
سفارشیون کو رخصت دی اور جدید لوگ کام پر مامور کیے حکم دیا کہ کوئی دیوتا یا دھرم راج
برخاست شدہ جم پوری مین آنے نہ پاوین اُسکی تعمیل ہونے لگی اور دھرم راج نہایت
رنجیدہ برمھا جی کے پاس گئے اور اپنی پریشانی کا حال کہا برمھا جی کو تعجب ہوا مگر دھرم راج
کو تسلی دے کر یہ بات کہی کہ کوئی اندیشہ نہ کرو ہم خود جم پوری چل کر دریافت حال کرینگے اور
دھرم راج کو ساتھ لے کر جم پوری مین آنا چاہا دوتون نے راہ نہ دی لاچار ہو کر لوٹ گئے
اور شنکر جی سے کہا کہ یہ عجب انتظام ہی کہ ہمارا گذر بھی نہین ہونے پاتا ہی انھون نے کہا

ہم بھی دیکھنا چاہتے ہین اور یہ اتفاق برمھاجی و دھرم راج سری شنکر جی نے جم پوری دیکھنا چاہی یہان نہی رسم پیش آئی یعنی دوتون نے راہ نہ دی اب سب حیران ہوکر سری کشن جی کے پاس پہونچے اور حال اپنے جانے اور لوٹنے کا بیان کیا کشن جی نے کہا کہ ہم بھی دیکھنا چاہتے ہین اور سب کو ساتھ لے کر جم پوری کے دروازے پر کھڑے ہوگئے دوتون سے کہا کہ اپنے مالک کو خبر کرو رگھوناتھ جی تمھاری ملاقات کو آئے ہین یہ بات سنکر دوت گئے اور عرض کیا کہ مہاراج اسوقت رگھوناتھ جی آئے ہین اور دروازے کھڑے ہین کیا حکم ہے کہا اگر وہ آئے ہین تو مین چلتا ہون اور پوشاک اپنی پہنی جیسے اجلاس مین بیٹھے تھے اٹھکر آئے پہونچے اور سری رگھوناتھ جی کے چرن کملون کو شاشٹانگ ڈنڈوت کر استت کرنے لگے۔

استت

سری رام جے رام جے ‏ ‏ ‏ ‏ تمھاری دیا سے سب آنند ہے
اجامیل کو آپ کے نام سے ‏ ‏ ‏ ‏ رہائی ہوئی نرک کے کام سے
ہوئے اور چنڈال و پاپی انیک ‏ ‏ ‏ ‏ تمھاری دیا سے ترے ایک ایک
نہ آئی تھی نشچے مجھے اسکی رام ‏ ‏ ‏ ‏ کہ اتنے مین دو دوت لائے پیام
بلایا ہے جم راج نے جم پوری ‏ ‏ ‏ ‏ چلو ساتھ ہمارے ابھی اس گھڑی
جو دونون نے یہ بات مجھ سے کہی ‏ ‏ ‏ ‏ میرے جی مین ہے رام نشچے ہوئی
کہ اب مجھکو بے موت مرنا پڑا ‏ ‏ ‏ ‏ عبث جم پوری بھوگ کرنا پڑا
ولیکن اجامیل کی بارتا ‏ ‏ ‏ ‏ ہوئی یاد مجھکو تو مین نے کہا
مین نوکر ہون رگھوناتھ جی کا قدیم ‏ ‏ ‏ ‏ وہی کام کرتا ہون بے خوف و بیم
نہ چلتا ہون بے حکم رگھوناتھ کے ‏ ‏ ‏ ‏ نہ رہتا ہون بے حکم رگھوناتھ کے
مگر آج پوچھونگا مہراج سے ‏ ‏ ‏ ‏ ملاقات کرنا ہے جم راج سے

یہی بات جم راج سے جا کہو
تمھاری ضرورت سمجھ کر بیان
مری بات سنکر وہ دونو چلے
جو احوال میرا تھا سب کہہ دیا
کہا خیر بعد آٹھ دن جائیو
کوئی بات بجا نہ کہنا انھین
بڑے کے ملازم بڑے شخص ہین
ادہر مین نے اندیشہ جی مین کیا
مگر وقت چھوڑنے کے مجھکو نہین
اسی خوف سے ایک چٹھی لکھی
مضمون اسکے کہ اے دھرم راج
جو خدمت تمھاری ہو وہ انکو دی
تامل نہ کرنا کوئی دم کا تم
لفافہ مین رکھ چٹھی سربند کر
جو وہ بعد دو کے دن مستعفی ہو گئے
مین اٹھ کر چلا انکے ہمراہ مین
پہونچ جم پوری مین وہ نامہ دیا
کہا مجھسے اب آپ بیٹھین یہان
یہی اسمین لکھا ہے رگھو ناتھ نے
خوشی ہو کے مین تخت پر بیٹھ کر
وہ فہرست سب نوکرون کی منگا

گئے آٹھ دن پھر یہان آئیو
چلونگا مین جم راج جی کے یہان
کوئی دم مین پھر جم پوری آ گئے
حرف حرف جم راج نے سن لیا
کہین جسطرح اسطرح لائیو
خوشی سے مرے پاس لانا انھین
بجا ہے مناسب ہے جو کچھ کہین
کہ گو آج اک بات سے چک گیا
گئے آٹھ دن لے چلینگے وہین
دھرم راج کے نام سرکار کی
کہا کہئے یہ تم کرو موقوف آج
اس چٹھی آنے سے بہت دلوان جی
یہی حکم صاف اپنا لکھے ہین ہم
مین رکھنے لگا اپنے پیش نظر
یکا یک وہ کچھ وقت پڑھتے ہوئے
توقف کیا کچھ نہین راہ مین
پہونچی دھرم راج نے پڑھ لیا
مرا کام سب آپ لیوین یہان
مرا نام کا ہے رگھو ناتھ نے
لکھا حکم نوکر ہون پیش نظر
ملازم سفارش کو رخصت کیا

سنئے دوت چالاک بھرتی کیے
کہا حکم ہے آج سے یہ کہ گر
جگہ جم پوری مین نہ پاوین کبھی
یہ سنکر دھرم راج جی چل دیے
کہا کیا ہوا مجھ پہ قہر و غضب
زبانی سنا حال چٹھی پڑھی
کہا خیر دیکھین گے لالہ کو ہم
بڑی جی مین ارمان کرکے چلے
نہ دونون نے مانا کسی طور سے
اسی طور شنکر سے جاکر کہا
تو لاچار ہو کر یہ سب دیوتا
بھلا اب نہ کسطور سے آون مین
یہ وہ ہین چرن آپ کے رام جی
کسی طور سے انکو پاتا نہ تھا
عجب دھوکے دھوکے سے مجھکو ملے
بھجن آپ کا جھوٹھ بھی خوب ہے
کوئی صدق دل سے جو لیتا ہے نام
کوئی سچ جو نوکر تمھارا ہوا
محض جھوٹھ بک میری تقریر تھی
اسی بات پر آپ آئے یہان
کسی کے بلانے پہ آتے نہ تھے

جگہ سے جگہ پرستر رکیے
دھرم راج آدین دیا کوئی شور
قدم تک نہین رکھنے پاوین کبھی
چترگپت کی خدمت مین رہتے ہوئے
کرالا سر نے لی مری لاج سب
چترگپت کو بھید سب سے ہوئی
عبث رنج کرتے ہو اسوقت تم
مگر پاس میرے سے لیے لکھ گئے
نہ وہی راہ روکا بہت زور سے
مگر حوصلہ انکا بھی رہ گیا
مہاراج جی تم کو لائے بلا
نہ کیونکر چرن آپ کا پاون مین
بہت جنم سے جنکی ابھلاکھ تھی
مرا دھیان بھی انکین آتا نہ تھا
بھلے وقت ہم جم پوری تھے چلے
نہین آئین نشک تنکو مرغوب ہے
نہ معلوم کیا اُسکے کرتے ہو کام
نہ معلوم کیا اُس کو تمنے دیا
صرف جان بچنے کی تدبیر تھی
دیا آپ کی کسطرح ہو بیان
چرن پاک اپنے دکھائے نہ تھے

مجھ ایسے ادہم پر عنایت یہ کی
یہی چاہتا ہون بصد التجا
مجھے بھگت کا مرتبہ دیجیے
رہین جس جگہ آپ کے ہو رہین

بلائے بنا آکے آنند دی
اسی طور ہوتی رہے اب دیا
ترقی میرے بنس کی کیجیے
دھرم اپنے کا پاس کرتے رہین

اور سنت کے پیچھے رام جی کو دیکھتے دیکھتے آنند سے بیہوش ہوگئے رام جی نے آشیرباد
دیا کہ تمھارا بنس اچل ہوا اور راج دربار مین ادھکار پاوے اور دیوان جی کو ساتھ
لے جاکر اچل بھگت دی اور جم راج اپنا کام کرنے لگے اور ہاتھی کو بھی رہائی ہوگئی
بھگت مال کے اکیاسی ادھیاے مین چندی دت نے لکھا ہی کہ تر پوردا س بھیّا
جاتج کے سیوک سری کرشن چندر کے اوپاسک دہلی مین بادشاہ کے دیوان تھے دن ا[illegible]
اپنی نوکری مین بادشاہی دفتر کا کام کرتے اور نوکری مین جو کچھ روپیہ ملتا تھا سب بھوکو[illegible]
اور ابھیاگت لوگون کو دے دیتے رفتہ رفتہ بادشاہ کو خبر ہوئی کہ یہ دیوان جی برا[illegible]
نام سرکاری کام کرتے ہین اور ہزارہا روپیہ سرکاری خزانہ کا لے کر فضول ضائع کرتے ہین
بادشاہ نے سنکر تحقیقات کی انمین بھی یہی معلوم ہوا کہ درحقیقت دیوانجی کا خرچ بہت
فقیرون مین ہی حکم دیا کہ نوکری سے برخاست کیے جاوین اور اسباب گھر کا مع نقد و جنس
لے لیا جاوے اہلکارون نے اسکی تعمیل کی اب دیوان جی کے پاس کچھ نہ رہا ایک ا[illegible]
مین سوچ کرنے لگے کہ اب سادھو سنت جو آوینگے انکی خدمت کسطرح ہوگی بہتر ہی کہ د[illegible]
چھوڑکر گوکل مین چلین اور سری کرشن چندر کی نوکری کرین جن کی بدولت زندہ ہین ا[illegible]
کہا ناپینا دھرم لوگ مرجاد قائم رہے اور دہلی سے چل کر گوکل مین پہونچ گئے مدن مو[illegible]
بھگوان کا درشن کیا ماگھ مہینہ جاڑے کے دن تھے اور مدن موہن بھگوان پوشاک
رنگت دار گوٹہ کناری والی پہنے بیٹھے تھے سوچا کہ سردی مین اس پوشاک سے گذا[illegible]
نہ ہوگا اور ایک سوزنی قدیم اپنی اوڑھنے کو باقی رہ گئی تھی اسکو اتار کر پوجاری [illegible]

دے دیا کہ مہاراج انکو اُڑھا دیا کرو جاڑے مین سب کو سردی لگتی ہی پوجاری نے لے کر علحدہ پھینک دی اس باعث سے کہ محض بوسیدہ اور خراب تھی جب رات ہوئی اور پوجاری نے بھگوان کو سین کرائی یکا یک بول اُٹھے کہ ہمکو جاڑا لگتا ہی سوزنی لاؤ پوجاری نے یہ بات سنی مگر نیند کے سبب سے سوزنی نہ اُڑھائی اور آپ سو رہا پھر سری کرشن چندر نے پکارا کہ ارے پوجاری ہم مارے جاڑے کے بہت بے چین ہین کسواسطے تر پُرداس کی سوزنی نہین اُڑھاتا ہی تب پوجاری اُٹھا اور سوزنی لاے کر اُڑھاوی جب صبح ہوئی لوگون نے تر پُرداس کی پوجن کی اور برج باسی داس نام کیا جنکی بنائی برج بلاس ہی۔

اور بھگت مال کے بانوے ادھیاے مین لکھا ہی کہ مُرار داس سیا ما نند جی کے سکھ سری کرشن چندر کے اُپاسک تھے برہمن سادھو ابھیاگت جو آتے تھے اُنکی خدمت واجبی ہوتی تھی اور ایک حوض اپنے مکان مین بنوا کر یہ نیم کیا تھا کہ سادھو اور برہمنون کا چرن کمل اُسمین دھو یا جاتا اور آپ اُسی جل سے اشنان اور پوجن کرتے اس بات سے بیراگی لوگون کو رنج ہوا کہ لالہ کی بھگت اُلٹی ہی اور صرف ظاہری اشلیجھ معلوم ہوتا ہی ایک دن امتحان کے واسطے ایک کوڑھی آدمی کو چندن مالا دے کر ساتھ لے گئے دیوان جی نے دیکھا کہ بشنو آتا ہی اپنی جگہ سے اُٹھے اور حسب دستور کوڑھی کا پاؤن دھونا چاہا اتنے مین بیراگیون نے منع کیا کہ دیوان جی ہم تمھارے اشلیجھ کی پرچھا لیتے تھے یہ سادھو نہین ہی دیوان جی نے جواب دیا کہ ہمارے گھر یہ سادھو روپ ہو کر آیا ہی ہم اسکو سادھو جان کر خدمت کرینگے اور خوشی سے پاؤن دھو کر ایک لوٹا جل کا منگایا اور کوڑھی کے بدن پر اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا اُسی ساعت کوڑھی کا بدن نیا ہو گیا۔ اور سیا ما نند جی انکے گورو کے پاس چند گاؤن معافی مین دہلی سے ملے تھے اُسکو بادشاہ نے ضبط کر لیا اور کہا کہ میرے سامنے آکر اپنی کرامات

دکھلاوے سیا انند جی نے مُرارداس کو چٹھی لکھی کہ جس طرح بیٹھے ہو چلے آؤ ضرورت بہت ہی
جسوقت یہ آدمی مُرار داس کے پاس چٹھی لایا اُس وقت پرشاد پاتے تھے گورو جی کے
آدمی کو دیکھکر حال پوچھا اُسنے چٹھی دکھلادی مضمون اُس کا پڑھکر چوکا سے اُٹھ کھڑے
ہوئے ایک ہاتھ مین لقمہ تھا اور ایک مُنھ مین اور گورو جی کے پاس روانہ ہوکر پہونچے گورو جی
نے آدر کرکے کہا کہ بچا آن دیوتا کو پانی لیو اور جل پیا کر مُنھ ہاتھ دھولایا اور کہا کہ دہلی مین جاکر
گانون کی بابت فکر کرنا ہی مُرار داس گورو جی کو پرنام کرکے دہلی روانہ ہوئے اور بادشاہ کے
دیوان سے ملاقات کرکے حال کہا دیوان نے بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ فقیر بالکل غریب اور
میرا مرشد ہی اسکا گانون سرکار سے بدستور معاف رہے اسی امید پر حضور مین آکے ہمیرے
مکان پر ٹھہرا ہی بادشاہ نے سنکر حکم دیا کہ ہمنے حکم اُسکی کرامات دیکھنے کا کیا ہی فوراً حاضر کیا جاوے
چوبدار دوڑے اور مُرار داس کو پالکی پر سوار کرکے لے چلے بادشاہ نے جب دیکھا کہ پالکی آتی ہی
ایک مست ہاتھی جنگی جسنے کتنے آدمیون کو مارا تھا چھوڑا دیا جسمین پالکی کی خبر لیوے
اور بادشاہی دیوان اور سب دیکھنے والے رنجیدہ ہوگئے کہ ہائے ناحق اس غریب کی
جان گئی مگر بادشاہون کا حکم کون روکے اور ہاتھی چھوٹتے ہی پالکی کی طرف دوڑا ہمراہی
بھاگے اور کہارون نے پالکی رکھدی اب اُس جگہ پر پالکی مین مرار داس تھے اور ہاتھی اور
دور سے بادشاہ دیکھتے تھے اور ایک عالم کا ہجوم تھا جیسے ہاتھی نے پالکی مین سونڑ ڈالی
کہ مرار داس کو کھینچ کر دے مارون مُرار داس بولے کہ ارے ہاتھی متوارے کیون جرتا ئی
کرتا ہی اور کب تک جرتائی کیا کریگا سری کرشن چندر کو بھجن کر جنھون نے کو بلیا پیڑ کو مارا ہی
یہ سنکر ہاتھی نے شور کیا اور تھوڑی دور بھاگ کر پھر رُکسا گیا اور لوٹ کر مُرار داس جی کی
شاسٹانگ ڈنڈوت کی اور پالکی گرد پیکرما کرکے مُرار داس کے چرنون مین سر ڈال دیا
مُرار داس جی نے ہاتھی کا کان پکڑکر منتر دیا کہ سری کرشن ایسا نام جاپ کرا اور اپنے ہاتھ سے
تاک ستک مین بنا کر گوپال داس نام رکھدیا اور کہار بُلا کر پالکی اُٹھوائی آگے آپ تھے

اور سمجھے گوپال داس یہ حال دیکھ کر بادشاہ بہت خوش ہوئے اور اپنے دیوان جی سے
کہا کہ انکو ایک ہزار گانون ملنا چاہیے اور معافی لکھ کر مرار داس جی کو رخصت کیا اور وہ
ہاتھی ہر ساعت انکے ساتھ رہتا تھا اسواسطے اُسکو بھی بادشاہ نے دیدیا یہ بیان گورو جی
نے دیکھا خوش ہو کر حکم دیا کہ گوپال داس بشنون کو ساتھ لے کر سکہ پان نگر کا کیا کر انکے
ساتھ سے تیری مکت ہو جاوے گی اُس دن سے گوپال داس نے بشنون کے ساتھ رہ کر
یہی نیم کیا کہ ہر بازار اور مکان کے دروازہ پر پہونچ کر اپنی سونٹے سے راہ روکتا جب وہ
لوگ سادھون کو پرشاد دیتے ہوتے تب راہ چھوڑتا تھا ایک عرصہ گذرا اور بادشاہ نے
یہ حال سنکر ہاتھی طلب کیا گورو جی نے دہلی مین جانے کی اجازت دی حسب دستور ڈنڈوت
کر کے روانہ ہوا بادشاہ نے بروقت پہونچے دہلی کے مٹھائی وغیرہ کھلانا چاہی مگر کچھ نہ کھایا
کسی نے کہا کہ اسنے اشنان نہین کیا ہی اس باعث سے نہین کھاتا ہی حکم ہوا کہ جمنا جی مین
اشنان کرایا جاوے یہ سنکر گوپال داس جمنا کے کنارہ آیا اور اشنان کر کے جمنا جی پر سر
چھوڑ دیا ابتک اُس سمادھ پر چاول دودھ کی منت چڑھائی جاتی ہی۔

منی رام داس دہلی مین بادشاہ کے دیوان تھے کام سرکاری کرتے اور سادھو برہمنون کے
اُپکار اور اپنے دھرم کی طرف متوجہ رہتے ایک پوتر ہوا تھا اُسکے بیاہ کرنے کے واسطے برات
لیے جاتے تھے راہ مین ایک باغ مین مقام کیا رات کے وقت آندھی بہ شدت آئی ایک
درخت اُکھڑ کر اس میانہ پر گرا کہ جسمین نوشاہ تھا اور گرتے وقت اُسکے لڑکا مر گیا ہر طرف سے
لوگ دوڑے اور فکرین ہوئین مگر کچھ کارگر نہ ہو سکا بدرجہ لاچاری عزیز قریب دوست آشنا
پریشان ہونے لگے دیوان جی نے اُن سب کو رخصتانہ دینا شروع کیا اور کہا کہ آدمی اپنی
موت سے اپنے وقت پر مرتا ہی اُسکا وقت آگیا تھا مر گیا اسمین رنج نہ کرنا چاہیے اور یہ نذر
نیاز تم سب صاحبون کے واسطے تجویز ہوئی تھی اسکو قبول کیجیے اور دوشالہ رومال برتنے
چاندی کی چیزین اور نقد تقسیم کر کے سب کو رخصت کیا اور لڑکے کو اُٹھوا کر دیوان جی گھر کو

والپس ہوتے راہ مین سریرام جی کا مندر شام کے وقت ملا اُس جگہ قیام کرکے ٹھاکردوارہ مین
لڑکا رکھدیا اور دروازہ بندکرکے آپ بیٹھ گئے اور گھر پہ اُنکے یہ خبر ہونچ گئی تھی اسواسطے
اُنکی استری سوار ہوکر مقام پر آئین حال پوچھا دیوان جی نے کہا خیریت ہی کہا لڑکا کہان ہی
کہا اسی ٹھاکردوارہ مین سوتا ہی تم مکان پر چلو یہ سُنکر دیوان جی کی عورت مکان کو واپس
ہوئین اور بعد پوجن معمولی دیوان جی نے رگھوناتھ جی سے عرض کیا مہاراج مین جب گھر کو
جاؤنگا اُسکی ماتا کیا کہے گی عورتون کی بُدھ کم ہوتی ہی یہ سمجھیگی کہ تمھارے اُشنیہی برات مین
نہ تھے اور یا تمھارے پوتر پر اُنکا اشنیہ نہ تھا یا اُنکی صلاح سے یہ بیاہ نہین ہوتا تھا اور یا کوئی
ادھرم ہوا اور لڑکی کا باپ اور بھائی اور ماتا اور کوٹنب والے اور پرجا لوگ سُنکر کیا کہین گے
اور منسا باچا کرمنا کرکے اگر مین نے یہ بیاہ آپ کی صلاح سے ٹھہرایا ہی اور آپ کو برات کا
سہانے کرتا برات کے ساتھ جان کر برات سجی ہی اور پتر جیاروں کے ہیت اُسکا جنم آپ سے
مانگا ہی اور آپ اُسپر دیا کرتے تھے اور میرے پران اور دیہہ اور دھرم کوٹنب کے رچھا
کرتے ہو تو دیا کرو جسمین سب آنند بنا رہے یہ سنکر رگھوناتھ جی نے سوچا کہ دیوان جی نے میرے
پاس لڑکا رکھکر سمجھ رکھا ہی کہ خواہ یہ جیلا دیوینگے اسوجہ سے اپنی عورت سے کہا کہ سوتا ہی
اب مناسب یہی ہی کہ لڑکا زندہ کیا جاوے اور دیوان جی کے گورو کا روپ رکھکر پرمیشر
پرگٹ ہوے دیوان جی نے گورو مہاراج کی پوجن حسب دستور کی گورو جی نے لڑکے کو
پوچھا دیوانجی نے کہا کہ اسی مندر مین ہی گورو جی مندر مین گئے اور چرن آمرت ٹھاکر جی کا
اُسی لڑکے کے منھ مین چھوڑ دیا لڑکا اُٹھکر کھڑا ہوا تمام لوگ آنند کرنے لگے گورو جی نے کہا
کہ دیوانجی اسکا بیاہ دوسری تتھ کو کرو اور برات پھر جمع کی جاوے اور آپ انتردھیان
ہوگئے دیوان جی نے اُسی طرح کا سامان کرکے بیاہ کیا — راے رایان راے جیسکھ راے۔
مرشدآباد مین منصور جنگ نواب کے دیوان تھے بہت دن تک اپنا کام نیکنامی سے
انجام دیا اتفاق سے نواب صاحب نے دولت خان اپنے عزیز کو نائب کیا اور مہمات مالی

وملکی مین بہمہ جہت اختیار دے کر تمام انتظام اُسی کی نظر سے دیکھنے لگے اور نائب صاحب بینا
کو مختار کل یعنی بادشاہ وقت سمجھ کر اپنے متوسلون کی نظر پر رہے یہانتک کہ ریاست مین ہر
طرح کا فتور ہونے لگا بندگان خدا کی دعا آسمان تک پہونچی سرکار انگریز بہادر نے توجہ کی
جب شہر کا محاصرہ فوج انگریزی سے ہوگیا اُسوقت بھی مصلحت پر نظر نہ ہوئی لڑائی کا حکم
دے دیا بندوق توپ طرفین سے سر ہوئین نواب منصور جنگ مع اہلکاران اپنے قید ہوگئے
اور نائب صاحب نے لڑائی کا ہونا دیوان جی کے نام سے مشہور کیا اس باعث سے زیادہ
تشدد حفاظت دیوان جی مین ہوا اور مکان ریاست خدمت کی چھوٹنے اور قید مین
مع عیال و اطفال ہونے سے نہایت تکلیف ملنے لگی اُس وقت دیوان جی نے رگھو ناتھ
جی سے عرض کیا کہ مہاراج دین دیال اگر اُس سکھ مین مین نے آپ کو نہین بھلایا ہو اور بسایا چا
کر منا کرکے آپ کو پرمیشر مانا ہو اور ہر جگہ پر آپ نے اپنے داسون کی سہائے کی ہو اور مین نے
اس نوکری مین سوائے خیر خواہی اپنے سوامی کے اور کام نہین جانا ہو تو مجھ غریب پر بھی
دیا کیجیے کہ جسمین اسکے ہاتھ سے مجھکو رہائی ملے اور کوٹنب سمیت میرا دھرم رہ جاوے یہ
سُنکر سری رام جی نے رات کے وقت اپنی دیا سے دیوان جی کو کوٹنب سمیت اُس قیدخانہ سے
نکال کر سری اجودھیا جی مین سونبھ کنڈ پر بٹھال دیا کسی نے نہ جانا کہ کہان گئے اور کب
کسطرح گئے صبح کے وقت دیوان جی کی جب آنکھ کھلی اپنا کو مع عیال و اطفال اجودھیا
جی مین پایا بہت خوشی سے مقام کرکے اجودھیا رہنے کا پھل لیا یعنی جب تک زندہ رہے
رام جی کی بھگت کی اور انت سمے سرجو جی کے کنارہ سریر چھوڑ کر پرم دھام گئے ایک بھگت
سفت سیئی بنائی ہو اُنکی قابلیت اور بھگت اُس سے ظاہر ہوتی ہو اور کب کلپ ترو مین
لکھا ہو آنند گھن محمد شاہ بادشاہ کے دہلی مین میر منشی تھے بہت دن نوکری بادشاہی کی
اور سری کرشن چندر کی بھگت اور پوجن چنتا اُچت کرتے رہے ایکدن بادشاہی محل
مین ناچ ہوتا تھا سجان نام عورت سری کرشن چندر کی لیلا گان کرتی تھی دیوان جی کو

شنکر آشنا ہوتی اسدن سے یہ نیم کیا کہ فقیر بنکر بادشاہی محل مین پہونچین اور اسکا گانا سنین
اہلکارون نے بادشاہ سے عرض کردیا حکم ہوا کہ اگر محل مین جاتا ہو قتل کیاجاوے دیوانجی
نے سری کرشن چندر سے کہا کہ مہاراج اگر مین اسدھ کام کے ہیت بادشاہی محل مین گیا ہون
تو میرا سر کاٹا جاے اور نہین تو بدنامی نہ دیجیے بیکا باپ سری کرشن چندر نے بادشاہ کی
طبیعت پھیردی حکم ہوگیا کہ گردن نہ ماری جاے مگر اثاث البیت ضبط اور عہدہ سے
برخاست چند دن اسین گذرے تھے کہ سجان مرگئی لیکن مرتے وقت اسنے کہ گئی کہ جو لیلا
سری کرشن چندر کی مین اپنے منھ سے گان کرتی ہون اس کو برندابن والے اپنی آنکھ سے
دیکھتے ہین آپ میرے مرجانے کا رنج نہ کرنا اور اگر تمھارا جی نہ مانے تو برندابن چلے جانا
یہ بات جب سے سنی یہی آرزو ہوئی کہ برندابن پہونچین اور دہلی چھوڑکر برندابن رمن
ریتی پر آباد ہوے اور سری کرشن چندر کی چھب اور لیلا دیکھکر پرم دھام گئے اور برندابن
مہا اور سوجان ہزارہ اور سوجان ساگر وغیرہ چند گرنتھ بناے ہین۔ اب سمجھنا چاہیے
کہ ان بزرگون نے جو ایسے مرتبہ بلند پاے ہین اسکا سبب صرف دھرم تھا اور کچھ ہو اور
اگر کہیے کہ اپنے دھرم چھوڑنے سے ہمار النقصان کیا ہوا یعنی جو ذات ہماری قدیم سے یہ لفظ
کالیست مشہور تھی وہی اب بھی کہی جاتی ہو تو بڑی شرمندگی ہوتی ہے افسوس ہزار افسوس
کہ ابتک جو نقصان ہوا ہے اسکی خبر بھی نہین ہے ارے صاحب تم لوگ ناحق سودر جانے جاتے ہو
اور سودرون مین شمار ہوگئے ہو اپنے اعمال بد کا نتیجہ دیکھو اور اگر چندے یہی بد چلنی رہیگی
تو شاید برن سنکر کا لقب اور برن والے لوگ دیوینگے اور در اصل تم سودر نہین ہو برن
سنکر نہین ہو اپنے کام خراب ہونے سے ناحق خراب ہوے جاتے ہو اور جب دھرم جاتا رہتا ہے تو
سب اچھی باتون کا زوال ہوجاتا ہے اسی کا باعث ہے کہ کالیست لوگ بیدولت ہوکر طرح
طرح کی مصیبتون مین مبتلا ہین اور کم ہوتے چلے جاتے ہین ایک وقت تھا کہ راجہ کے
منتری یعنی نائب یہی ہوتے تھے اور رب بھاجی نے کہا کہ جس راج مین تمھارے بنس والے ادھکاری

نہ ہونگے وہ راج نہ رہیگی اسوجہ سے ایک معزز دھرم والے لوگ کالیست دنیامین تھے
اور اپنا دھرم چھوڑکر اگر راج دربار مین کام چاہو تو ناحق ہی اور خصوصیت اپنی ذات
کی دھرم سے ہی برائے نام کالیست ہونے سے کیا ہوتا ہی قطعہ اے درونت برہنہ از
تقوی ✤ کز برون جامۂ ریا داری ✤ پردۂ ہفت رنگ در مگذار ✤ تو کہ درخانہ بوریا
داری ✤ اور کیا آسان بات ہی کہ جن کے کرنے سے ہم لوگ اپنے دھرم کے کرنے والے
کہے جاوین اور وہ دسون سنسکار یعنی فرایض ذات کے ہین جو برہما جی نے مقرر کیے
ہین پہلا سنسکار اول گربھادہان یعنی جب عورت نہانے سے فراغت پاوے
حمل رہنے سے پہلے مرد کو چاہیے ماترکی پوجا اور بسودھارہ اور دیوتاؤن کے منتر
جاپ اور نندی مکھ سرادھ دہی شہد گھی کے پنڈ بنا کر کرادے اور دس برہمنون کو
کھلا کر حتی المقدور دچھنا دیوے دوسرا سنسکار دوسرا حمل رہنے سے تیسرے مہینہ
مین پنس سون دستور ہی کہ تین مہینہ تک حمل ایک مضغۂ گوشت رہتا ہی اور جب
چوتھا مہینہ شروع ہوا تب لڑکی خواہ لڑکا بنتا ہی اسوقت چاہیے کہ ماترکی پوجا اور
بسودھارہ اور دیوتاؤن کے منتر جاپ اور نندی مکھ سرادھ اور برہمنون کا کھلانا
اور دچھنا دینا کرکے کسا اور برگد کی شاخ جسکو انگوسا کہتے مین پانی مین پیس کر عورت کو
داہنے نتھنا سے پلادے اسقدر کہ جسمین کچھ اس عورت کے پیٹ مین پہونچ جاوے
اس پوجن سے اول تو شاستر کی اجازت ہی دوسرے اکثر لڑکا ہی پیدا ہوتا ہی لڑکی نہین
ہوتی تیسرا سنسکار سیمنت جب چھٹوان یا آٹھوان مہینہ حمل کو ہووے اسوقت
دستور ہی کہ حمل مین ہاتھ پاؤن درست ہوکر جان آتا ہی مرد کو چاہیے کہ ماترکی پوجا وغیرہ
بشرح بالا کرکے اپنی عورت کے آنچل مین پھول مٹھائی پکوان ناریل وغیرہ اچھی
چیزین بھر دیوے چوتھا سنسکار جات کرم جب لڑکا یا لڑکی پیدا ہووے مرد کو
چاہیے حسب شرح بالا ماترکی پوجا وغیرہ کراکے سونے کی سلائی سے لڑکے کی زبان پر

شہد سے تین مرتبہ کچھ لکھ دیوے سنسکار ۵ کا پانچوان نام کرن جب پیدا ہونے لڑکے
سے بارہ دن گذر جاوین تب ماتری پوجا وغیرہ حسب دستور مذکورہ کراکے نام رکھا جاوے
سنسکار ۶ چھٹوان نہ کرمن جب پانچوان مہینہ لڑکے کو شروع ہووے ماتری پوجا وغیرہ
کراکے لڑکے کو گھر سے باہر نکلنے اور سورج درشن کراکے دودھ سنکھ مین بھر کر سورج نارائن
کو ارگھ دیوے سنسکار ۷ ساتوان آن پراسن جب چھٹوان مہینہ لڑکے کو شروع ہو
ماتری پوجا وغیرہ کراکے لڑکے کو اناج کھلا دے سنسکار ۸ آٹھوان جب تیسرا یا پانچوان
برس لڑکے کو شروع ہو موافق رسم خاندان کے اُس سال مین ماتری پوجا وغیرہ کراکے
مونڈن کن چھیدن لڑکے کا کرا دے سنسکار ۹ نوان جب لڑکے کا سولھوان برس
شروع ہو بعد ماتری پوجا وغیرہ جگیوپیت یعنی جنیؤ دیوے مگر جنیؤ کے وقت جو بھیکھ
مانگنے کا دستور برہمنون مین ہے وہ نہ کرے سنسکار ۱۰ دسوان جب بیسوان برس لڑکے
کو شروع ہووے ماتری پوجا وغیرہ سب کرکے بیاہ کر لے۔ اور ان دسوان سنسکار کا رواج
پہلا دوسرا سنسکار گربھ ادہان ونسن سون بالکل موقوف ہے اور تیسرا سنسکار
سیمنت ہوتا ہے مگر حسب شرح بالا نہین ہوتا ہے اور چوتھا سنسکار کا رواج کرم نہین ہوتا
اور پانچوان سنسکار نام کرن ہوتا ہے مگر بیوقت ہوتا ہے اور چھٹوان سنسکار نہ کرمن نہین
ہوتا اور ساتوان آٹھوان سنسکار ہوتا ہے مگر بدھ سے نہین ہوتا اور نوان و دسوان
سنسکار جنیؤ بیاہ کا ایک ساتھ ہوتا ہے اور ان سب سنسکارون کو چاہیے کہ جدا جدا کیے
جاوین اور بدھ سے ہووین اور بیاہ مین چند طرح کے فساد درپیش ہو گئے ہین یعنی لڑکی
والا جب قرار داد جہیز کا بخوبی کر لیوے تب لڑکا والا بیاہ مانتا ہے اور اس باعث سے وقت
معین پر بیاہ لڑکیون کا نہین ہوتا ایسا نہ چاہیے لڑکیون کا بیاہ وقت معین پر نہونا نہایت
گناہ ہے سری منوجی کے اشلوکون کا ترجمہ نہین لکھا جاتا ہے اسوجہ سے کہ اسکے دیکھنے سے
ناحق جی مین رنج آتا ہے اور علاوہ اسکے سب کو معلوم ہے کہ درحقیقت گناہ ہے اسواسطے وہ

ذکر چھوڑکر بیاہ کا ذکر لکھتا ہون - بیاہ کی بدھ - واضح ہو کہ دھرم شاستر کی بائیس ۲۲
اچارج ہین جنھون نے اسمرت اور دھرم سنگھتا بنائے ہین - منو[1] اتر[2] मनु अत्र
بشن[3] विष्णु ہاریت[4] हारीत جاگ بلک[5] याज्ञवल्क्य سوکراچارج[6] शुक्र
برہسپت[7] बृहस्पति جم راج[8] यमराज آپس تم[9] आपस्तम्ब سم برت[10] सम्बर्त
کاتیاین[11] कात्यायन انگرا[12] आङ्गिरा پاراسر[13] पाराशर بیاس[14] व्यास
سنکھ[15] शंख لیکھت[16] लिखित دکش[17] दक्ष گوتم[18] गौतम
شات آتپ[19] शातातप بشٹ[20] बशिष्ठ نارد[21] नारद بودہاین[22] बोधायन
ان سب کے دھرم پوستکون مین آٹھ طرح کے بیاہ لکھے ہین - برہمن بیاہ ब्राह्म १
دیو بیاہ दैव २ آرکھ بیاہ आर्ष ३ پرجاپت بیاہ प्राजापत्य ४ اسور بیاہ आसुर ५
گندھرب بیاہ गान्धर्व ६ راکشسی بیاہ राक्षस ७ پشاچ بیاہ पैशाच ८
جنکی شرح لکھی جاتی ہی برہمن بیاہ یہ ہی کہ لڑکا بلا کر لڑکی سنکلپ کر دیوے اور دیو بیاہ
یہ ہی کوئی جگ کا انوشٹھان بندوبست کرکے اسی جگ مین لڑکی سنکلپ کر دیوے -
اور آرکھ بیاہ یہ ہی ایک گؤ اور ایک بیل لڑکا والے کی طرف سے لیکر کنیان کو دے
دیا جاوے اور کنیان سنکلپ کی جاوے - اور پرجاپت بیاہ یہ ہی کہ ساجل اچھت سے
سنکلپ کرکے اسیلی لڑکی دی جاوے - اور اسور بیاہ یہ ہی کہ روپیہ دے کر لڑکی کے
ساتھ بیاہ کرے - اور گندھربی بیاہ یہ ہی کہ لڑکا لڑکی اپنی رضامندی سے بیاہ کرلیوین
اور راکشسی بیاہ یہ ہی کہ زبردستی پکڑ لاوے اور اپنے گھر مین بیاہ کرلیوے - اور
پشاچ بیاہ یہ ہی کہ لڑکی کو سوتے وقت یا نشہ مین بیہوش کرکے بے رضامندی اُس کی
اُسکے ساتھ رت یعنی صحبت کرے - اور سوائے اسکے کسی دھرم پوستک مین شولاک
یعنی جہیز لینا نہین لکھا ہی بیاہ کی پدھت مین صرف اسقدر لکھا ہی کہ لڑکی والے کو چاہیے
کہ ایک دھوتی اور ایک دوپٹہ لڑکا کو دے دیوے اور ایک دھوتی اور ایک دوپٹہ لڑکی کو

دیوے اور کنیا دان کے وقت مین جتھا شکست یعنی حتی المقدور زیور اور کپڑا اور سونا دینا چاہیے اور کنیا دان کے پیچھے لڑکا کے ہاتھ سے گودان دیا جاوے اور اچا اور شمی کی لکڑی سے ھوم کیا جاوے اور حتی المقدور برہمنون کو دچھنا دیا جاوے اور اُسکے پیچھے برات والون کو بھوجن دے کر سولہ دن کے اندر مین لڑکی رخصت ہووے اور پورانون کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آگے کسی نے جہیز کی پابندی کا ذکر نہین کیا بعضے نام لڑکیون کے جنکے بیاہ کی کتھا پوران سے اکثر لوگون نے سُنی ہی لکھے دیتا ہون اب سمجھنا چاہیے کہ اگر جہیز کا قرار داد دھرم نہین ہی تو ان سب کا بیاہ بدون قرار داد کس طرح ہوا

دمینتی दमयन्ती१ دیوہوتی देवहूती२ رکمنی रुक्मिणी३ اوترا उत्तरा४

سوبھدرا सुभद्रा५ دیوجانی देवयानी६ شکنتلا शकुन्तला७ بکھیا विपथा८

کنتی कुन्ती९ کالندری कालिन्दी१० پاربتی पार्वती११ ست وتی सत्यवती१२

میت تری سے मैत्रेयी१३ گارگی गार्गी१४ سرستی सरस्वती१५

سولبھا सुलभा१६ دروپدی द्रौपदी१७ اہلیا अहिल्या१८

لوپامدرا लोपामुद्रा१९ کلا कला२० انسویہ अनसूया२१

ساوتری सावित्री२२ ارندہتی अरुन्धती२३ دیوکی देवकी२४

مدآلسا मदालसा२५ پدماوتی पद्मावती२६ نندنی नन्दिनी२७

سوبھاوتی शोभावती२८ امراوتی अमरावती२९ لیلاوتی लीलावती३०

راجہ ماندھاتا کی لڑکیان - وکشپ پرجاپت کی لڑکیان - اور ان مین اکثر بیاہ براہم بیاہ کی بدھ سے ہوے اور بعضے اور بدھ سے مگر منجملہ آٹھ قسم بیاہ کے سب ہوے ہین اسلیے باہر کوئی بیاہ نہین ہی اور نوین قسم بیاہ کی ایجاد یعنی قرار داد والا بیاہ قائم کرنا سراسر ادھرم اور دشمنی اپنے ساتھ کرنا ہی اور یہ نہین ہی کہ جہیز چھوڑنے سے ذات کم ہو جاوے کوئی رکھہ یا راجہ یا گرہست کی ذات بدون قرار داد کے کم نہین ہوئی ہی اور اب بھی کم

ہوگی اور اگر کہا جاوے کہ بزرگون کی رسم ہو آگے والے بزرگ کیا لئیق نہ تھے جنہون نے
یہ رسم جاری رکھی ہو اُسکی صورت یہ ہو کہ بزرگون کی رسم نہین ہو اپنے مورث اعلی سری
چتر گوپت اور اُنکے لڑکون کا بیاہ دیکھے اور جو رسم بیچ مین جاری ہوئی ہو وہ لائق لحاظ
نہین ہو اور دستور ہو کہ بعد چند مدت کے انقلاب زمانہ سے رسم رسمیات کم و بیش ہو جاتی
ہین اُسکے واسطے آچارجون نے دھرم پستکین لکھدی ہین اُن مین دیکھکر برتان یعنی عملدرآمد
کیا جاتا ہو اور اگر یہ ضرورت نہین ہو تو دھرم پستکون سے کون مطلب تھا کہ رکھ لوگ بناتے
اور سنسار مین جاری رہ جاتین خاص مطلب دھرم پستکون کے ہونے سے یہی ہو کہ نیک
و بدکام اُن کی بدولت معلوم ہوتے ہین اس باعث سے بیاہ کی بابت بموجب دھرم شاستر کے
عملدرآمد کرنا واجب ہو اور خوب غور کرنے کی بات ہو کہ دنیا مین جب رنج ہوتا ہو تو سب کو
ایک ساعت کا زندہ رہنا نہایت گران معلوم ہوتا ہو کہ بھگوان نے کسواسطے اتنی زندگی
دی کہ مصیبت مین موت نہین آتی اور اگر خوشی ہو تو تمام عمر کا گذرنا معلوم نہین ہوتا کہ کب
عمر گذر گئی اور وہ راحت جس مین عمر کا گذرنا معلوم نہ ہو یہ ہو کہ انسان فرض سے ادا ہو اور
جو کوئی فرض سے ادا نہین ہو اُس کو وہ مصیبت ہو کہ نیم نفس خضر کی زندگی سے بڑھا معلوم
ہوتا ہو مگر کیا کیجیے برہمنون مین چند برہمن اور چھتریون مین چند چھتری ایسے ہین کہ جن
لوگون نے عاقبت اندیشی فراموش کردی یہی عہد ہو کہ جہیز پاوین تو لڑکا بیاہین اور روپیہ
ہوگا تو لڑکی کا بیاہ کرینگے نہین تو اُس کے عذاب سے مرینگے اُنکی پیروی کسی کو مناسب نہین تھی
اور اس ذکر مین پنڈت رام جی صاحب نے عرالفضل چند بذریعہ جناب سری مہاراجہ دگبجے سنگھ
جی صاحب بہادر والی بلرام پور کونسل تک بھجوائی ہین اور انتظام اُسکا منجانب سرکار
اور تعلقداران مین لبطور خود اور اس برادری مین یہ اہتمام صاحبان برادری خود بخود
ہو رہا ہو اسواسطے اس مقام پر طوالت پر نظر نہ کی اور علاوہ دسون سنسکارون کے
واجب ہو کہ دھرم شاستر پوران سے یا خر دلیس مین نیک نام برن آسرم سحکت گور کرے

اور برہمنون کی پوجن اور سادھو ابھیاگت کا ستکار نیم رکھے اور دوست آشنا عزیز لگانا اور اپنے سوامی اَتی داتا سے نہ کپٹ رہے اور دل شکستگی نکرنا چاہیے کہ اسکے واسطے خرچ ورکار ہی جس طرح سب کام اب ہو جاتے ہین اُسی طرح یہ رسمیات بھی تھوڑے مین ادا ہو سکتی ہین اور ممکن نہین ہی کہ کوئی کام انسان کرنا چاہے اور وہ رکا رہے سے یہ بی ستون نظرے کردم و یقین کردم ؛؛ کہ کار تیشۂ فرہاد نیست کار دل است ؛؛ اور کالیستھ پانچوان برن مین سود نہین ہین بکھیان تنتر کے ساتوین پٹل مین سری مہادیوجی نے پاربتی سے کہا ہی کہ کالیستھ پانچوان برن ہین اور اسکے دس سنس کار جنیؤ آدک ہونا چاہیے اور آچار نرنی تنتر کے ستائیسوین پٹل مین مہادیو جی نے پاربتی جی سے کہا ہی کہ کالیستھ پانچوان برن اور بگلا مکھی منتر کے جاپ کرنے والے اور جو کالیستھ بگلا مکھی منتر کو نہین جانتا اُسکو برہم ہتیا کا پاپ ہی اور جو برہمن بگلا مکھی منتر جان کر کالیستھ کو نہین بتاتا اُسے کالیستھ مارنے کی ہتیا ہی

اور برہم پوران پلست وتا تریہ جی کے سمباد مین بیاس جی نے لکھا ہی کہ اوجین سے رہنے والے برمھا جی کے پوتر سوسرما کی لڑکی سوبھاوتی کے ساتھ پہلا بیاہ چترگوپت جی کا ہوا اور دوسرا بیاہ سورج کے پوتر سرادھ دیومن کی لڑکی نندنی کے ساتھ اور سوبھاوتی مین چار پوتر ہوے اور نندنی مین آٹھ پوتر اور ان سب کے جگیوپبیت ہونے کے وقت برمھا جی نے اٹھارھو بید پاپڑھنے کے واسطے حکم دیا اور راون کے دیوان مہا بودھان او کھدسالہ کے اوھکاری سو کھینڑ کا اٹھارھو بید یا پڑھنا ظاہر ہی اور چترگوپت جی کے بارھوین پوترون مین تین تین لڑکون کو ۔ درگا ۱ दुर्गा ۱ جینتی ۲ जयन्ती ۲ شاکم بھری ۳ शाकम्भरी ۳ لچھمین جی ۴ लक्ष्मी چار سروپ بھگوتی کی پوجن کرنے کو بید منترون سے برمھا جی نے کہا ہی اور لچھمین نام ماتھر کالیستھ نے تمام شاسترون کو پڑھ کر بیدک سنگھتا لکھی ہی جسکو لچھمین سنگھتا کہتے ہین اور پدم پوران کے اوتر کھنڈ بھیکھ پیتامہ اور اگست جی کے

سنہیادہ مین کالیستون کی پیدایش اور راوتمتا مشرح لکھی ہی اور اسکندھ پُوران رینکا
مہاتم مین اُسی طرح کالیستون کا ذکر ہی اور کہانتک شلوکون کا پتا لکھے کسی کتھا یا
پُوران مین کالیستون کا سودر ہونا نہ دیکھا ہو نہ سُنا ہی اور صاف صاف ظاہر ہو گیا
کہ سودر منترون کا ادھکاری نہین ہوتا ہی اور نہ سنس کار سودر کے ہوتے ہین پھر کس
طرح سودر کالیست ہو جاوے گا سودر نہین ہی سودر نہین ہی سودر نہین ہی اور اگر کہیے
سری مدبھاگوت مین برمھاجی نے کہا ہی کہ مین نے چار برن پیدا کیے۔ برہمن۔ چھتری
بیش۔ سودر۔ اور اگر پانچ برن ہوتے تو بھاگوت مین لکھا ہوتا کہ پانچ برن ہین۔
برہمن۔ چھتری۔ بیش۔ سودر۔ کالیست۔ اس سے پایا گیا کہ انھین چار برن مین
کالیست ہین سودر ہون یا بیس یا چھتری یا برہمن اسکی صورت یہ ہی کہ تمام سرشٹ کے
پیدا کرنے کے پیچھے جب سنسار کا حال جم راج وغیرہ لوک پالون سے حساب نہو سکا
تب برمھاجی سے جم راج نے عرض کیا کہ مہاراج سرشٹ کے بڑھ جانے سے مجکو حساب
کرم اچھے برے جیوون کا معلوم نہین ہو سکتا ہی اس باعث سے لاچار ہو کر امیدوار
ہون کہ اسکا بندوبست جو مناسب ہی کیا جاوے یہ سنکر برمھاجی نے پرمیشر کا دھیان
کیا یکایک برمھاجی کے ہردے سے چترگوپت جی پرگٹ ہوے برمھاجی نے کہا کہ
پوتر تم میری کایا سے اوت پن ہوے تمھارا پانچوان برن ہی اور تمھاری ذات کا نام
کالیست اور چترگوپت تمھارا نام ہی اور بگلا مکھی وغیرہ منتر تمھارے واسطے بید مین لکھا
دیے گئے ہین تم انکی اوپاشنا اور جپ پوجا کرو اور دھرم راج کے استھان مین بیٹھ کر تمام
سرشٹ کے دھرم ادھرم کی نرنے کرو میرے آشیرباد سے سب اچھے کام تم کروگے اور
سنسار مین تمھارے بنس والے اسی کام کے ادھکاری ہونگے تب سے کالیستون کا
پانچوان بران سنسار مین ہوا یہ بات پدم پوران کے اوترکھنڈ مین لکھی ہی اور شیوجی نے
اپنی زبان سے گیان تنتر اور اچار نرنے تنتر مین سری پاربتی جی کو کہا ہی کہ کالیست پانچوان

برن ہین اور اگر پانچوان برن نہ ہوتے تو منترون کا ادھکار اور پوجن ترپن دھیان چترگوپت جی کا بیدون مین کسطرح ہوتا اور ظاہر ہی کہ سودران کامون کا ادھکاری نہین ہی اور جس حالت مین پرانون مین لکھا ہی اور تنترون مین مہادیو جی نے کہا ہی اور بیدون مین انکی گایتری اور منتر بتفصیل حال لکھے ہین تو اب کون شک کی جگہ ہی پدم پران اسکندھ پوران برمھ پوران سری بیاس جی کے بنائے ہین اور تنتر سری شیوجی کے بنائے ہین اور بید برمھا جی کا کہا ہی اور سری بھاگوت مین جو ذکر نہین آیا اسکا سبب یہ ہی کہ کوئی موقع اس ذکر مین نہین ملا اس باعث سے بیاس جی نے اس پران مین نہین لکھا کسواسطے کہ کتھا بدون موقع آئے نہین کہی جاتی اور سمجھنا چاہیے کہ بھاگوت مین جہان چار برن کا ذکر لکھا ہی وہان یہ نہین لکھا ہی کہ دیوتا دیتیہ دانو جچھ گندھرب وغیرہ بھی پیدا کیے یا برن شنکر بھی ہین یا اور ذاتین ملیکش وغیرہ کی حالانکہ دیوتا وغیرہ سب برمھا جی سے پیدا ہوئے اور چارون برن سے یہ سب جدا ہین اگر کوئی کہے کہ جو کوئی سرشٹ مین پیدا ہین وہ انھین چارون برن مین ہین تو یہ نہین ہو سکتا ہی چار برن کے علاوہ جو کوئی سرشٹ مین ہین انکا ذکر پورانون اور اسمرتون مین لکھا ہی اسیکا پرمان ہوتا ہی اور اگر ایک پوران مین کل حال لکھ جاتا تو دوسرے پستک بنانے کی کون ضرورت تھی اور یہ اعتراض شک کے لائق نہین ہی کالیست پانچوان برن ہین اور اپنے بنانے سے پانچوان برن نہین ہوے الیشر کے بنانے سے پانچوان برن ہوے جیسے پہلے چار بید کو برمھا جی نے پیدا کیا اور پیچھے سے پنچم بید اتہاس پوران کو اپنے چارون مکھ کہا اگر کوئی کہے چار بید مشہور ہین اور پانچوان بید نہین ہو سکتا ہی تو یہ کہنا بجا نہین ہی سری مد بھاگوت کی پہلی اسکند اور تیسرے اور بارھوین اسکند مین لکھا ہی وہ اشلوک بجنسہ لکھا جاتا ہی

इतिहास पुराणानिपञ्चमं वेदमीश्वरः सर्वेभ्यः एव चक्रेभ्य स्ससृज्जौद्दिपि-
तामहः ॥१॥

اور یہان تک ذکر پانچوین برن ہونے کایستون کا مع متعلقات اُس کے ختم ہوا اب شرح ہر ایک پوران اور تنتر کے ترجمہ مین لکھی جاتی ہے۔

شرح تیسری کتھا پوران اور تنترون کی

اس پستک کالیست دھرم درپن مین تنترون اور پورانون کا جو حوالہ لکھا گیا ضرور ہوا کہ اُنکا ترجمہ بھی اس کے ساتھ لکھ دیا جاوے جس مین حرف بحرف اُن سب کتھاؤن سے ہر شخص کو خبر ہوے اور وقت تلاش کرنے کے نہ پہونچے اس باعث سے کہ پنڈت راجن جی صاحب نے بہت کوشش اور خرچ کرکے یہ پوتھین منگوائی ہین اور اسمین پانچ فصلین ہین پہلی فصل ترجمہ بگیان تنتر کے ساتوین پٹل کا اور دوسری فصل ترجمہ اچار تنتر کے پچیسوین پٹل کا اور تیسری فصل ترجمہ برہم پوران پوست وشا تریہ جی کے سمباد کا اور چوتھی فصل پدم پوران اوتر کھنڈ بھیکھم پتامہ اور اگستہ جی کے سمباد کا ترجمہ اور پانچوین فصل اسکند پوران ریتکا مہاتم کا ترجمہ۔ اور تنترون اور پورانون کے مت سے جو کتھا کا انتر یعنی اختلاف ہے اُس سے کایاتت کا باعث جاننا یعنی ایک کلپ مین کسی طرح پیدائش ہوئی اور ایک کلپ مین کسی طرح جیسے رگھوناتھ جی کے اوتار کی کتھا چند طرح پر شیو جی نے کہی ہے۔

فصل پہلی ترجمہ بگیان تنتر کے ساتوین پٹل کا

ایک وقت کیلاس پربت پر پاربتی جی نے شنکر جی سے یہ بات پوچھی مہاراج کایستون کی پیدائش برہما جی نے کسطرح کی اور اُنکی معاش کیا ہے اور انکا یعنی فرائض ذات کتنی ہین اور وہ فرائض بید منترون سے ہین یا نہین یہ سنکر شنکر جی بولے پاربتی جی تمنے بہت اچھی بات پوچھی ہے آج تک کسی نے اسکا استفسار نہین کیا تھا اسکے واسطے بیان کرتا ہون سنو۔ سرشٹی برہما جی نے وقت ایجاد عالم کے اپنے منھ باہو کمر پاؤن چار عضوون سے برہمن چھتری بیس سودر چار برن پیدا کیے اور واسطے اجرا اعمال خیر وشر

ان سب کے دھرم راج کو اجازت دی کہ سزا و جزا بموجب افعال کرتے رہو اسمین بہت
زمانہ گذرا اور خلقت کی کثرت بہ کثرت ہوئی یہان تک کہ دھرم راج نے ہر ایک اچھے
برے کام کے حساب کرنے سے معذور ہو کر برمھاجی سے عرض کیا کہ مہاراج جو کام
جسکے تعلق ہی وہ کرتا ہی سرکار نے جو کام میرے تعلق کیا ہی اب کثرت پیدایش ہر قسم سے
اسکا پتہ مجھکو نہین ملتا ہی اسواسطے عرض ہی کہ جو بندوبست مناسب ہو تجویز فرمائے
یہ سنکر برمھاجی کو بڑا تردد ہوا دیر تک اس فکر مین پرمیشر کا دھیان لگائے بیٹھے رہے
یکایک برمھاجی کے ہردے سے ایک پورش پدم لوچن سیام سریر قلم دوات ہاتھ مین
لیے پیدا ہوا اور برمھاجی کو پرنام کر کے عرض کیا آپ نے برہمن چھتری بیش سودر
چار برن پیدا کیے اُنکے علیحدہ علیحدہ کام بید مین لکھ دیے ہین مجھکو کیا حکم ہوتا ہی کون کام
کرون اور کون برن میرا ہی یہ سنکر برمھاجی نے کہا پوتر تم تیری کایا یعنی تمام جسم سے پیدا ہوے
ہو تمہارا پانچوان برن ہی اور تمہاری ذات کا نام کالیست اور تم میرے چت مین گپت
یعنی جی مین پوشیدہ تھے اس باعث سے تمہارا نام چت گوپت ہی اور کام تمہارا یہ ہی کہ
دھرم راج کی کچہری مین بیٹھ کر سب کے نیک و بد کامون کا حساب لکھو اور جس کے واسطے
جو سزا یا جزا بید کی رو سے واجب ہو وہ دیو اور تم سودر نہین ہو تمہارے واسطے گربھ
ادھان وغیرہ دس سنسکار یعنی فرائض ذات بید منترون سے مقرر کیے جاتے ہین جنکی
تفصیل یہ ہی - سنسکار اول گربھ ادھان یعنی جب عورت نہانے سے فراغت پائے
حمل رہنے سے پہلے مرد کو چاہیے ماتری پوجا اور بسو دھارہ اور دیوتاؤن کے منتر جاپ
اور ناندی مکھ سرادھ دہی شہد گھی کی پنڈ تیار کرا دے اور دس برہمنون کو کھلا کر حتی المقدور
دچھنا دیوے - سنسکار دوسرا حمل رہنے سے تیسرے مہینہ مین پنس سون سنسکار ہی
کہ تین مہینہ تک حمل ایک مضغہ گوشت رہتا ہی اور جب چوتھا مہینہ شروع ہوتا لڑکی
خواہ لڑکا بنتا ہی اُسوقت مرد کو چاہیے کہ ماتری پوجا اور بسو دھارہ اور دیوتاؤن کے منتر جاپ

اور نندی مکھ سرادھ اور برہمنون کا کھلانا اور دچھنا دینا کر کے کشا اور برگد کی نئی شاخ
جسکو انکسا کہتے ہین پانی مین پیش کر اپنی عورت کو داہنے نتھنا سے پلاوے اسقدر
کہ جس مین کچھ اُس عورت کے پیٹ مین پہونچ جاوے اس پوجن سے اول نوشاستر
کی ریت ہے دوسرے اکثر لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے لڑکی نہین ہوتی سنسکار تیسرا سیمنت
جب چھٹوان یا آٹھ مہینہ حمل کو ہووے اُسوقت دستور ہے کہ حمل مین ہاتھ پانون درست
ہو کر جان آتا ہے مرد کو چاہیے کہ ماتری پوجا وغیرہ بشرح بالا کر کے اپنے عورت کے آنچل مین
پھول مٹھائی پکوان ناریل وغیرہ اچھی چیزین بھر دیوے سنسکار چوتھا جات کرم
جب لڑکا یا لڑکی پیدا ہووے مرد کو چاہیے حسب شرح بالا ماتری پوجا وغیرہ کرا کے
سونے کی سلائی سے لڑکے کی زبان پر شہد سے تین مرتبہ کچھ لکھ دیوے سنسکار
پانچوان نام کرن جب پیدا ہونے لڑکے سے بارہ ۱۲ دن گذر جاوین تب ماتری پوجا وغیرہ
حسب دستور مذکورہ کرا کے نام رکھا جاوے سنسکار چھٹوان نشکرمن جب پانچوان
مہینہ لڑکے کو شروع ہووے ایک دن ماتری پوجا وغیرہ کرا کے لڑکے کو گھر سے باہر نکالے
اور سورج درشن کرا کے دودھ سنکھ مین بھر کر سورج نارائن کو ارگھ دیوے سنسکار
ساتوان ان پراسن جب چھٹوان مہینہ لڑکے کو شروع ہو ماتری پوجا وغیرہ کرا کے لڑکے
کو اناج کھلاوے سنسکار آٹھوان جب تیسرا یا پانچوان برس لڑکے کو ہووے موافق
رسم خاندان کے اُس سال مین ماتری پوجا وغیرہ کر کے مونڈن کن چھیدن لڑکے کا
کراوے سنسکار نوان جب لڑکے کا سولھوان برس شروع ہو بعد ماتری پوجا وغیرہ
جگیوپبیت یعنی جنیو دیوے مگر جنیو کے وقت جو بھیکھ مانگنے کا دستور برہمنون مین ہے
وہ نہ کرے سنسکار دسوان جب بیسوان برس لڑکے کو شروع ہو ماتری پوجا وغیرہ
سب کر کے بیاہ کرے۔ اور اٹھارھو بدیا پڑھے اور بدیا پڑھنا جو برہمچرج دھرم
اختیار کر کے برہمنون کو واجب ہے وہ دھرم برہمچرج کا اختیار نہ کرے۔ اتنا برمہاجی کے

منتھ سے سنکر چترگوپت جمراج کی خدمت مین پہونچے اور اپنا کام کرنے لگے کچھ دن پیچھے
چترگوپت کے دو بیاہ ہوے اور دونو استری مین بارہ ۱۲ بیٹے ہوے انکو تمام سنسکار
کرکے چترگوپت نے اٹھارہ ودیا پڑھائی اور پھر متھ کھند مین جگہ دی وہی کالیست لوگ
دنیا مین موجود ہین - سری شنکر جی کہتے ہین پاربتی جی ہگیان تنتر کے ساتوین پٹل مین
یہ کتھا کالیستون کی ہے تمھارے سنانے کے واسطے کہی گئی -

دوسری فصل آچار تر لے تنتر کے ستائیسوین پٹل کا ترجمہ

ایک وقت سری مہادیو جی نے پاربتی جی سے کہا کہ بگلا مکھی منتر سناتا ہون یہ منتر
نہایت اچھا ہے جسکے جاننے سے کالیست برہمنون کا سیوک ہوا ہے سنکر پاربتی جی بولین
کہ مہاراج کالیست کون ہے کہ چھتری بیس سودر کو چھوڑ کر جسکو برہمنون نے انگیکار کیا
اور کسطرح بگلا مکھی مہا ودیا کالیست نے پائی اسکا حال بیان فرماکر بگلا مکھی منتر اپدیش
کیجیے یہ بات پاربتی جی سے سنکر مہادیو جی بولے کہ ایک وقت سری برہما جی کے چرن
کمل کے تلوہ سے ایک لڑکا پیدا ہوا اسکا نام منشیس ہے کچھ دن پیچھے اسی منشیس کا نام کالیست
کیا جسکے معنی یہ ہین - کا سنسکرت مین اسکے معنی برہمن ہین اور - آ اسکے معنی ہمیشہ
اور آئی - اسکے معنی رہنے والا یعنے برہمن کے پاس ہمیشہ رہنے والا اور وقت پیدائش
منشیس کے لگن کی راس مین برسپت جی دیکھتے تھے اس باعث سے اسکی عقل نہایت
تیز ہوئی اور متحمل مزاج اور عالی ہمت اور جوان مرد ہوا اور وقت پیدا ہونے سے کالیست
نے اپنے نام کا دھرم بچار کرکے برہمنون کی خدمت مین رہنا شروع کیا چاہیے برہمن لوگ
کسی کام کو کہین یا نہ کہین اور اپنا تن دھن من سب انھین لوگون کے ہیت لگا دیا
اور اس نیم مین جو تکلیف ملی اُس کو عین راحت اپنی سمجھی اور بید مین لکھا ہے کہ برہمن
برہم کی مورت ہے اس بات پر یقین کامل کرکے برہمنون کو اپنا ایشر مانا اور طاعت
عبادت کے جو مراتب ہین وہ سب برہمنون کی خدمت مین کما ینبغی ادا کیے اور

برہمن لوگ باوجودیکہ خدمتی چند در چند اپنا سامان پوجن کا کالیست سے دور رکھتے
تھے اس باعث سے کہ کالیست چھتری بیس کے برابر ہی لیکن انکی اسکا منتر اپدیش
نہین ہوا یہ سنکر پاربتی جی بولین کہ مہاراج یہ بات نہایت تعجب کی ہی جو آپ کہتے ہین
کہ کالیست سودر نہین ہی اسوجہ سے کہ مجھکو معلوم ہی کہ کالیست سودر سے پیچھے پیدا ہوا ہی اور
سودر کا چھوٹا بھائی ہی پھر کسطرح چھتری بیس کا برابر ہو جاویگا اونر اسکا مہادیو جی بولے کہ
حقیقت مین مشٹیس سودر سے پیچھے پیدا ہوا اور سودر کا چھوٹا بھائی ہوا لیکن سیام بید وغیرہ
بیدون کو چھتری بیس سودر نے پڑھا اور بید کے لکھے ہوئے طریقون کے جاننے والے
ہوے اور مشٹیس نے بید نہین پڑھا اور جنیو نہین پایا مگر روشنائی قلم سے حساب کتاب
روزمرہ لکھنے پڑھنے لگا اور بید و منتر سے اپنا کو خالی جانکر برہمنون کی خدمت اپنی مکت
سمجھی اسین ست جگ ترتیا دواپر تین جگ گذر گئے اور مشٹیس نے برہمنون کی خدمت
نہین چھوڑی تب برہمنون نے نہایت خوشی ہو کر سری بگلا مکھی منتر سدھ بدیا کا سٹون
دیدی جس منتر کے پانے سے کالیست سب سے اوتم ہو گیا اور جنیو پایا اور برہمنون نے
اپنا سامان پوجا کا چھونے دیا اور بہت مہربانی سے دھرم کرم کا اپدیش دے کر دھرماتما
برہمن بھگت بنایا وہی کالیست لوگ سنسار مین برہمنون کے سیوک ہین اور کل جگ
مین انکی ذات والون نے بہت بڑائی پائی ہی اسکا ذکر بیان کرتا ہون وہ سنو۔
ذکر راجہ سوجگ کا۔ کل جگ سے پہلے ایک راجہ سوجگ بڑا نامور تھا اسنے اپنے راج
مین گومید جگ شروع کی اور چارو طرف کے برہمنون کو بلایا اتفاقاً ایک برہمن سوت پا نام
اس جگہ کا رہنے والا بھول کے سبب سے رہ گیا اسکی عورت نے جگ ہونے اور سب برہمنون
کے جانے کا حال سنکر بڑا رنج کیا اور برہمن سے کہا کہ راجہ نے تمکو مورکھ یعنی جاہل سمجھ کر اپنی
جگ مین نہین بلایا اور تمہاری پنڈتائی بیہ ہے پاس کچھ کام مین نہین آتی ہی اس سے
مورکھتا اچھی ہے یعنی اس مورکھتا سے سنتوکھ بنا رہے گا کہ راجون کی سبھا مین کسطرح جاوین

جواب اسکا پنڈت جی بولے برہمنون کو اُسی قدر غلہ جمع کرنا چاہیے کہ جس سے زندگی
بنی رہے یہی کام مین کرتا ہون اور زیادہ دھن کی خواہش برہمنون کو نہین رکھنا
چاہیے اسوجہ سے مین زیادہ خواہش نہین رکھتا اور جو برہمن بید پڑھے ہو اُسکو چاہیے
اپنی بدیا کا دان کیا کرے اور جو کم بید پڑھے ہو اُسکو چاہیے اپنی سندھیا کر لیا کرے
اور سب کے ساتھ اچھی طرح بولنا اور سچ بات کہنا برہمنون کو چاہیے اور بید منترون مین جو
کرم لکھے ہین وہ ہمیشہ کیا کرے اور ایام مقرر پر اپنی عورت کے پاس خوشی سے رہے
اور مہاکالی اور سب دیوتاؤن کے منتر جاپ کرے اور اپنی عادت سے چھتری وغیرہ
سب لوگون کو اچھی بات کہے اگر وہ لوگ نہین سنین یا نہ مانین تو برہمنون کا کچھ نقصان
نہین ہوتا ہی انھین لوگون کا نقصان ہی برہمنی بولی مہاراج آپ کا کہنا سب سچ ہی مگر
یہ تمام قابلیت اور کمالیت آپ کی آجتک گھر ہی مین رہی اور کانسہ پھول کے زیور
میرے پاس مرتے وقت تک بنے رہینگے اسوجہ سے میرا مرجانا آپکے پاس اچھا ہی
یہ سنکر سوت پا برہمن نے کہا کہ آگے تیرے جی مین دولت کی خواہش اسقدر نہ تھی مگر
اب بہت کثرت ہوگئی اسواسطے تیری ہٹھ کرنے سے بدون بلائے راجہ کے پاس
جاکر روپیہ لیے آتا ہون اور گھر سے چل کر راجہ کے پاس پہونچا اور جگ مین سب برہمنون
کے سامنے راجہ سے بولا۔ اے سوجاگ راجہ مین بدون بلائے تیری جگ مین آیا ہون
اور تو نے برہمنون اور چھتریون کو بلایا اور مجھکو نہین بلایا اس باعث سے تیری جگ
بھرشٹ ہوجاے اور تیری دولت نہ رہے اور یہ کہکر راجہ کے پاس سے چلا آیا راجہ نے
برہمنون سے پوچھا کہ اسوقت یہ برہمن جو خفا ہوکر چلا گیا ہی کون تھا اسکا حال کہو اور
برہمنون کو دچھنا دے کر راجہ نے چھتریون کے برن کے واسطے ریشمی کپڑے اور انگوٹھی
سونے کی منگوائین اہلکارون نے کوٹھا دیکھ کر عرض کیا کہ مہاراج تمھارے خزانہ مین کوئی
روپیہ نہین ہی اور نہ کوٹھون مین کوئی کپڑا ہی سب جگہہ خالی پڑی ہی راجہ نے سنکر اپنے پروہت

اور جگ کے برہمنون سے کہا کہ دیکھو اس برہمن نے جو چاہا تھا وہ ہو گیا میرا بڑا قصور ہی
کہ جس سے برہمن نے ایسا سراپ دیا اس بات پر انگرا نام برہمن بولا کہ جس جگہ پر سوت پا
برہمن گیا ہی وہان پر تجھکو جانا چاہیے راجہ نے برہمنون کو ساتھ لیکر ویسا ہی کیا اور پہلے
برہمنون نے سوت پا برہمن کی استت کی اور پیچھے سے راجہ سوجگ نے سوت پانے
برہمنون اور راجہ کو دوکھی دیکھکر کہا کہ برہمن لوگ جاوین اور راجہ اپنے گھر جاوے اور
گومید جگ پوری کی جاوے یہ سنکر راجہ خوشی ہوا اور برہمن کے پانون پر گر کر بہت عاجزی
پرسنسا کرنے لگا کہ مہاراج مین نے ہزارون اپرادھ کیے ہین آپکو جگ مین نہین بلایا تھا
مگر آپ بڑے مہاتما اندری جیت شانت چھات الشر ہو کہ مجھ پر چھمان کردی اور دس ہزار روپیہ
برہمن کی چرن پوجا کرکے کہا کہ مہاراج میری جگ کے پنڈت لوگ آپ کی بہت تعریف کرتے
ہین ایک پرشن ہی دیا کرکے بتا دیجیے اور وہ پرشن یہ ہی کہ اب چھتری ہین جو گ کل جگ آیا
چاہتا ہی اسمین دھرم کرم اٹھ جاوینگے اور دھرم کرم نرہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ برہمنون کا
سیوک کوئی نہ ہوگا اس باعث سے بیرامر جانا اچھا ہی اور وہ رنج دیکھنا نہین اچھا یہ سنکر
سوت پا برہمن بولا راجہ تو بڑا بھگت برہمنون کا ہی اسکا رنج نکر تیرے سامنے برہمنون کے
پاس جو لوگ کھڑے ہین کل جگ مین یہی برہمنون کے سیوک ہونگے اور انکی ذات کایست
وشنیس کہی جاویگی اور یہ برہمن اور پرمیشر کو جان کرینگا کبھی بدیا کے دھیان کرنے والے
ہونگے اور اپنی بدھ اور دھرم سے چھتریون کا کام کرینگے اور ایسا اشنیہ برہمنون سے
ہوگا کہ انکا رنج کسی طرح سے انکسے نہ دیکھا جاویگا کلجگ بر چھلی طرح برہمنون کا منو رتھ پورا
کرینگے اور منشی کے سوائی ہونگے اس باعث سے انکا نام منشیس ہوگا اور برھما مورت
سری برھما جی کے چرن کمل سے پیدا ہوے اور رفتا باچا کرتا سے برہمنون کے اکار
کرنے والے ہین اس باعث سے انکا نام کالیست ہوگا یعنی برہمنون کے پاس ہمیشہ
رہنے والے اور بدھ انکو بہت ہوگی بڑے بڑے اوتم کرم دھرم کے کرینگے چال سوت پا

برہمن سے راجہ سوجگ سنکر خوشی ہوا اور نہایت آنند اور اشنینہ سے آنسو آنکھون مین
بھرے بولا مہاراج مین آج کے دن مر جاؤن تو بہت خوشی ہی اسوجہ سے کہ چھتری ہین
جوگ کل جگ مین تمھاری ذات کا سکھ مین نے تمھاری زبان سے سن لیا اب نہ چنت
یعنی مطمئن ہو گیا یہ سنکر سوت یا برہمن نے راجہ کی پریت برہمنون مین دیکھ کر دھرم کی تعریف
کی اور کہا کہ راجہ تو بڑا سمجھدار اور دھرماتما ہی کہ جو برہمنون کا دکھ بچار کرکے ہٹانا چاہتا ہی
برہمن لوگ دھنّی ہین اور انکا اشنینہ کرنے والا تو مہا دھنّی ہی راجہ بولا مہاراج برہمنون کی
مہان مجھکو سنائیے سوت یا بولا برہمن وہ ہی جو برمھ کو جانے اور بید مین لکھا ہی کہ ذات سے
برمھ کو نہین جانتے ہین اور جو برہمن برمھ کو نہین جانتا ہی وہ نام سے برہمن ہی اور جو برہمن
بے مطلب اپنے دوسرے کا کام کرے اور چھتری وغیرہ کو دل سے اشیرباد دیوے اور
زبان سے اچھی بات کہے وہ پورا برہمن ہی راجہ سوجگ بولا مہاراج میرے پتا نے مجھسے
کہا ہی کہ جو لوگ برہمنون کا حکم نہین مانتے ہین انکو حکم نہ ماننے کا بڑا پاپ لگتا ہی اور برہمن لوگ
مارن - اوچاٹن - بسی کرن - سم موہن - بدویکھنا - استھمبھن - اپنی شکت سے بے تکلف
کر سکتے ہین اور سرشٹ استھت پرلے یعنی تمام عالم کا پیدا ہونا اور قایم رکھنا اور مٹا دینا
کر سکتے ہین اور مارن اوچاٹن جو چھ کرم ذکر ہوے انکے معنی یہ ہین مارن مارنا اوچاٹن
ایک جگہ سے دوسری جگہ نکال دینا بسی کرن اپنی قابو مین کر لینا سم موہن بیخبر بنا لینا
بدویکھن بموافق لوگون کا جدا کر دینا - استھمبھن کہین جانے والے کو روک دینا - اور
کہا ہی کہ پریت کرکے بدون تکلیف پائے جو آوے کچھ دولت برہمن کو دیوے وہ خاطر کرکے
لیوے اور کبھی کسی کے ساتھ کپٹ یعنی دغا بازی نہ کرے اور بدون اپرادھ کے کسی کو
سراپ نہ دیوے اور کو کرمی یعنی بد کام کرنے والے پر غصہ کرنے والا اور نیک کام کرنے والے
پر دیا کرنے والا رہے اور سب اندریون یعنی اعضا جسمانی اور حواس خمسہ کو اختیار مین رکھے
رہے اور خراب بات یعنی کڑوے بچن کہکر جو برہمن دان لیوے یا دان دینے والا رنجیدہ ہو کر

وان دیوے ایسے بیوہارسے دونوںکا اچھا نہین ہوتا اور دھن موجود ہونے پر جو دھنی
نہ دیوے یا دان لینے والا جہالت سے نہ لیوے یہ بات دونوں کو کرنا نہ چاہیے اور
جو برہمن مارے پاسراپ دیوے اُسکے ساتھ بھی رنج نہ کرنا چاہیے سوت پابولا راجہ اب
مین بہت بہت خوشی ہوا جو تیرے جی مین خواہش ہو مجھ سے بردان مانگ راجہ بولا جگ
پوری ہونے پر کوئی پرسرام آکر میرا سر کاٹ لیوے یہ چاہتا ہون سوت پابولا راجہ جگ
پوری کرکے بندھیاچل کے نیرت کون یعنی دکھن پچھم کے گوشہ مین چلا جا وہان سورنودا
نام ندی کے بیچ مین ایک ٹاپو بارہ کوس کا ہی اُسمین جا کر مقام کر وہان پر کوئی پرسرام تیرا سر
کاٹ لیویگا اور یہ اُسکا بیہ ہو کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اُسکے پیچھے ست جگ مین جمبودیپ
کا مہاراجہ ہو جاویگا اسواسطے اُس جگہ پر بیج روپ ہو کر رہا کر اور تیری بھگت یعنی خدمت اور
نیک اعتقادی سے مین بہت خوشی ہوا اب جو کام تو کریگا اُس سے بہت خوشی ملیگی اور
سوت پا اپنے گھر گیا اور راجہ اپنے گھر مین پہونچا اور جگ پوری کرکے برہمنون کو رخصت کیا
اور آپ اپنے لڑکون سمیت سورنودا ندی کی بیچ مین ٹاپو پر آباد ہوا اور اُسی وقت سرما
نام مشٹیس نے سربانی ہردے نام پنڈت سے بگلا مکھی مہابدیا پڑھی اور اپنے کل کی پاپتر
تائی کے واسطے پنڈت جی سے بگلا مکھی بدیا کا جاپ پورا کیا پنڈت جی نے دیا کرکے
کہا کہ اے مشٹیس جو تجھ کو اچھا ہی بردان مانگ یہ سنکر مشٹیس نے مانگا کہ مہاراج گورو جی
مجھکو تینون لوک کا راجہ کیجیے گورو جی نے آشیرباد دیا کہ تینون لوک کی راج کر اس باعث
مشٹیس تینون لوک کا راجہ ہوا اور راج کرنے کے پیچھے اپنی دیہ چھوڑکر تین روپ پیدا
کیے - چترگوپت - چترسین - چترانگد - اور چترگوپت کو اُنام پنڈت سے بگلا مکھی مہابدیا
پاے کر دیوتا ہوا اور گورو جی سے پوترون کو نہین مانگا جم راج کے پاس رہ کر
سورگ لوک اور مرت لوک اور پاتال لوک کے رہنے والے لوگون کے پاپ پن کا بچار
کرنے والا ہوا اُسی حساب سے جم راج نے ہر ایک جیو کو پن پاپ کا پھل دینا شروع کیا

اور چترسین نے گورو جی سے بگلا مکھی بدیا پاکر اُس کا جاپ کیا اور سری گورو جی کو پرنام
کرکے ایک پوتر ماتنگ کر مرت لوک مین راج کاج کرنے لگا اور چتر انگد پاتال لوک مین گیا
اور سبب پاتال لوک مین جانے کا یہ ہی کہ چتر انگد نے بگلا مکھی مہا بدیا کو پاکر خواہش کی
کہ مین برہمن ہو جاؤن اور اس آرزو مین پانچ برس تک تپشیا کی ہمیشہ بگلا مکھی کا جاپ
ہوتا تھا اور کھانے مین صرف مول پھل کھائے اور ایسا دھیان مین اپنے اشٹ دیوتے
مین ہو جاتا تھا کہ برہمنون کے طرف بھی نہین دیکھتا اس بات سے برہمنون نے
کرودھ کرکے ایک دن دھیان کرتے وقت مین کہا ارے چتر انگد تو مہا مورکھ یعنی سخت
جاہل ہی جو برہمن ہونے کی خواہش کرتا ہی تجھ کو معلوم نہین ہی کہ جوتا سواے پاؤن کے مستک
پر رکھا نہین جاتا اور جو تو برہمنون کی طرف نہین دیکھتا اس بات سے اسی وقت
پاتال لوک مین جا وہان بہت مدت تک جپ تپ کیا کرنا یہ سراپ سنکر چتر انگد نے
دھیان سے آنکھ کھولی اور برہمنون کو نمسکار ہاتھ جوڑ کرکے کہا مہاراج آپ سب [illegible]
ایشر کا سروپ ہو اس وقت مجھکو کیون سراپ دی مین نے تمہارے مکھا رہند سے جو جو دھرم
سنے وہی کرتا ہون تمہین کوئی اپرادھ مجھ سے نہین ہوا بید مین صاف لکھا ہی کہ جو
کوئی جس کی اوپاشنا کرتا ہی وہ اسی کا سروپ ہو جاتا ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ بگلا مکھی برہمن ہی
اور مین خوب جانتا ہون جو برہمن ہی وہ برہم ہی اُس نے اپنی اچھا سے بہت روپ کر لیے اور
انیک پرکار لیلا کرنے کے واسطے کرم کیے کہین راجہ کہین پرجا اور سب مین وہی رم رہا ہی
اور سب کو پالتا اور سنگھار کرتا ہی اور پورکھ استری نپنسک بھی وہی ہی اور اکیلا ہی کھیل
کے واسطے اپنا کئی بہت روپ بنائے اور استھاور جنگم اسی کا روپ ہین اور معلوم نہین ہی کہ
آپ سب لوگ کسکو پوجتے ہو اور پوجا کے وقت کسطرح دھیان کرتے ہو شاید دھیان کے
وقت مین کسی دوسرے کو دیکھتے ہو گے سمجھنا چاہیے کہ فریب سے جھوٹ سو دھ وغیرہ یعنی
اندریون کو منتر سے سودھ کرنا اس کی بدولت کوئی دیوتا نہین ہو جاتا اور دیکھیے جو ایشر کے

انھون نے اکھ روپ دھارن کرکے اپنے ایشر ہونے کے واسطے جگت وغیرہ کی پیدایش
مین آدمی ہون اگر مین نے اپنے ہیت جتن کی تو کیا عیب ہو اور برہما بنائی نہین ہی
یعنی ناانصافی کرنے والا ہی پھر آپ رہنمائی کیسے ہوئے صاف صاف بید مین لکھا ہی کہ بگلا مکھی
اور برہمن مین بھید نہین ہی اور جو بگلی اوپاشنا کرتا ہی وہ اُسی کا سروپ ہو جاتا ہی اور آدمی کو اپنے
اودھار کے ہیت جتن کرنا چاہیے اور سری گورو جی نے مجھکو اگیان کی ہی کہ سب کامون کو
چھوڑکر اسکا جاپ کر اس باعث سے مین بگلا مکھی ہو جانے کے واسطے بگلا مکھی کا جاپ
کرتا ہون او شیش ذات والے گورو برہمن منتر دیوتا اور اپنے آتما مین بھید نہین دیکھتے اور برہمن لوگ کون
کا بھی یہی حال ہی کہ ان سب مین فرق نہین جانتے سب مین ایک روپ ہی کیا آتما کیا آن آتما کیا
کیڑے مکوڑے اور مین مہا مورکھ یعنی بڑا نادان ہون لیکن برہمنون کے کہارنے سے سنکر مین نے
جب تپ پوجا دھیان کیا تھا ہمین البتہ شک کرتا ہون کہ آپ نے باون روپ ہوکر بڑے
بھگت راجہ بلی کو پاتال لوک مین بھیجدیا اور مین تو ایک کیڑا ہون مجھکو پاتال جانے مین کوئی
عذر نہین ہی آپ اپنے استھانون کو جاوین اور مین آپ کے چرن کملون کو سو مرتبہ پرنام کرکے
پاتال جاتا ہون اور منسا باچا کرمنا سے پاتال جانے کا مجھکو رنج نہین اتنا آپ سے بردان
مانگتا ہون کہ مجھ سے آپ کی اگیان بھنگ نہو لیکنے آپ کا حکم کسی طرح برنہ ٹالون یہ باتین چترا
کی سنکر برہمنون کو بڑی شرم معلوم ہوئی پچھتانے لگے کہ ارے پوتر ہم تجھکو نہین جانتے تھے
کہ تو برہمنون کا بھگت ایسا ہی کیا کرین سراپ کھنڈن نہین ہو سکتا لیکن تیرے کلیان کے
واسطے ہم ہمیشہ چنتا کرینگے اور جو تیری اچھا ہی سب پورا ہوگا اور تپسیا کے بل اور سادرست
ڈالون کی دیا سے آدمی سب کچھ پاتا ہی کچھ اندیشہ کرنا اب کوئی کام تجھکو دورلبھ نہین ہی اور بید مین لکھا
ہی کہ آدمی چاہے تو دیوتا ہو جاتے مگر برہمن ہونا مشکل ہی وہ بھی تجھکو مشکل نہین ہی اور پاتال
لوک مین بگلا مکھی کا جاپ کرنا کل جگ مین دس ہزار برس تک ناگ لوک کا مہاراجہ رہیگا اور
اسکے پیچھے تینون لوک کا اندر ایسا کہکر برہمن لوگ اپنے استھانون کو گئے اور چترانگد

پاتال لوک کو چلا گیا شیو جی پاربتی جی سے کہتے ہین کہ جو شِشّ سنسار مین تھے انھون نے
بیپرواس ہوکر برہمنون کی دیا سے سب پدارتھ پائے اور اب بگلا مکھی منتر کی سادھن کی
بدھ کہتا ہون وہ سنو ایک لاکھ مرتبہ جاپ کرنے سے سدھ ہوتا ہے اور سدھ ہو جانے کے
پیچھے لسبی کرن وغیرہ چھہو کرم دس ہزار مرتبہ جاپ کرنے سے ہو جاتے ہین اور اس بگلا مکھی
منتر کی سادھن کرنے مین جگ کی تعداد مقرر نہین ہے یعنی ست جگ مین منتر کا جاپ اُسقدر
کرنا چاہیے تھا جتنی تعداد جاپ کرنے کی بید مین لکھی ہے اور ترتیا جگ مین اُسکا دونا جاپ
کرنا چاہیے اور دواپر جگ مین تگونا اور کل جگ مین چوگنا اور اس منتر کو اُسی قدر جاپ
کیا جاتا ہے جسقدر رکھا گیا چاہیے کوئی جگ ہوا اور لسبی کرن وغیرہ چھہو کرم مین جو کام کرنا ہوئے
اُسکی سدھ کے واسطے ایک ہی رات مین دس ہزار مرتبہ جاپ کر ڈالے کام ہو جاویگا اور
سریر کی اروگتا یعنی تندرستی یا دھن پوتر کی اچھا ہوے تو اس منتر کو دس ہزار مرتبہ جاپ کر ڈالے
منورتھ پورن ہوگا اور کل جگ مین یہ منتر ایک ہزار آہوت کرنے سے من مانے کام کرتا ہے
اور اس منتر کے سدھ کرنے مین رکھ نیاس کرن نیاس کی ضرورت نہین ہے اور سریر مین روگ
ہو یا بیری سے دکھ ہو اُسکے مٹانے کے واسطے دن مین یا رات مین ایک ہزار آہوت
کردے روگ کی ناس ہو جاویگی اور بیری نہ رہیگا اور اگر راہ چلنے مین کوئی بگھن کرنے والا
آئے پڑے قسم باگھ سنگھ یا بیری اپنے جان کا دشمن تو اس منتر کو زور سے دو مرتبہ اوچارن
کرے وہ بگھن کرنے والے بھاگ جاوین اور اس منوہر ستل کو جو کوئی پڑھے یا سُنے وہ نت کال
مین بگلا مکھی کا سروپ ہو جاویگا اسمین شک نہین ہے اور شِشّون یعنی کالیستون کو چاہیے
کہ بگلا مکھی بدیا کی ہمیشہ اوپاسنا کرین اور بگلا مکھی اور برہمن کو ایک ہی روپ جانین اور
برہمنون کو واجب ہے کہ یہ ستل شِشّون کو سنا دیوین اور کالیستون سے اسکے سنانے مین
دھن پانے کی ابھلاکھ نہ کرین اور جو برہمن اپنے آلس یا کسی جتنا سے یہ ستل کالیستون کو
نہین سناتا ہے اسکو کالیست مارنے کی ہتیا ہوگی اور جو برہمن کالیستون کو سنا دیوین وہ

ہمارے پیارے ہونگے اور جو کوئی بھگت کرکے اس پٹل کو پڑھتا ہی وہ سنسار مین سنسار
کے بندھن سے چھوٹ کر مکت پاویگا اور جو کالبت اس پٹل کو نہین پڑھتے سنتے ہین انکو
شنو برہمن مارنے کی ہتیا ہی۔ آچارز نے تنتر کے ستائیسوین پٹل سے شیو پاربتی سمباد پورا ہوا

تیسری فصل ترجمہ برھم پوران پلست وتاتریہ جی کی سمباد کا

ایک مرتبہ لنبالا ندی کے کنارہ ہمالیہ پہاڑ کی ایک سلا پر سری پلست جی اپنی کوٹی
مین بیٹھے تھے اسوقت پرم ہنس راج سری وتاتریہ جی نے آکر سری پلست جی کے
چرن کمل کو نمشکار کیا پلست جی نے بہت آدر سے رکھہ جی کی کشل پرشن کر پوچھا ہی مہارکھ
آج آپ کدھر سے آئے اور کیا کارن آنے کا ہی دیا کرکے کہیے یہ سنکر وتاتریہ جی بولے
مہاراج پرتھی مین تیرتھ نگر پہاڑ جنگل کی سیر کرکے آپ کے درشنون کے واسطے چلا آیا
اور اچھا یہ ہی کہ آپ کے مکھ کمل سے سری چترگپت جی کی کتھا سنون کہ یہ کالبت لوگ
جو سنسار مین بدنت ہین کون برن ہین اور کیا دھرم کرم انکا ہی ایسا پرشن سنکر سری پلست
جی بولے رکھہ جی ایک وقت مین یہی بات بھیکھم پتامہ نے اگستہ منی سے پوچھی ہی وہی سمباد
اب مین تم سے کہتا ہون سنو سری برمھا جی نے اسکل سنسار کی سرشٹ کرکے بچار کیا کہ
چار پرکار کے جیو انڈج پنڈج سیتج ادبھج جو سنسار مین پیدا ہوئے اور طرح طرح کے کرم
اچھے برے کرتے ہین انکا حساب اور دھرم ادھرم کی نرنے کسی طور پر ہونا چاہیے استے
مین سری نارد جی آئے اور برمھا جی کو ڈنڈوت کرکے بولے مہاراج چنتا چھوڑ کر آدپورکھ سری
نارائن کے چرن کمل کا دھیان اور کچھ تپشیا کا سادھن کیجیے پرمیشر آپکا منورتھ پورا کردینگے
یہ بات نارد جی کی سنکر سری برمھا جی نے بارہ برس تک تپشیا کی جسدن بارہ برس پورے
ہوئے دھیان سے آنکھ کھولی کیا دیکھتے ہین کہ ایک لڑکا آگے کھڑا ہی اسی کے پھول کے طرح
رنگ چمکتا ہی اور کمبو کنٹھ یعنی سنکھ کی طرح چلتی ریکھا گلے مین ہی اور پدم نیتر یعنی پھولے کمل
کی طرح آنکھین اور مہا بھوج ہی یعنی پاؤن کے گھوٹنے تک دونو ہاتھ لمبے ہین اور دو بھوجا

یعنی دو ہاتھ ہین اور زرد پوشاک پہنے قلم دوات ہاتھ مین لیے ہی اور سری برمھا جی کو
دھیان سے نسرت یعنی فارغ دیکھ کر ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑکر بولا مہاراج مجھکو نام برن
جیو کا باس یعنی نام اور قسم ذات اور معاش اور جگہہ رہنے کی دیجیے ایسا بچن سنکر برمھا جی
بولے پوتر تم میرے چت مین اگوپت تھے اور میرے کایا سے اوتپن ہوے اور چار برن کے
پیچھے دھرم ادھرم کی تر نے کے واسطے تم کو پیدا کیا اسواسطے نام تمھارا چترگوپت اور برن
تمھارا پانچوان کالیست ذات کرکے کہا جاویگا اور جیوکا تمھاری لکھنا پڑھنا اور جگہہ رہنے
کی تمکو پیچھے دی جاویگی اب اونتی پوری مین جاکر تپسیا کرو اسکے پیچھے تمکو کام اور جگہہ دیونگے
بیاویدیش سنکر سری چترگوپت جی برمھا جی کو نمسکار کرکے اونتی پوری یعنی اوجین مین
پہونچے اور مہاکال مہادیوجی کے پاس بارہ ہزار برس تک تپسیا کرکے سری پرمیشر کے
چرن کمل کو دھیان کیا اسوقت سری برمھا جی تینتیس کرور دیوتا اور اٹھاسی ہزار رکھ
ساتھ لے کر اونتی پوری مین آئے اور چترگوپت جی کو دیکھ کر رکھ منڈلی سے گیدپیت یعنی
جنیو بید کے منترون سے کرایا اور رکھ منڈلی اور دیوتاؤن سمیت چترگوپت کو اشیرباد
دے کر اپنے لوک مین گئے اور اسی اوجین مین برمھا جی کے پوتر سوسرمارکھ نے تک بیہ
پاٹھی نے جنم سیم کے ساتھ پوتر ہونے کے واسطے تپسیا کی ایشر کی مرضی سے اسکے پوتر ہوا
لڑکی پیدا ہوئی سوسرمارکھ نے لڑکی کے ہونے سے کرودھ کیا اور مارے غصہ کے وہ لڑکی
سورج نارائن کو دے کر پھر تپسیا شروع کی یکایک آکاس بانی ہوئی ۔ رکھ راج تم کیون
کرودھ کرتے ہو ایک کنیان دس پوتر سے زیادہ ہوتی ہی اور یہ تمھاری لڑکی ایسے بر کے
ساتھ بیاہی جاویگی جسکے بنس کی ناس کبھی نہو گی یہ سنکر رکھ جی نے اپنا من شانت کیا
اور کرودھ چھوڑکر پرمیشر کا بھجن کرنے لگے ایک دن سری شنکر جی اور پاربتی سورج لوک کو
گیے اور اس کنیان کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کسکی پوتری ہی سورج نارائن نے اسکا پیدا ہونا اور
اپنے پاس کا آنا بیان کیا مہادیوجی بولے اس لڑکی کا بیاہ چترگوپت کے ساتھ کیا جاوے

اور تم یہ کنیان لیکر ہمارے ساتھ اونتی پوری مین چلو وہان سوسرمارکھ موجود ہی اُسکے
ساتھ سے چترگوپت کا پانگ گرہن کرایا جاوے اور اُسی کنیان سوبھاوتی کو اونتی پوری
مین لاے کر بڑے اوتساہ سے چترگوپت کے ساتھ بیاہ کیا سوریج نارائن بہت پرسن ہوے
اور سرادھ دیوبن اپنے پوترکے پوتری نندنی کا بیاہ بھی چترگوپت کے ساتھ کردیا دیوتاؤن
نے لاوا برسائے اور طرح طرح کے اشیرباد دیے اور سری برمھاجی نے کہا پوترتم دھرمراج
کے اگر سر یعنی آگے بیٹھ کر کام کرنے والے ہو اور تمھارے آشیرباد سے جم پوری کے بیٹھے بیٹھے
تمام جیوون کے اچھے برے کرم کا بچار تم کو ہوگا اور سب دیوتا اپنے اپنے لوک استھان کو
چلے گئے اور کچھ دن بعد سوریج نارائن کی پوتی نندنی مین چترگوپت سے چار پوتر پیدا
ہوے جن کے نام یہ ہین - جوگندھر - بھانوپ پرکاس - رامدیال - دھرمدھوج -
اور سوسرمارکھ کی لڑکی سوبھاوتی مین آٹھ پوتر پیدا ہوے - سیام سندر - سارنگ دھر
دھرم دت - سومنت - وامودر - دیندیال - سدانند - رگھورام - ان بارھو پوترون
کے سنسکار جگیوپبیت وغیرہ برمھاجی کے حکم سے شکراچارج و برسپت جی نے کرکے اٹھارہو
بدیا پڑھائین اور بارہ برس کے پیچھے تپسیا کر کر دیوتا اور اٹھاسی ہزار رکھ نے برمھا
جی کے ساتھ اونتی پوری مین آکر بارہ ناگ کنیاؤن کے ساتھ اُنکا بیاہ کیا اور بیاہ
کرنے کے پیچھے سری برمھاجی نے نندنی کے چار پوترون جوگندھر بھانوپ پرکاس
رامدیال دھرم دھوج کو چار دوسا مین رہنے کو جگہ دی اور سوبھاوتی کے آٹھ پوتر سیام سندر
سارنگ دھر دھرم دت سومنت دامودر دیندیال سدانند رگھورام کو اُن چارون کے
ساتھ کیا اور رخصت کرنے کے وقت بھوانی کی پوجن کرنا اوپدیس دیا اس شرح سے -
جوگندھر متھرا ضلع مین رہین اور اُن کے ساتھ شیام سندر اور سارنگ دھر جاوین اور
سری درگاجی کی پوجن کرین - اور بھانوپ پرکاس بمقام بھٹ نگر یعنی سہسر باہو کے
استھان مین جو بندھیاچل کے کھاڑھی مین ہے رہین اور ساتھ اُنکے دھرم دت اور

سومت جاوین اور شیتی دیبی کی پوجن کرین اور رام دیال کابل قندھار کی طرف رہین
اور ساتھ اُنکے دامودر و بیندیال جاوین اور شاکم بھری دیبی کی پوجن کرین - اور
دھرم دھوج سری نگر مین رہین اور ساتھ اُنکے سدانند و راگھو رام جاوین اور چھمی جی کی
پوجن کرین اور سب لوگ سولھو پرکار کی پوجا اپنی اپنی اشٹ دیو کی بید منترون سے
کرتے رہین ایسی آگیان سری برمھا جی کی پاے کر جوگندھر مع سیام سندر و سارنگ دھر
متھرا مین آئے اور آپ متھرا مین رہ کر اپنی طرف سے سیام سندر کو گھا دیس مین بھیجا
اور سارنگ دھر کو برمھاورت مین جو ہملیا سے پراگ تک پورب پچھم اور جمنا سے گھاگرہ
تک اوتر دکھن مین ہو روانہ کیا یہان کے رہنے سے جوگندھر کا نام ماتھر مشہور ہوا اور
سیام سندر کا نام گھا دیس مین رہنے سے سورج دھوج اسوجہ سے کہ گھا دیس کے راجہ
سورج دھوج کہے جاتے ہین جوا سندھ وغیرہ اور سارنگ دھر برمھاورت مین رہنے سے
اشٹ کہے گئے اس باعث سے کہ برمھاورت کو سنسکرت مین اشٹ کہتے ہین
اور بھانو پرکاس بمقام بھٹ نگر یعنی سہسرا باہو کی پوری مین مع دھرم دت و سومت
آئے اور آپ بھٹ نگر مین رہ کر اپنی طرف سے دھرم دت کو گوڑ دیس یعنی اوڑ بنگالہ مین
بھیجا اور سومت کو سرجوپار روانہ کیا یہان کے رہنے سے بھانو پرکاس کا نام بھٹ ناگر
اور دھرم دت کا نام گوڑ مشہور ہوا اور سومت کا نام سنکیم کہا گیا اسوجہ سے کہ سرجوپار دیس کو
سنگم کہتے ہین - اور رام دیال مع دامودر و بیندیال کابل قندھار کی طرف آئے اور آپ
کابل قندھار مین رہ کر اپنی طرف سے دامودر کو کرناٹک دیس مین بھیجا اور بیندیال کوہستان
یعنی نیپال کے ملک مین یہان کے رہنے سے رام دیال کا نام شاک سین ہوا یعنی مسلمان
کی فوج رکھنے والے کہے گئے اور کرناٹک مین رہنے سے دامودر کا نام کرن ہوا اور بیندیال کا
نام اہستان جسکو اب اسٹھان کہتے ہین - اور دھرم دھوج مع سدانند و راگھو رام سری نگر
مین آئے جہان نادر جی کو سیل ندھ راجہ کی کنیان پرسوھ ہوا ہر ا ور آپ سری نگر مین ہر

اپنی طرف سے سدانند کو کلاپ گرام کو متصل الکاپوری بھیجا اور رگھورام کو چترکوٹ سے سیت بندھ رامیشر تک جگہ دی یہان کے رہنے سے دھرمدھوج سری باستب کہلائے اور سدانند کلاپ گرام مین رہنے سے کلسرشٹ کہے گئے اور رگھورام نے چترکوٹ سے سیت بندھ رامیشر تک رہنے سے بالمیک نام پایا اسوجہ سے کہ یہ دیس بالمیک دیس کہا جاتا ہی بموجب تفصیل نقشۂ ہذا۔

نام بیبیان		نام اُن لڑکون کا جنکو پوجن کا ادھکار ہی			نام دیسون کا جہان پر ان لوگون نے رہنا اختیار کیا			نام کالیستون کا جو دیس مین رہنے سے مشہور ہوا		
۱	درگا	جوکنڈبھر	سیام سندر	سارنگ دھر	متھرا	گھادیس	برھماورت	ماتھر	سوبیج دھج	اشٹ
۲	جنبتی	بھانوپرکاس	دھرم دت	سومت	کھیٹ نگر	گوڑدیس	سرجوپار	بھٹناگر	گوڑ	نیگم
۳	شاکمبھری	رام دیال	دامودر	دینہ دیال	کاپل قندھار	کرناٹک	استھان	شکسین	کرن	استھان
۴	لچھمی	دھرمدھج	سدانند	رگھورام	سری نگر	کلاپ گرام	بالمیک دیس	سری باستب	کلسرشٹ	بالمیک

اور مکھ استھان یعنی اصل مکان ان بارہ پترون کا وہ ہی جسکا ذکر کیا ہی اور کام کرنے کی وجہ سے ہر ایک دیپ مین پردیس یعنی آنا جانا انکا ہوا۔

پلست جی کہتے ہین دتاتریہ جی چترگوپت کے پیدا ہونے کی کتھا پوری ہوئی اب آپ کیا پوچھتے ہو یہ سنکر دتاتریہ جی بولے مہاراج مین نے پدم پوران مین سُنا تھا کہ بھیکھم پتامہ نے چترگوپت کی بڑی پوجن کی تھی اُسپر چترگوپت جی پرتکش یعنے سامنے موجود ہوئے اور بھیکھم پتامہ سے سمباد ہوا اور یہ بھی سنا ہی کہ سوداس راجہ مہا پاپی کو چترگوپت نے سکتی یعنی بچہ پاپ کا پرائشچت کیسا ہی دیا کرکے کہئے پلست جی بولے کہ وہ راج سوداس راجہ مہا پاپی تھا اپنے راج مین حکم دیا کہ کوئی آدمی دھرم نہ کرے اور جو کوئی نہ مانے اسکو پران انت ڈنڈ یعنے جان مارنے کی سزا

وہی جاوے ایسا حال دیکھ کر برہمنون نے سراپ دیا تیری گھر کی لچھمی ناس ہو جاوے اور تو
راکشس ہو ایسا سراپ ہوتے سو وہ اس راکشس ہوا اور دن رات متواتر اینکر پھرنے لگا
کاتک جم دوتیا کے دن ایک مکان مین کالیست لوگ چترگوپت کی مورت پوجن کرتے تھے
وہان چلا گیا اور کالیستون کو مورت پوجن کرتے دیکھ کر بولا ارے کالیستو تم نے ہمارا حکم
نہین مانا گھر بیٹھے پوجا کرتے ہو اور یہ کیا پھولون کے نیچے تم نے رکھا ہے ہمکو دکھلاؤ یہ سنکر
کالیست لوگ ڈر گئے اور مورت پھولون سے کھول کر دکھلائی سو وہ اس مورت کی سندرتا
دیکھ کر ہنسنے لگا اور سب پھول چندن اپنے ہاتھون مین لیکر مورت پر چڑھا دیا اور شاشٹانگ
ڈنڈوت کر آگے بڑھا وقت پاکر جب اوسکی عمر پوری ہوئی جم دوتون نے جم پوری کا
درشن کرایا چترگوپت نے حساب اسکے کرم کا دیکھا تعداد سے باہر سمجھا مگر ایک پن اونکا
پوجن کی پائی اس باعث سے بدون اطلاع جم راج کے بیکنٹھ بھیج دیا یہ حال دیکھکر جم دوتون نے
جم راج کو خبر کی کہ مہاراج دھرم راج آج چترگوپت جی نے سو وہ اس پاپی کو بیکنٹھ بھیج دیا اب
کوئی نرک کنڈ مین نہ رہیگا کسواسطے کہ دھرم ادھرم کی نرنے اونھی جانی ہے یہ سنکر جم راج نے
چترگوپت کو بولا کر پوچھا تم نے ایسے مہا پاپی نالایق کو بیکنٹھ کسطرح بھیج دیا اوتر اسکا چترگوپت
جی بولے مہاراج جسوقت میرا جگیوپویت ہوا اسوقت برہما جی کے ساتھ تینتیس کروڑ دیوتاؤن
نے برودان دیا کہ چترگوپت جو کوئی تمہاری پوجن کرے وہ بیکنٹھ جاوے انھی بچارے سو وہ اس
بیکنٹھ کا بھیجا گیا یہ حال سنکر جم راج بہت خوش ہوے اور چترگوپت کو پریم سے چھاتی مین لگایا
پلست جی کہتے ہین یہ کتھا اگست جی کے مکھ سے بھیکھم پتامہ نے سنکر چترگوپت کو شاشٹانگ
ڈنڈوت کر سولہ طرح کی پوجا چترگوپت کی کی اور بھیکھم پتامہ کا نشچے یہ ہم سچا جان کر چترگوپت
جی پرگھٹ ہوے اور کہا بھیکھم پتامہ ہمارے ساتھ چلو اور دھرم راج کا درشن کرو یہ سنکر
بھیکھم پتامہ لے چترگوپت کے ساتھ جا کر دھرم راج کا درشن کیا دھرم راج لے آدر کر کے اپنے
سنگھاسن پر بٹھالا اور بھیکھم پتامہ کی سراہنا کرنے لگے کہ تمہاری برابر کوئی چھتری بھگتی ہین

نہین ہوا اور سوس چھند مرت ہو یعنی کال تم کو مار نہ سکیگا اپنی خواہش سے مروگے اور بھیکھم پتامہ
کو ساتھ لیکر جم پوری کی سیر کرائی اور پھر بھو لوک مین بھیجدیا یہ اتہاس سنکر دنا تریہ جی بولے
مہاراج چترگوپت کی پوجن کرکے کیا کرنا چاہیے پولست جی بولے برہمنون کو جتھا شکت
مٹھائی کھلانا اور اس کتھا کا بستار پدم پوران کے اوتر کھنڈ مین لکھا ہے انہین سے ایک
اتہاس اور چترگوپت جی کے بنس بستار کا کہتا ہون وہ سنو چترگوپت جی کا چوتھا بیٹا
دھرم دھوج جو سری نگر مین تھا اُسکے دو پوتر ناگ کنیان سے پیدا ہوے - دیودت
گھنشیام - اور دھرمدھوج نے دوسرا بیاہ اپنا سامدر کی لڑکی من ست کے ساتھ کیا
اُس مین بھی دو پوتر پیدا ہوے - دھن ونتر سرنگیہ - جن کے بنس والے گھر سے دوسرے
کالیست اب موجود ہین دیودت گھنشیام کے بنس مین کھرے کالیست ہین اور دھن ونتر
سرنگیہ کے بنس مین دوسرے کالیست اُن دونون پوترون سے دیودت گھنشیام کے
بنس والون نے اپنے استھان مین رہکر بدیا دھرم کو سیکھا اور دھن ونتر سرنگیہ نے
کیلاس پربت پر جاکے سری مہادیو جی کے مکھ کمل سے اٹھارہ بدیا سیکھین اور آیوربد
بدیا جسکو بیدک شاستر کہتے ہین انہین پڑھا دھکار دے کر دونون لڑکون کو گھر مین روانہ
کر دیا اور کچھ دن بعد سری شنکر جی پاربتی جی کو ساتھ لیکر نندکیشر پر سوار سمندر کے کنارہ پر
آئے اور ایک پارکھد اپنا بھیج کر دھرمدھوج کو پوترون سمیت بولایا اور سری برمہا جی اور
تینتیس کروڑ دیوتا اور اٹھاسی ہزار رکھی اور چترگوپت دھرمراج کو بلاکر سکراچارج برہسپت
سے کہا دھن ونتر اور سرنگیہ میرے بدیارتھیون کو تم جگیوپیت بیدا وکت بدھ سے کرو
اُسی وقت سکراچارج برہسپت نے جگیوپیت کیا تب سمندر نے ات پرسن ہوکر سرنگ کو
چترگوپت سے مانگ کر اپنا لڑکا بنایا اور سری شنکر جی اور برمہا آدی سکل دیوتا آشیرباد دیکر
اپنے اپنے دھام کو گئے اور سمدر کی لڑکی جسکا رجنی نام ہے دھرمدھوج کی آگیا سے سرنگ کے
ساتھ بیاہی گئین اس اوتسا مین سامدر نے گنگا آدی ندیون کو بولاکر بڑی اوتساہ سے بیاہ کیا

اور اسکے پیچھے راجہ ترن بند کی لڑکی جو امراوتی تھی اُسکے ساتھ دھن ونتر کا بیاہ سری برمھا اور
دیوتاؤن نے کرایا اور بعد بیاہ کے دیوتا آشیرباد دیکر اپنے دھام کو گئے اور دھن ونتر
سے امراوتی مین سوکھیتر نام بیٹا پیدا ہوا دھن ونتر نے اس پوتر کے ہونے مین بہت خوشی کی
اور ترن بند جو سوکھیتر کا نانا تھا اُسنے بہت خوشی کرکے دان طرح طرح کا برہمنون کو دیا اور
بعد اوتساہ طرح طرح کے دھن ونتر نے پوتر ہونے کا حال مجھ سے کہا مین نے ساعت جنم
اور کرم اُسکے بچار کرکے کہا یہ پوتر بڑا پرتاپی ہوگا اور بہت کال دھرم سہت ہوکر سری گونات
جی کا کام کریگا لیکن ہم کو آپ دیدیجیے ہم راون کے اوکھد سالہ کا مالک بنا دینگے اور راون کا
پروہان بنینگے آپ بھی ہوگا اور اسکے نام سے روگ کی ناس ہو جاویگی ایسا سنکر دھن ونتر
جی نے اپنا پوتر سوکھیتر مجھکو دیدیا مین نے اُسکا ادھو ید با پڑھا کر طرح طرح کے دھرم کرم اُس کا
اوپدیس کیے اور لنکا پوری مین راون کا ادھکاری بنا دیا جسنے لچھمن جی کو سکتی بان لگنے
کے وقت اپنا ہاتھ چھاتی پر رکھ کر اچھا کیا اور سری رگھوناتھ جی کے مکھ کمل سے سو برس آشیرباد
اچل ہمیش رہنے کے پاے کر لنکا مین آنند کرتا ہوا اتنا سنکر دتاتریہ جی بہت خوشی ہوے اور سری
پولست جی کو بارمبار نمسکار کر بولے سری مہاراج آپ کی دیا سے یہ کتھا سن لی اب آپکے
چرن کملون کا نمسکار کر بیٹھی پرجپس کرنے جاتا ہون اور پولست جی سے رخصت ہو کر
چلے گئے۔ برمھ پوران سے دتاتریہ پولست کا سمباد پورا ہوا۔

چوتھی فصل ترجمہ پدم پوران اوتر کھنڈ کا جو ترپات بھوت کے بیان سے پہلے اور
جمنا مہاتم کی پیچھے سری چترکوٹ کے ذکر مین تین ادھیاے مندرج ہین

ایک وقت نیمشارن مین شونک وغیرہ اٹھاسی ہزار رکھیشر برمھا جی کے پوترون نے سوت
جی سے پرشن کیا کہ چترکوٹ کے مہمن مین او تپن ہوے دیا کر کے بالکل حوال جیسا ارتھ
بیان کیجیے ہم سب آپکے مکھ کمل سے سنا چاہتے ہین یہ سنکر سوت جی پرسن ہو کر بولے
شونک تم نے جو یہ پرشن کیا یہی پرشن لچھمن تا سے نے اگست منی سے کیا تھا وہ سمباد

بیان کرتا ہون سادودھان ہوکر رکھ منڈلی سمیت سنیئے کہ ایک مرتبہ بھیکھم پتامہ نے اگست
جی کے چرن کملون کا نمشکار کرکے کہا کہ مہاراج مین نے چار برن اور چار آسرمون کا بیان
اور برن شنکرون کی اوتپت کو بستار سہت بہت جگہہ سنا ہے اب اچھا یہ ہے کہ چترگوپت کی
کتھا آپ کے مکھ کمل سے سنی جاے یعنی کس طرح چترگوپت کی اوتپت ہوئی اور کیا دھرم
انکا ہے اور انکے پوترون کا کالیست ایسا نام کیون ہوا اور ہر ایک برن والے آدمیون مین
یہ لوگ بودھان کیون ہوے اور ہر ایک برنون مین زیادہ پرکاس یعنی رسوخ انکا کیون
ہوا اور مہا بیشنو اور سوسیل اور ہر ایک راجہ کے سبھا مین پرتشٹھوت یعنی بیٹھنے والے اور
سکل شاستر کاب کوس النکار بیاکرن جاننے والے اور اپنے کوٹنب کے پالنے والے اور
برہمنون کے بسیکھ پالن کرنے والے کسطرح ہوے اور کسنے انکو پہلے پیدا کیا اور کتنے پوتر
انکے ہوے اور آچار انکے ذات کا کیا ہے ایسا پرشن بھیکھم پتامہ کا اگست جی سنکر بولے ہے
بھیکھم پتامہ کالیستون کی اوتپت کا کارن اور انکے پوترون کا حال اور انکے دھرم کرم کا
برتانت مفصل بیان کرتا ہون سادودھان ہوکر سنو کہ سری پرمیشر کی نابھ کمل سے برمھاجی
اوتپن ہوے اور سری برمھاجی نے چراچر کی سرشٹ کی مکھ سے برہمن ہوا اور بھوجا سے
چھتری اور کٹ یعنی کمر سے بیس اور چرن سے سودر اور سورج چندرمان دیوتا پہاڑ ندی
سمندر پنچھی تارا گن پاتال بھوم اور چودھو بھون مین بھوت گرہ پشاچ ڈاکنی شاکنی کو کھ
مانڈ برمھ راکشس پیدا کیے اور چار طرح کے جیو انڈج سویج اودبج جراوج اور ہر ایک کو
اپنے اپنے کرم کا ادھکار دیا اور چھپ پرجاپت کو بلا کر کہا کہ پوتر اس سنسار کا بوجھ
مین نے تمہارے سر رکھا تم اس سرشٹ کو بڑھاؤ اور یہ کہکر برمھاجی نے سمادھی لینے
بھگوان کے دھیان مین لین ہوکر بچار کیا کہ چودہ بھون مین نے پیدا کیے اسکے دھرم ادھرم
کا بچار کسطرح ہوا مین گیارہ ہزار برس گذر گئے تب ایک سری برمھاجی کی دیہہ سے ایک پوتر
سیام سروپ کمل نین کپوت کنٹھ یعنی کبوتر کا ایسا چکنا گلا دو باھو یعنی دو ہاتھ والا اور ناشی کے

چندرمان کی طرح منھ چکنا اور ہاتھ مین دوات قلم لیے برمھاجی کے سامنے کھڑا ہو گیا اُسوقت
برمھاجی کا دھیان چھوٹ گیا سمادھ چھوڑکر چارو طرف اوپر نیچے نگاہ کی دیکھا کہ ایک پوتر
ات بچتر میرے سامنے کھڑا ہے پوچھا تو کون ہے یہ سنکر وہ پوتر بولا سری برمھاجی مین آپکے
دیہہ سے پیدا ہوا آپ میرا نام بتائے اور میرے واسطے کام اور میرا برن اور جیوکا تجویز کیجیے
یہ سنکر برمھاجی بہت خوشی سے ہنسے اور کہا پوتر تم میرے انتہ کرن سے پرجا پالن اور دھرم
کی رچھیا اور دیوتا پتر کی پوجا اور برہمنون کی پالن اور ابھیا گتون کی سیوا اور دھرم ادھرم
کی بچار کے واسطے اوت پن ہوے ہو لیکن پہلے میرا ایک بچن پالن کرو یعنی اونتی پوری مین
جاکر مہا کال مہادیو کے پاس تپ کرو پیچھے سے تمھارا نام برن ادھکار جیوکا یعنی معاش کا
ذریعہ بتایا جاویگا ایسا بچن برمھاجی کا سنکر وہ بالک جس کا نام چترگوپت ہے اونتی پوری یعنی
اوجین مین پہونچا اور مہا کال مہادیو کے پاس بڑی تپسیا کی اُس وقت برمھاجی اٹھاسی ہزار
رکھ کو لیکر اونتی پوری مین آئے اور چترگوپت کا جگیوپبیت کر کہا کہ برہمن وغیرہ چار برن میرے
ایک ایک انگ سے پیدا ہوے اور تم میرے تمام بدن سے اس باعث سے تمھارا نام
چترگوپت اور تمھاری ذات کا نام کالیست اور تمھارا برن پانچوان ہے تم سودر وغیرہ
برنون کی میل مین نہین ہو اور تمھاری ذات مین گربھادھان وغیرہ دس سنسکار یعنی
فرائض ذات ہوویںگے اس شرح سے کہ رت سودھ ہونے پر گربھادھان اور گربھ رہنے
سے تیسرے مہینے پنسون اور آٹھوین مہینے مین سیمنت اور پیدا ہونے پر ذات کرم
اور بارھوین دن نام کرن اور پانچوین مہینے نکرمن اور چھٹوین مہینے ان پراسن اور تیسرے
برس مونڈن اور سولھوین برس جینوا اور بیسوین برس بیاہ اور ان سنسکارون مین بید منترون
سے ماترکی پوجن اور بسودھارا اور سانت پاٹھ اور نندی مکھ سرادھ اور سنودھی وغیرہ
منترون سے سرادھ کی سب چیزون کا آواہن اور دس برہمنون کا بھوجن اور جتھا سکت
دچھنا دینا کرنا چاہیے اور جینو کی وقت بھاشیانہ انگنا کل کال بن منع ہے اور تین جگون مین

جنیو کے وقت بھکت شیاٹن بھی کرنا اور گورو جی کے پاس اندری جت رہکر سکل بدیا پڑھنا
اور سنسکارون کی بدھ لوپ نہ کر دینا- اور اُسی پوری مین برمھاجی کا پوتر سوسرمار کھ
کھڑ تنگ بید پاٹی پوتر کے نمت تپسیا کرتا تھا دیو جوگ اُسکے پوتر نہ ہوا پتری یعنی لڑکی
پیدا ہوئی اُسنے کرودھ کرکے وہ لڑکی سورج نارایں کو دیدے اور پوتر کے واسطے پھر
تپسیا کرنے لگا اُسوقت آکاس بانی ہوئی ہی برساو دھان ہوکر سری پرمیشر کا بھجن کر اور یہ
لڑکی تیری ایسے کے ساتھ بیاہی جاویگی کہ جسکے بنس کی ناس کبھی نہوگی پوتر سے زیادہ تیرا
نام رہیگا تب رکھ جی شانت ہوکر بھگونت بھجن کرنے لگے ایک وقت سری مہادیو جی
پاربتی سمیت سورج نارایں کے پاس گئے اور اُس لڑکی کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کسکی کنیان ہی
سورج نارایں نے کہا اوشتی پوری مین سوسرمارکھ کھڑتنگ بید پاٹی ہی اُسکی کنتان ہی اور
سوبھاوتی اسکا نام ہی یہ سنکر مہادیو جی نے سورج نارایں کو کنیان سمیت ساتھ لیا اور
اوشتی پوری مین آیے کر چترگوپت کو بدھ بدھان سے دیا اور سورج نارایں نے اپنے
بڑے پوتر سراددیو من کی کنیان نندنی کا بیاہ چترگوپت کے ساتھ کر دیا اور سری برمھاجی
اٹھاسی ہزار رکھ اور دیوتاؤن سمیت چترگوپت کو اشیرباد دیکر برمھ لوک گئے اور سب دیوتا رکھ
اپنے اپنے استھان مین اور چترگوپت اوشتی پوری مین رہے کچھ دن پیچھے سورج نارایں
کی پوتی مین چار پوتر چترگوپت سے ہوے جنکے نام یہ ہین-

جوگندھر	بھانوپرکاس	رام دیال	دھرم دھوج
जुगन्धर	भानुप्रकाश	रामदयालु	धर्मध्वज
اور سوسرمارکھ کی لڑکی سوبھاوتی مین آٹھ پوتر ہوے-			
شیام سندر	سارنگ دھر	دھرم دت	سومت
श्यामसुन्दर	शार्ङ्गधर	धर्मदत्त	सुमति
دامودر	دینیدیال	سدانند	راگھورام
दामोदर	दीनदयालु	सदानन्द	राघवराम

برہسپت جی نے آنکر سب لڑکون کا جگیوپیت کرسکل بدیا پڑھائی اور سری برمھا جی نے آ کے بارہ ناگ کنیان کے ساتھ ان سب کا بیاہ کر دیا جن کنیاؤن کے نام یہ ہین۔

پدمنی पद्मिनी	مالنی मालिनी	رمبھا रम्भा	نربدا नर्मदा
بھدرکالنی भद्रकालिनी	بھوجنگ آکچھی भुजङ्गाक्षी	پنکج آکچھی पङ्कजाक्षी	گنڈکی गण्डकी
کوکلس شونا कोकिलास्वना	اشنگدہ بینی स्निग्धवेणी	کام کلا कामकला	منجو بھاکنی मञ्जुभाषिणी

اور جو کنیان جسکے ساتھ بیاہی گئی اُسکا نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	نام پوتر کا	نام لڑکی کا جو بیاہی گئی
۱	جو گندھر	پدمنی
۲	بھانو پرکاس	مالنی
۳	رام دیال	رمبھا
۴	دھرمدھوج	نربدا
۵	شیام سندر	بھدرکالنی
۶	سارنگ دھر	بھوجنگ آکچھی
۷	دھرم دت	پنکج آکچھی
۸	سومت	گنڈکی
۹	دامودر	کوکلس سونا
۱۰	دینہ دیال	اشنگدہ بینی
۱۱	سدانند	کام کلا
۱۲	رگھورام	منجو بھاکنی

اور بیاہ کے پیچھے برمھاجی نے جوگندھر بھانوپ پرکاس رام دیال دھرم دھوج چار پوتروں کے ساتھ دو دو پوتر شیام سندر وغیرہ کو کرکے چار ودساؤں مین بھیج دیا اور درگا جینتی شاکمبھری چھمی جی کی پوجن کا اوپدیس دیا ایسی اگیان برمھاجی کی پاے کر جوگندھر مع شیام سندر و سارنگ دھر متھرا مین آئے اور آپ متھرا مین رہ کر اپنی طرف سے شیام سندر کو گکھا دیس مین بھیجا اور سارنگ دھر کو برمھاورت مین جو کمپلا سے پراگ تک پورب پچھم اور جمنا سے گنگا گھرہ تک اوتر دکھن مین ہے روانہ کیا یہان رہنے سے جوگندھر کا نام ماتھر مشہور ہوا اور شیام سندر کا نام گکھا دیس مین رہنے سے سورج دھوج اسوجہ سے کہ گکھا دیس کے راجہ سورج دھوج کہے جاتے ہین جراسندھ وغیرہ اور سارنگ دھر برمھاورت مین رہنے سے اشٹ کہے گئے اس باعث سے کہ برمھاورت کو سنسکرت مین اہشٹ کہتے ہین اور بھانوپ پرکاس بمقام بھٹ نگر یعنے سہسرابا بھو کی نگری مین مع دھرم دت و سومت آئے اور آپ بھٹ نگر مین رہ کر اپنی طرف سے دھرم دت کو گوڑ دیس یعنی اوڑیسہ بنگالہ مین بھیجا اور سومت کو سرجوپار روانہ کیا یہان کے رہنے سے بھانوپ پرکاس کا نام بھٹ ناگر اور دھرم دت کا نام گوڑ ہوا اور سومت کا نام نیگم اسوجہ سے کہ سرجوپار دیس کو نیگم کہتے ہین - اور رام دیال مع دامودر و دینیدیال کابل قندھار کی طرف آئے اور آپ کابل قندھار مین رہ کر اپنی طرف سے دامودر کو کرناٹک دیس مین بھیجا اور دینیدیال کو ہستان یعنی نیپال ملک مین یہان کے رہنے سے رام دیال کا نام شکسین ہوا یعنے مسلمان کی فوج رکھنے والے کہے گئے اور کرناٹک دیس مین رہنے سے دامودر کا نام کرن ہوا اور دینیدیال کا نام اسٹھان کہا گیا - اور دھرم دھوج مع سدانند راگھورام سری نگر مین آئے جہان ناروجی کو سیل ندھ راجہ کی کنیا ان پر موہ ہوا ہے اور آپ سری نگر مین رہ کر اپنی طرف سے سدانند کو کلا یک گرام کو متصل الکاپوری بھیجا اور راگھورام کو چترکوٹ سے سیت بندھ رامیشر تک جگہ دی یہان کے رہنے سے دھرم دھوج سری باستب کہلائے

اور سدراشند کلاپ گرام میں رہنے سے کل شرشٹ کہے گئے اور راگھو رام نے چتر کوٹ
سے سیت بندھ رامیشور تک رہنے سے بالمیک نام پایا اسوجہ سے کہ یہ دیس بالمیک
دیس کہا جاتا ہے اور بہ سبب رہنے مقامات چار دیسا کے ہر ایک پوتر کا نام جواب تک
کہا جاتا ہے نقشہ ذیل میں مفصل لکھا ہے۔

نمبر	نام پوتر کا جو پہلے تھا	نام دیس کا جہاں بسنے سے دوسرا نام ہوا	نام دوسرا جو مشہور ہوا	نام رشٹ دیوتا جسکی پوجن کرنا چاہیے
۱	جوگندھر	متھرا	ماتھر	درگاجی
۲	شیام سندر	گنگا دیس	سورج دھوج	ایضاً
۳	سارنگ دھر	بیھا ورشٹ	امشٹ	ایضاً
۴	بھانو پرکاس	بھٹ نگر	بھٹناگر	جینتی
۵	دھرم دت	گوڑ دیس	گوڑ	جینتی
۶	سومت	سرنوپار	نگم	ایضاً
۷	رام دیال	کابل قندھار	سکسین	شاکمبھری
۸	راشٹر	کرناٹک	کرن	ایضاً
۹	ہیندیال	استھانا	استھان	ایضاً
۱۰	دھرم دھوج	سری نگر	سری باستب	چتربھجی
۱۱	سدراشند	کلاپ گرام	کل شرشٹ	ایضاً
۱۲	راگھو رام	بالمیک دیس	بالمیک	ایضاً

اور چتر گپت جی کو چترنش کا پورن اسر یعنی آٹھ بیٹے والا کے دھرم ادھرم کی بچار کرنے کا
اوہکار دیا اور آپ اپنے دھام پچھ لوک کو گئے۔ اور دھرم دھوجن کی ستری پاستری ہیں

دو پوتر ہوے - دیو وت - گگنسیام - اور دوسرا بیاہ دھرمدھوج نے سمندر کی بیٹی من مت کے ساتھ کیا انسے دو پوتر ہوے - دھن ونتر - سرنگیہ - ان دو نو پوترون نے مہادیو جی کے پاس سکل ودیا پڑھی اور مہادیو جی نے سمندر کے کنارہ دھرمدھوج کو مع لڑکون بولایا اور اٹھاسی ہزار رکھ بر مہا جی بھیت آئے اور چترگوپت مہراج سہت پہونچے اور سکراچاریج برہسپت نے ان دونون بیٹون کا دیج سنسکار یعنی جگیوپبیت کیا تب سمندر نے سرنگیہ کو پوتر کا دھرم سے اپنا بیٹا بنایا اور چترگوپت نے پرسن ہو کر دیا یہ اونساہ دیکھ کر سب دیوتا اپنے دھام کو گئے اور سمندر کی کنیان جسکا نام رتنی ہے سمندر نے سرنگیہ کے ساتھ بیاہ کی اور دھن ونتر نے راجہ رتن سین کی لڑکی امراوتی کے ساتھ بیاہ کیا انسے سوکلین نام کمل نین پوتر پیدا ہوا دھن ونتر نے پولست جی کے پاس جا کر پوتر جنم ہونے کا حال کہا منی جی بہت خوشی ہوے اور کہا دھن ونتر یہ پوتر تمھارا رام جی کا بڑا کام کریگا اور مہایودھا ان ہوگا ہمکو دیدو ہم اپنے پاس رکھینگے یہی راون کا دیوان اور سکیت سا سالہ کا ادھکاری ہوگا یہ سنکر دھن ونتر نے خوشی سے سوکلین کو پولست جی کی سرن کر دیا اور کالیستون مین کھرے دوسرے کی جو تفریق ہے وہ دھرمدھوج کے بیٹون سے ہوئی یعنے دیو وت گگن سیام بنس والے کھرے اور دھن ونتر سرنگیہ کے بنس والے دوسرے جسکا شجرہ ذیل مین لکھا جاتا ہے -

---

سلہ پوتر کا دھرم یہہ ہے کہ کنیا دان کے وقت کنیان کا پتا اقرار کر لیوے کہ اس کا بیٹا جکو ملے اور پیدا ہونے پر لے لیوے ۱۲

سری برہما جی

سری چترگوپت

رام دیال

دھرم دھوج

لچھمن سیام

پدم پُوران کی اوتر کھنڈ سے چترگوپت کی اوتپت اور نسل کا ربدھ کی کتھا پہلا دوسرا ادھیاے پُورا ہوا۔
سوت جی کہتے ہین کہ ہے شونک یہ کتھا سنکر بسشٹھ پتامہ نے اگست جی سے پرشن کیا کہ مہاراج چترگوپت کی اوتپت ہونے کا چرتر مع بنساولی وغیرہ مین نے سُنا اب یہ بیان فرمایئے کہ چترگوپت کی پوجن کس تتھ کس مہینے کو کون بدھ سے کرنا چاہیے اور چترگوپت کے پرشن ہونے سے کون پھل ملتا ہے یہ سنکر اگست جی بولے کہ چترگوپت کی پوجا کا پھل سوداس راجہ کی کتھا مین ہے وہ سنو کہ راجہ سوداس سورج بنسون مین مہا پاپی ہوا جسکی دیتھ مین دھرم کا لیس بھی نہ تھا مہا دشٹ بودھ اور دیاد ھرم ہین اپنے راج مین تمام زمین کے پہاڑ اور جنگلون کو جلوا دیا اور اشتہار جاری کیا کہ میری راج مین وان جاپ ہوم پوجا پاٹھ جگیہ پترون کا پوجن نہ ڈان کوئی نکرے یہ حکم دیکھ کر جسکو جہان پناہ ملی بھاگ گیا اور جتنے برہمن وغیرہ برن رہ گئے اُنکا دھرم کرم روک گیا ایک مرتبہ برہمنون نے صلاح کرکے کہا کہ چل کر راجہ کو سمجھانا چاہیے شاید اسکی مت سیدھی ہو جاسے اور راجہ کے پاس جاکر برہمنون نے سمجھایا کہ مہاراج آپ جو دھرم کی مرجاد بگاڑتے ہو اسمین بڑا انرتھ ہے دھرم کے گھٹنے سے آپ کو سکھ نہ ملیگا یہ سنتے ہی راجہ نے برہمنون کو مارا تب برہمن لوگون نے سراپ دیا کہ راجہ سٹری ہوکر راکشس ہو جا ایسا سراپ ہوتے اُسی وقت راجہ سٹری ہوکر راکشس بن گیا اور تمام پرتھی مین گھومنے لگا ایک مرتبہ کاتک کی سوکل پکش جم دوتیا کے دن ایک کالیست کے مکان مین گھس گیا وہان پر کالیست لوگ اکٹھا ہوکر چترگوپت کا پوجن کرتے تھے راجہ سوداس اُنکے پھول چندن اچھت سب ساگری دیکھ کر بہت ہنسا اور ایک ساتھ سب کے پھول اچھت لیکر چترگوپت کی مورت پر چڑھا دیے اتنے پر چترگوپت پرشن ہوسے اور انکے پرشن ہونے سے تمام پاپ راجہ سوداس کے دور ہو گئے سودھ سروپ ہوکر اپنے استھان مین آیا اور دس ہزار برس تک راج کرتا رہا

اور پیچھے سے جب کال دھرم ہوا تم دونون نے جمراج کا سامنا کرایا اُسوقت چترگوپت نے
اُسکا کرم بچار کیا سو اسے اُسکے کرم دونیا مین بھوک اتیت مورت پر چڑھا دیے تھے اور
دھرم کا لیس اُسکے دیکھنے مین نہ پایا کہا کہ مہاراج اس راجہ سوداس نے جنم دونیا کو بہرا
پوجن کیا ہے اس باعث سے اُسکو بشن لوک جانا چاہیے اور دھرم راج نے کہا کہ بشن لوک
بھجوا دیا اور سال مین دو مرتبہ چترگوپت کا پوجن کرنا چاہیے ایک کاتک سوکل پکیش کی
دوتیج کو اور دوسرے چیت کی سوکل پکیش کی دوتیج کو اور بدھ پوجن کی یہ ہے ایک چھوٹا چوکور
چبوترا بنایا جاوے اور ایک گھڑا سونے یا چاندی یا تانبے یا مٹی کا شکر کے شربت سے
بھر کر کلس استھاپن ہو اور اُس کلس پر پھولون کے ہار رکھے جاوین اور منہ اُسکا ریشمی
پاکو کی بستر اچھے سے بند کیا جاوے جیسا سر شوبھید رچکر بنا کے کر پرتھما جی گنیش جی و
سوورسن جی کی پوجن کا کلس استھاپن ہوتا ہے اور اُس چبوترے پر بنی بیدی پر اچھی پاتر
لکڑی بیل وغیرہ سے پیڑ یا تار کھا جاوے اور اُسکے اوپر چترگوپت کی مورت سونا یا چاندی
یا تانبے یا سرخ چندن کی بنا کر استھاپن کرائی جاوے اور چندن اچھت پھول دھوپ
دیپ کے ساتھ بدھ سے پوجا کر کے طرح طرح کے نیوید رکھے جاوین سفید چاول اور شکر
اور پورا اور لڈو اور سب مٹھائی اچھی اچھی ہو اور نیوید کے وقت ریشمی کپڑے سے مورت
بند کر دی جاوے اور بڑی بھگت سے چترگوپت کا دھیان کیا جاوے کہ مہاراج آپ سکے
کر کمل مین چودھوبھون کی بات ہے اور آپ لکھنے والون کے بادشاہ اور اچھرون کے
بادشاہ ہو اور بھگت لوگون کے بر دان دینے والے اور دکھیون کے دکھ پاپ مین
نرنے کرنے والے اور سکل منوکامنا کے پورن کرنے والے مین آپ کی چرن کملون کا بارم بار
نمشکار کرتا ہون اور اُسکے پیچھے چار سیکر پاکی جاوین اور ڈنکا نگارہ قرنائی سنکھ مردنگ وغیرہ
طرح طرح کے باجے منگل والے اور ناچ گان مورت کے سامنے کیا جاوے اور پرشاد
برہمنون کو دے کر اپنے کو شب مہیت آدر کر کے سر پر رکھا جاوے اور کاتک کی سوکل

بھلکش والی دوتیج مین جمنا جی نے جمراج کو اپنے گھر بھوجن کرایا ہو اسوجہ سے اس تتھ کا نام
جم دوتیہ ہوا سو بہن اپنے بہن کے ہاتھ سے بھوجن کرکے دچھنا دینا چاہیے اور اگر اپنی بہن
نہ ہووے تو پتا کی بہن یا ماتا کی بہن یا کل مین جس سے رشتہ بہن کا ہو اوس کے ساتھ
یہ رسم کی جاوے اور بھیکھم پتامہ نے چترگپت کا پوجن کروا سکے پرچار دے کلجگ کی
بیچھیہ نہ ہوگی اور اس بردان سے جو کوئی چترگپت کا پوجن کرینگے انکو دھن اور جس اور اولاد
اور دھرم ارتھ کام موکش سکل پدارتھ پراپت ہونگے اور اس لوک مین بہت طرح کے سکھ
پاوینگے جو نتیجہ تپ اور کوشش کی پرورش ہو گی اور انت سمے مین سری نارائن کے لوک جاوینگے
اور اس چترگپت کی کتھا کو بھگت کرکے جو سنیگا کے پاپا ٹھ کرے وہ بہت دن تک جیتا
رہے اور انت کال مین اسکو پرم دھام ہو گا جہان پر شری لوگ جاتے ہین اور سری
گنگا جی کے اشنان اور تیرتھ کے سو برسون مین پراگ اشنان اور کورکشیتر مین سورج گرہن
اشنان اور کاشی جی مین چندر گرہن اشنان اور تولادان وغیرہ دانون سے جو پھل ہوتا ہے
وہ چترگپت کی کتھا پڑھنے سننے سے ہوتا ہے اور بھیکھم پتامہ کسا کو گہا اس نہ سمجھنا اور گؤون
کو پیو اور گنگا جی کو ندی اور سونے کو دھات اور کالیستون کو سودر نہ جاننا یہ کالیست برہما جی
کے سکل انگ سے اوتپن ہوے ہین سوت جی کہتے ہین کہ ہے شونک یہ چترگپت کے
پوجن اور مہاتم رسکا اگستہ رشی بھیکھم پتامہ سے کہکر انتردھیان ہو گئے اور بھیکھم پتامہ نے
اگستہ منی کے چرن کملون کا دھیان کرکے سری چترگپت کا پوجن بدھ سے کیا اسوقت
چترگپت پرگٹ ہوے اور بھیکھم پتامہ سے خوش ہو کر آشیرباد دیا کہ ہے بھیکھم پتامہ تم
سوس چھند مرتیو ہوجاؤگے جب چاہو تب مرو اور انتردھیان ہوے انت سری پدم پران
اوتر کھنڈ سے چترگپت کی پوجا مہاتم تیسرا ادھیاے پورا ہوا۔

باب پانچوین نقل سری مہابھارت پوران پتیا دھرم سے ایک ادھیاے کا

ترجمہ ایک سمے جبکہ سری پرسرام جی نے سہسرارجن کو مار کر چھتریون کا بنس ناس کرتے

مٹا یا اسوقت کوئی چھتری جنگل مین بھاگ بچے اور کوئی پاتال چلے گئے انہین چندرسین راجہ
کی رانی گربھ سہت یعنی حاملہ تھی وہ بھاگ کر بگدالبہ مُن کی کوٹی مین مُن جی کے سرن گئی مُن جی
نے استری کو بہادو کھت اورا ناتھہ دیکھکر جگہہ دی اور یہ خبر پاکر پرسرام جی بھی بگدالبہ مُن کے پاس
پہونچے مُن جی نے پرسرام کو دیکھکر ارگھہ پادہ آسن بدھہ سے پوجا کرکے آسن دیا اور پرشاد تیار کرکے
بھوجن کے واسطے بٹھالا پرسرام نے کہا کہ مُن جی ایک منورتھہ میرا پورن کیجیے تو آپکا پرشاد بھوجن کیا
جاوے بگدالبہ جی نے کہا کہ آپ کا منورتھہ پورن کیا جاویگا اگر آپ ایک منورتھہ میرا پورا کیجیے پرسرام جی
نے منظور کیا اور باتفاق پرشاد بھوجن کرکے بگدالبہ جی نے کہا مہاراج آپ اپنا منورتھہ کہیے پرسرام
جی بولے آپ کی کوٹی مین چندرسین راجہ کی رانی گربھ سہت آئی ہی اسکو دیجیے جسمین گربھ سہت
اسکو ہم مارین بگدالبہ جی نے کہا مین نے دیا اور میرا منورتھہ یہ ہے کہ وہی استری ہمکو دیجیے اور اسکا
گربھ نہ مارئیے پرسرام جی یہ سنکر ہنسے اور کہا کہ ہمنے بھی دیا تب بگدالبہ جی نے اس استری کا
بولا کر پرسرام جی کے چرن کمل کا نمسکار کرایا پرسرام جی نے پرسن ہوکر بگدالبہ جی سے کہا کہ آپ
جانتے ہین مین چھتریون کے بنس کا ناس کرنے والا تینو لوک مین ظاہر ہون مگر آپ نے اس استری
کے گربھ کو مانگ لیا اس باعث سے اسکا مارنا نہین چاہتا ہون اور یہ کہے دیتا ہون کہ جسوقت لڑکا
پیدا ہو اسوقت چترگپت کے بنس والے سنسکار آپ اس لڑکے مین کیجیے اور چترگپت بنس کے
دھرم اسکو دیکر کہیے آگے اسکے بنس والے بگدالبہ گوتر کایست کہے جاوینگے اور دھرماتما سچ بولنے
والے اور اچھے آچار کے ساتھہ رہنے والے ہونگے اور ہر ہر کی پوجا مین پریت کرینگے اور ویس کی لکھا
اور طرح طرح کی ودیا اور جیوتش شاستر کا ابھیاس کھینگے یہ سنکر بگدالبہ جی نے کہا کہ بہت اچھا اسیطرح کیا جاویگا
اور نمسکار کرکے پرسرام جی کو رخصت کیا اور اس پوتر کے پیدا ہونے پر بگدالبہ جی نے کایستون کے سنسکار
اور دھرم کرم جیسا کایستون کے واسطے لکھا ہے سب اوپدیس کیا اسی کے بنس والے کایست بگدالبہ
گوتر اور ونائے کایست کہتے ہین اور پہلے اس ذات کا نام بنائے کایست تھا یہ سبب اسکے
کہ سنسکرت مین قاعدہ ہے کہ با اور وا مین فرق نہین ہوتا یہ لفظ ونائے کایست مشہور ہوئی فقط

کیفیت مندر سری لودھیشر ناتھ مہادیو و ذکر پرتشٹھا سری چترگوپت جی

مؤلفہ لالہ شیو شنکر لال ساکن قصبہ فتحپور ضلع بارہ بنکی

سدھ وا تا گنیش

گنیش گن پت وہ مہربان ہی جو نازِ پروردۂ اُمان ہی
سُلوچنا ور تریہ لوکی ناتھ جنونکو سپنت سکھو نکی وا ایک
مہیش پرشن لو کشن پرشن برہج پرشن تو بشن پرشن
براجی جوالا مکھی وہ کالی جو سنکی مندر مین ہی او جالی
جو داس ناقص تو گورہی کامل دیا ہی اُسکی ہر ایک شامل
پرسن چِ ن تن مکت وا ابن سبھ مین ہو لی ہین نر ترا ین
نہتی اسکی ہی دم سے نازان ہو سنگی گدی قدم سے نازان
کرو جو درشن تو پاپ بھاگے چرن جو چھو لو نصیب جاگے
ہی تو اقبال گرد گھومے جب اپنے آسن پہ جھکے جھومے
کبھی ہر دوار مین چرن کی چرچی تو سدھ کبھی مین سرن تو ترہی
اُکھاڑے سنتھل انت دیکھے انیک سنگت کے سنت دیکھے
امرت جل مین ملا دیا ہی چرن کو دھو کر پلا دیا ہی
سبھی کی دریشو کے جیو دھاری پشو اور پنچھی نر اور ناری
چھتا اور جل پاوک پون مین آنند آکاس مین گگن مین

ستمد ریدیا بدھ اور گیان ہی تو سدھ سنگھ کاج سربدان ہی
دیال سنکر جو ہین سہایک تو پورن یک پل مین کام جان ہی
جو لشن پرشن تو پھر سو درشن چتر ساسا یہ پسر کنان ہی
کہ آسن آسین راز بالی بمنزل دل براجمان ہی
بسکل گنگا گنج وہ اجال جنھی داخل جنان ہی
جو روپ مین نرکی اب اپنے این براجمان اور بدان ہی
ادہم جہا نکہ ہین ہم سے نازان ہر ایک انسان ہی جو جہان ہی
نہ ہیگا ایسا نہ ہوگا آگے ہوا نہین از گذشتگان ہی
تو چاہیے چرنو نکو اور چومے وہ نام جسکا سری مان ہی
اب آپ ہی ہاتھ پیتہ ہو میری یہ حرف سپنت بر زبان ہی
کہین نہ ایسے سنت دیکھے یہ قول اقلیم و بدگان ہی
جلا دیا ہی جلا دیا ہی سکھون کی بانی سر زبان ہی
سکل انند ہین اور سکھاری یہ سکھ سما تا نہ آسمان ہی
انند ہی چودھو بھون مین سکھی ہر ایک جگت کلان ہی

چمن ازسر شدہ اور سطح جہان ہے جہان جسم اور سرفرجان ہے
سے نو دکھنڈ سو برن ہے روان رت چار ہو چرن ہے
بساط عشرت ہے گستریدہ تمام ساز طرب ہے چیدہ
مغنیونکی ہے ہر جگہ صف خوشی سے ہر ایک گاتی ہے کفت
چمن مین خندان ہے خسرو گل مو طرب سے ہے مست بلبل
تماہر یک پہول اور کلی ہے ملت کشم اور کسم کلی ہے
کہین کھلا ہے گا سنبل تر برنگ زلف سیاہ دلبر
سبھی ہے یون لسترن سے زمین سپہر پہ جیون برن پروین
شگفتہ ہر شاہ چمن ہے چمن مین شادی کی انجمن ہے
سرور کا ہر روش ہے سامان نسیم نکہت فرا خرامان
ہر ایک چمن مین طیور گلشن کمال عشرت سے ہین نوازان
طواف تیراہ کی تلاشی کرین نہ رہتا رہا عراشی
دہان بنا ہے جو مندر ہے نہ اسکا ثانی نہ اسکا ہمسر
زمین ہے اسکی کہ چرخ چارم کلس سے سورج کے تاب ہے کم
جو ہیگا اس سرزمین کا ذرہ وہ مہر تابان کا نور سے غرہ
اسی کی ڈہونڈہتین ہے ہر دم ہے سرنگون چرخ و ماہ و نو خم
ہین دربہ کن بہر پاسبانی درون مندر ہمیش دائی
جو ہیگا دولت سرا یہ جاناوہ دولت جاہ جاودان ہے پاتا
ہمیش مین سب گگن کے آگے ہم سنجا اور دریا کے ساگر
شرب بکھ سکھ سے سر سو ہادن لسال ہے کھال یہ مو لکھاوت
حباب سر رنگ گگن ہے کالی شفق ہے لعل لبون سے لالی

سرور ہے طاقت و توان ہے خوشا نصیب جہانیان ہے
ستی جو کچھ کر لی کرن ہے مگر سی سواب لکھی یہان ہے
چہ پیر و برنا چہ نو رسیدہ ہر ایک شادی کا نغمہ خوان ہے
کہین پہ آواز دل کش دف کہین خوش آہنگ مطربان ہے
بدست لالہ ہے ساغر گل نشہ سے سرشار باغبان ہے
سوگندہ من بھاونی بھلی ہے شمیر سندر رتر بادہ روان ہے
کہین پہ شمشاد و سرو عرعر جواب خندہ سہی قدان ہے
ہے عرش پر یہ باغ گل چین بسا گلون سے جو لامکان ہے
خوشی سے بلبل ترانہ زن ہے صبا دف گل پہ کف زنان ہے
نہال گلشن ہین گل بہ دامان بغل مین غنچون کی عطر دان ہے
کہ جس طرح فرقہ برہمن بر سدا شیو پہ بید خوان ہے
بکوہ کیلاش و شہر کاشی سو لودھیشر ہر یک بیان ہے
بہ شش جہت ہم بہ ہفت کشور غرض وہ غیرت دہ جہان ہے
ہین مشعل کلسیون سے انجم یہ آسمان اسکا سایبان ہے
فلک پہ خورشید روزمرہ وہان کے ذرون کا مدح خوان ہے
جو اسکی بیرق کا ہیگا پرچم وہ فرق فرسائے فرقدان ہے
ہین سمت چپ جلوہ گر بھوانی عجیب لطیف اور عجب سمان ہے
گریش گر جا ہین جگت کے ماتا عیان کو کیا حاجت بیان ہے
ہے انکی سار و سدان ثنا گر جس انکا نام رد کے بر زبان ہے
حباب جنکا سیام میگہ سا دن وہ بھو کٹی سنک خم کمان ہے
بر آسمان جبین عالی ہلال جلوہ گری کنان ہے

لہ صفت لودھیشر ناتھ جی ۱۲
عہ صفت دیوی پاربتی جی ۱۲

جبین پہ تابندہ ہے یہ نور ہے اُس سے جبین کا پرتو
جٹا مین سر سر کی ہے وہ دھارا کرے ہے گنج اُسکی شکل آرہ
ہے چشمہ نور جسم اطہر بروے چشمہ ہیں چشم انور
ہے پنج سورت بید خوانی بلحین اُنکی بخوش بیانی
وہیں ہے طواف پوپان جنس دن رات جگ گوپان
کسی کو لعل اور کسی کو گوہر کسی کو اورنگ و افسر زر
ادہم کو گت اور ست کو ست اہیں کو بلی مکتی رکھو گوست
جو بے بصر آئے نور پائے جو بہرہ زن آئے پور پائے
پیادون کو اڑ کے سواری عطا ہوں افیال یا عماری
سرور میں رقص کی جو ٹھانیں کھلیں گونگی کی زبانیں
کرے جو خدمت میں جانفشانی ہو مورد مہربانی
جو پھیرے سر از رہ اطاعت تو اُسکی ہرگز نہ ہو سماعت
جو آتش چشم شعلہ زن ہو تو جسم سارا پ کا تن ہو
کرے جو گستاخی آکے دشمن نہ سنگ اسا ہو سوختہ تن
کہے سے ہر ہر پہ ایک دم کی کہیں ہیں پاتک جنم جنم کے
بھاگن بجاہ آبان ہر ایک درشن کو ہو شتابان
ہر ایک رہرو زرہ رسیدہ جو طفل برنا جو قد خمیدہ
لگائین غوطے لیسال سرچرن حائیں چل کے پھر دھیان ہین
لکھوں میں کسطرح مدحت ہر قلم جبالت سے سرنگون ہے
اگر سوادر میں ہو نامہ جو نامہ عنبرین شمامہ
یہ سفت عمان بھی یک ہیں ضم ہوں جو انت سا پار ختم ہوں

قمر میں نور اور شمس میں ضو کہ جس سے روشن یہ دو جہان ہے
بیک اشارہ ہزار بارہ جو نخل عصیان عاصیان ہے
کھلی کلی کی ہیں یا گل تر نجنکو ہرگز غم خزان ہے
فلک سے ہردم ہو گل فشانی ارم سے رضوان قمر فشان ہے
پرستش صف نکویان جو خاک در سر پر آستان ہے
بدور شنکر غریب پرور یہ وقف ہر جہانبان ہے
کسیکو سمپت کسیکو سمپت چھما جپت سو لیجہ سدان ہے
حیات دایم ضرور پائے جو شائق عمر جاودان ہے
سدان ہے دریا ہے جود جاری ہمیشہ بحر کرم روان ہے
بجے ہے دمرو اُلٹ میں تماشا رز ہر دو کی جن پہ جان ہے
وہیں مہیس دانی ہر ایک ذرہ پہ مہربان ہے
شیر کی صورت پہ ایکساعت وہ زیر پیکان جان ستان ہے
نہ اُسکو نزکال میں امن ہے نہ اُسکو تیر کریں میں امان ہے
جو سر قدر انکل اچہرا دن وہ اُس جہان میں سرسران ہے
کہیں میں ہم سنکے دوت جنکے ہمیشہ جم پر میں جم طپان ہے
جو ماہ انور جو مہر تابان تمام خلقت روان دوان ہے
با فرین ہر بہر آفریدہ بہ شکل ناقوس غل کنان ہے
نگار خود اہشن یہاں ہے یہ شین ہان پہ مکنان جنان ہے
دوات ہر دم زلیس تحیر قلم سے انگشت در دہان ہے
ہو صورت لوح و شکل خامہ تحیر جس سے پرجہان ہے
محرر نہ فلک ہم ہوں لکھیں جو شنکر کا فخر و شان ہے

بہت سے اندک کروڑ سے لک زلک ہزار و ہزار سے ایک
کیا سمندر کو ہر نے جب جل تو نکلے چودہ رتن سر جل
الم ہو شفقت سے جنکے زایل فزون ہے حد بیان فضائل
لباس ہی بیت سنگھ اور من وہ کرمین سوہے وہ زیب گردن
مجھل سر لیسی ہو اسپہ دہ جام پر لیسی ہو رہجا
پسند سرپت کے جب ہو آگ تو سج گیا جل مین اسپہ موج
شہر پاپ محنت جو تھے سکل سر تو پونچھ کر پونچھ بیٹھے اور گر
دھفتر وہ سرگردہ پاکان کہ پھر ہیم زخم سینہ چاکان
دیت صہبا پرست باہم خم کے خم پر جو جا ہوے جم
سبو سے سمٹ رہ گیا جو باقی تھا اسکی حدت سے دور ساقی
ہر ونکے تن تھے پر از سیاہی کباب ہوئے تھے مرغ و ماہی
غرض نہین تھا کسی مین یارا جو اسکا پینا کرے گوارا
بہت تو ہین معدن صفوت یہ کس مین قدرت ہے اور قوت
چہ طاقت و تاب شیشہ گر کی جو وصف خوانی کرے گہر کی
وہ کرکے اس بحر سے کنارہ کرے ہے تالاب کا نظارہ عہ
مربع تالاب خوش قرینہ جڑا ہو خاتم پہ جیون نگینہ
مربے مین غیرت وہ غسل ہو لطیف آب ایسا جیسے جل ہے
جو آب حیوان سے دیکھیے نسبت پسند کرتی نہین طبیعت
اگر سمندر ہے اس کے بھاری جلے ہے غرق آب شرمساری
کنول ہے اسمین لگا ہوا گل شگفتہ جل مین کنول کہین گل عہ
کنول سے بھونرا وہ متصل ہے کہ رہے گا گلگون جیسے تل ہے

نہ لکھ سکین گر لکھین حشر تک زبس مطول وہ داستان ہے
لکھون یہ مجمل مین اب مفصل ملا جنھون کو وہ امتحان ہے
زمان زمان بت پڑھو کی تاک ہے صد ہزاران امن امان ہے
مثال زہرہ سخن ہے روشن زمین سے شہرہ تا زمان ہے
سرلیس کے اور لیسی ہے ریتجا یہ داستان راستان ہے
وہ ہے ہوا زیر ران سورج للاٹ مین ہے سر کے چندر مان ہے
وہ لے گئے وہین کلپ شر سر کیا ابھی بھی انھون نے پان ہے
کہ دار وے درد درد ناکان رہا ہمیشہ گھر درجہان ہے
بدولت جام جلسہ جم غرض کہ ہے دم بدم جہا وہان ہے
نہ ساغر اس سے ہوا ملاقی حکایت صدق جا کہان ہے
یہ اسکی حدت سے تھی تباہی کہ الحذر اور الامان ہے
تو بحر رحمت نے موج مارا کیا سدا شب لیے اسکو پان ہے
یہ کس مین ہے جرات و قوت یہ کارکام آربت امان ہے
ہو گی شنکر سے وصف ہر کی یہ تم مین قدرت بھلا کہان ہے
کہ جسکا ہر ایک خشت پارہ ہم مین ازصد یمن گران ہے
جو اسکا ہے ریتہ کہتہ وہ تال بھوپال سے کلان ہے
یہ ہفت اقلیم وہ مثل ہے یہ بہشت فردوس وہ عیان ہے
یہ نور ہین وہ درون ظلمت یہ آشکارا ہے وہ نہان ہے
جل اسکا میٹھا ہے اسکا کھاری یہ بحر و بر یہ سخن عیان ہے
کنول سے یا جل مین ہے بندھا گمان یہان مجھکو بیگمان ہے
کہ وہ سویدا ہے اور وہ دل ہے وہ دل نشین ہے وہ دل الشان ہے

عہ صفت تالاب اور صفت ناتھ جی ۱۲

عہ ذکر گل تالاب اور صفت ناتھ جی ۱۲

گلگون پہ ہین جلوہ گر وہ زنگی کہ فوج زنگی دلیر و جنگی
کمل کا جو پھول تازہ تر ہے تھا خراش گل کو لعل پر ہے
کھلا جو بیر تیج ارن ترن ہے تو سیت جل ہوا رطن ہے
وہان پہ غسل بامدادان پروہی خندان لطیع شادان
بشکل دل عاشقان خستہ وہ ہو رہا تھا غرض شکستہ
کیا نہایت خوش انتظامی کمن کو نو کر دیا تمامی
بعین عون و عنایت ہے لطافت نالاب فخر کوثر
عجیب چشمہ عجیب جا ہے وہ جان فزا ہے وہ دلکشا ہے
وہان کے باشی جو نار و نر ہین وہ ہر کے داسی و داس ہین
غرض وہ گلشن دم ازل سے پھلا ہے عیش طرب کی کل سے
ہر ایک جشن عام اس جا ہے خلق کا ازدہام اسجا
خوشی کی نوبت ہے خانہ خانہ بجے ہر ایک پہ شادیانہ
گدا کے کاسے پر از درم ہین وہ رشک جم ہین جام جم ہین
جواب گو ہے فریق ثانی پہ اس سخی کی ہے زر فشانی
یہ جلوہ اسکے ہی دم کا سارا جو نام نامی ہے لوبت آرا
ستھلو ہر کو جسطرح قمر سے کہ انجمی ست کو سیہ پر سے
بنا ہا ایک مندر دل آرا بنام چت گپت آشکارا
عجب در دولت زمین ہے کہ حرف حرف اسکا دلنشین ہے
حریم اسکی پر از لطافت حصار جلہ گزند و آفت
ز سیل عقیدت بچشم ظاہر کرے جو سرمہ وہ خاک طاہر
بر استی چون دل سلیمان بلند چون ہمت کریمان

بعزم پابوسی فرنگی گو یا بدخشان ہین صفت بان ہے
یہ افسر فرق پاک ہر ہے وہ زیب وہ افسر شہان ہے
براجمان ثت وہین برن ہے جو جگت ہین جل کا پاسبان ہے
کہین پہ غیل پری نژادان کہین پر انبوہ قدسیان ہے
ہوا اعانت سے اسکی لبستہ جو دستگیر شکستگان ہے
جو لفظ آغاز نام نامی کہین سی سرلوی عیان ہے
مثال پانی بہا و یا زر یہ اسکی دریا دلی عیان ہے
وہ روش چشمہ بقا ہے وہ غیرت گلشن جنان ہے
غذا ہی ہر سنبل و زر ہین ہر ایک گویا دہر کا دھیان ہے
چمن چمن ہین خوشی کے جلسے بہار عشرت کی جاودان ہے
بنا ہا ہی میر ون کا لام اسجا تمام مخلوق مہمان ہے
ہے صرف داد و دہش خزانہ نثار لیے رنج و گنج کان ہے
فلک پہ گو یان ملک ہم ہین یہ کون زر بخش و درفشان ہے
جو قصر چت گپت کا ہے بانی وہ تو گل نخل کا تیمان ہے
کہ جن لودھورا کا سنوارا جہان تمام ہر استھان ہے
ہے پورن شلینہ اسکو بسی کتھا پرکت جیسے ہر بیان ہے
ہے جسکا قبہ فلک کا تارا زہے مکین تو ہے مکان ہے
جو دال دیہیم فرق دین ہے تو دین کی رولی عالیشان ہے
وہ آستان مسند خلافت وہ خاک تاج سر شہان ہے
وہ ہو سے راز نہان کا ماہر پہ وہ سہون سے عیان ہے
برنگ لعلے اہل ریان صفا در بام سایہ بان ہے

وہ نرم حلوا حلاوت آگین جلیبیان سر شکر سے پاگین
جو دیکھا کو کلت جہان مین وہان کی شیرینی لواہین
وہ تازہ وہ نقر میوہ تر ہے از حلاوت چو شہد شکر
جو کشمش و پستہ و عنب ہی مزہ مین اپنے صنم کا لب ہی
عزیز درویش و شاہزادہ چو زاہدان تن بہ ناب ادہ
وہان جو دودھ دودھ ہی ہی وہ جسنے دیکھا کہا ہی ہی
شریک جلسہ مین جو سارے جلیس ہین وہ ستارے مارے
پریم رس مین مگی نگاہین سرون پہ دودھ مٹکیان سوہائین
جمی کھڑی ہین خوشی کی ماری وہ رہس منڈل ہر ایک جا رہی
دیا بجی بنسی بہار ہی سنا ہی بنسی کی تان نیار ہی
یہ سید بنسی کی بن سے آئی دیا کنار جمن سے آئی
ہر ایک لنا کو لکھا لگایا کہ غیب سے بھی پتا نہ پایا
پتا نہ پایا جو بنسی بٹ سے پلٹ کے سکی جھنکی بٹ سے
وہان پہ شنکر نوائی لوبت کہین پہ ہو کر فدائی لوبت
یہ سانورو سیام رنگ جو ہی ہر دپ دیکھے تو کام مو سے ہے
از رخصت نوچ پاکدامان گیا سدامان جو پیش سامان
یہان مین وکھت چیز سامان ہزار ہا صورت سدامان
رض ہی گوبند کی عجب گت کام کرتی ہی آپ مین کچھ مت
کی ہنومنت لائے جب سے تو جا کیا رامچندر نے چڑھ
ہ کر کے چھپ بیٹھے تامل وہ پار اترے بندھائے کرپل
رودھ مایا و موہ سب تج کرشن کو بھج کرشن کو بھج

یہ طاس سیمین یہ طشت زرین مکان مکان ہی کان کان ہی
نہ دیتا شیرین یہ جان شیرین غرض وہ زیر زمین نہان ہی
رطب مین ہی مغز ہی سراسر نہ استخوان کا کہین نشان ہی
اگر ہی کی جلوہ گری عجب ہی ہی پا پوستہ نہان ہی
آہ سیب شیرین شکر سے زیادہ کہ جسکا پروردہ جسم جان ہی
جو چھیر گنگا یہ بہہ رہی ہی تو جگ مین سب جگ ہی عیان ہی
یہ چھیر ساگر کے ہینگے دھالے وہ گنگ کا پر غلط گمان ہی
دہی سیریان ہین رہی کی لائین وہ دھوم قوم اہیریان ہی
گویا کہ گوکل مین نند و ارے بہار اینوہ گو بیان ہی
ہین کھوج مین ہر کی بیج تار ہی کہین کہ بنسی بجی کہان ہی
کدھر براجین کنور کنہائی کہان یہ رادھا براجمان ہی
لب جمن مین چل بہایا کیا یہب نے صف فغان ہی
لو دھورا داخل ہوئے ہین وہ جیسے جہان ہے وہ رہس کا سمان ہی
وہ دیکھ بنسی بجا سے نوبت کہ بیچ منڈل میں جسکی تان ہی
یہ واہ سے کرشن کو بھلو ہی یہ صاحب نوبت نشان ہی
نو پا پاتشاہی کا ساز و سامان یہ دہقان پاستان ہی
ہر ایک پارت کا یا کے سامان دعا و دولت مین ہر زبان ہی
یہ شیام جانین کہ رام رگھپت منچ نواگیان اور راجان ہی
او ترکے پار وہ انتہا ہند ھنہ جسمین کشش یہ کشتی بان ہی
وہ قوت خسروہ قدرت کل کرشن جنکا یہ کرشمہ دان ہی
جتھا دیا جن کرا سے گج وہ جرم بخشا سے بجران ہی

نمک ہی کیا خوش صبح رو پر ملک فدا اُسکی رنگ لوپر
دلون کی خاطر سرور ہی وہ تو چشم مردم کا نور ہی وہ
حلاوت افزای زندگانی مقوی کتن جو نو جوانی
کھجوری اُسکا ہی نام نامی ہی داخل بزم شادکامی
سہی کی اوپر پڑی رہی وہ زمین کے اندر گڑی رہی وہ
ہزار آفت بسر ہی جھلی کٹی کٹی پھر کے وہ پیلے
تھے گویا پی جسے چھپائے پھون مین پہ بن ان تھے آئے
سدان وہ گنگ وجمن بہایا اینک تیر تھے پھر ابھرایا
ہے خیر خواہ جہان ہمہ تن برای کار ہیبے دشمن
کبھی زمین پر جھلی وہ جھولی کبھی فراز سحر وہ جھولی
کہ وہ گنجینہ وفا ہی عدو کے اوپر بھی سر فدا ہی
گیا جب اسطرح خاکساری تب اُسکی بھاجی ہوئی پیاری
بقدر وقیمت بڑھی ہوئی ہی کسی کرن جو بڑھی ہوئی ہی
جو شوق سے رخصت سفر دی وطن کو چھوڑا ایسا مردی
مثال صندل لسی وہ دل مین کبھی گئی وہ جسی کھول مین
زہے چمن مین انجمن مین ہیر اُسکے اٹھو پہر مین مین
اگر میان و سنگ ہوے شکست ہرگز نہ رنگ ہوے
وہ پھر دسے سرکٹ تہا دہ ہوے بریدہ پانچی برادہ
ز لطف بخت سعید جیسون جہان شہ داخل ہو جو لیمون
کبھی زیر زمین تھے مدفون کبھی ہی ایستادہ وارون
سیان گلشن پھیلے دے چولے تمام لیکھ والم وہ بھولے

جو جوع ہی جان نثار خوبی لو گرد علش مثل عاشقان ہی
بری ہی بار رشک حور ہی وہ جو دل فریب تشنگان ہی
مفرح دل جو بار جانی مزلی پیر و نوجوان ہی
نہ کیون ہوگا تو را اُسکی خامی کہ ایسہ مقبول تشنگان ہی
پپیسری جیون کھڑی ہی وہ کیا بہت چوک چپسدان ہی
بنی شکر کی گوڑ کے جیسلے تو ساوہ سنتو کی بر زبان ہی
سدان سری کش جہان ہیا نے رہی وہ لذت وہ دہان ہی
ہمیشہ ساوھو نکو جل ملایا گواہ کردن کی لیسان ہی
وہ جسم تک بھی کرے ہی ارپن اسی سب کو عزیز جان ہی
وہ یاد باری کبھی نہ بھولی بدشمن و دوست ایکسان ہی
گگے غذا ہی گئے وہ وہی نہ با خاطر صفت گران ہی
پران داری سدان سو ہاری کچوری اُسپر فدائے جان ہی
کہ ہر سکے ماتھے چڑھے ہوئی ہی بنا مشہور زعفران ہی
یہ شہر گردی پرہ توردی وہ تیز رو مثل سالکان ہی
کہ وہ کی تپ لین سمائی دل مین کہ ایک قالب و یک جان ہی
پہنی ہی لباس تن مین جو کسوت سری رمان ہی
نہ کشمکش سے وہ نکہ ہوے رضایہ شاکر جو صابران ہی
ملی نہ تب اوی سے دل کشادہ لشکل ہمشیر لوا مان ہی
وہ لیلی اردی بہ مثل مجنون فدا از فرق و نعرہ ہان ہی
بخاک سر پا یہ سوی گردون کہ جسطرح شکل نہ اہدان ہی
برنگ الماس شاخ مساچ جمن مین نقا لون کی یہ جان ہی

کھری زرد سے وہ کھڑی ہے اہا چمن کی سیر ہری ہے
ہری ہری پہنے بدن میں ساری ہری ہے گوٹا و ہری کناری

جو ایسی چھبیا ہو نار بنیہ تو دے نکیوں صورت یہ ویہہ
بہ شکل ڈولی بنا کے ڈالی چڑھا کے لایا جو اسکو آلی

زرد و زردی ہمیشہ رہ یا بیر درسب ہے سبب نہ سوبا
کہیں کریلہ کا ہی کا ریلہ کہیں ہے کندا اور کہیں ہے کیلہ

اچار اچار نون کی ریلی چلی ہیں بوسی مہر و تکی مسلی
گوبر و گوبردھن میں عالم انکے ہیں سکھ سیوک تمام انکے

ہیں چھوٹی چھوٹی جو انکی داسی بنا ہیں کاسہ میں بہت کا سی
کوئی رنگیلی کوئی چھبیلی کوئی ہے لال اور کوئی ہے پیلی

بڑھی چمن میں بنیٹھ دیکھے چلیں چھلیں ملیں ایکساتھ کھیلیں
اچاریوں سے نکل نکلکے اچار اچاری کے ساتھ چلکی

گھڑا اٹھا رہ بیسے ہے جل میں جو بستے تو ہی ان میں
دل اسکا جل کی طرح جل ہے بہت انکار دینے جل ہے

سنگھاڑہ سنا رہی کہاتے کبھی کسی کو نہیں ستاتے

وہ گرم اور سرد آزمودہ زود دہ ہو کر ہوا ہے سود وہ
تمہارے اور سب میں گفتگو ہے کہ بھاجی بھاجی تو تکھو ہے

کے بینگن سے نکل کے آلو سب ہو کر کیوں لوچانو
بچھو وہ سے جیون نکل ہو کوئی نہ دن لگا یا نہ اسکو سوئے

جو ہی لیس یہ سنا دہا نی تو ہے وہ جیون سر دہ یانی
برہا ال میں سر سید اہی بہت کڑاہی بہت کڑاہی

وہ دلہن جتنی ہری ہری ہے کہ کھری گھڑی پل ہریکا دھیان ہے
ہری کی رنگ میں رنگی ہے سارہی ہری ہے روح اور ہری جان ہے

ہر ایک چادر میان سینہ بشکل ہے تیز یہ تیر یہ سیدان ہے
زلیخا کالی جو پہونچ کے نتھالی ہری کی داسونکی دردہان ہے

جگا اب اسکا نصیب گویا جو سوتے جی کے درمیان ہے
گورو ہزار کا ہے وہ چیلہ کہ لکھنؤ جسکا استھان ہے

کی چھلکے میں مرچے چٹیلے بھرتی جد و کے کران ہے
کہوں کہانتک میں نام انکے کہ داس تیرہ ہے یا دبان ہے

گویا بہ کاسی اندر آئی لب چمن جلسہ تیان ہے
کوئی ہے سبز اور کوئی ہے نیلی کوئی خورد اور کوئی کلان ہے

بڑا اٹھو نم سا سر چھپلیں وہ ایک از سر گزشتگان ہے
خوشی کی گل نکلکے ہلکے ہے ہر کٹ ن میں گئی وہان ہے

کبھی ہے پالو کے وہ بغل میں کبھی بدرنگ بدیگران ہے
کما لی اسکی غرض سو پل ہے جو کر دیا وقف نقد جان ہے

وہ پاک سے اور انکے کام آئے وہ پاکے ابار دیگران ہے
بروغن تر شکر فزودہ برنگ کھا لو وہ درد ہان ہے

جو اسکی وہ گل سے جھو ہے وہ کج زبان ہے کہ الامان ہے
حضور کا کیا ہوا وہ سالن وہ پولے پن ہو گیا وہان ہے

سدان بچارہی تر وہی رتی لپھو ہشت کج دیدگان ہے
پہنکے پوشاک پریشانی بہائے سر بزم میں جوان ہے

سب انگ میں چھاگئی سیاہی برنگ بخت کشتگان ہے

محرر اسکا عدد نہ جانے خزانچی گھر بھرے صرانے
لکھوں سدان کرسک وعذر حضوری نامہ دستبر
روان ہی ڈاک انکی رستے رستے بھرے پٹھی اپونکے لیئے
نہ کوئی رستا ہو نہ کوئی راند ہی چوری حراس سی یا زنی
روان ہی پوری دون نے توری پرولاسر یلان ہی تو ری
ہی مہر و مہر پر مثال پوری ملب رکھی دوہلال پوری
جو سنگی پوری تمام پوری تو سر پڑی ہی ہج عام پوری
دجون کو تن باگھت جو ابا سدان ہی ہی ہر کے واس چ دایا
وہ مخزن جو دو کان ہمت ہی جسیم ہمت وجان ہمت
یہ ہمت خاص کا اثر ہی جو ہر شجر سبز و بار ور ہی
رہیگا دانشوری کا دفتر و دفتر سروری کا ہی سر
ہی آخر ہیج بے مثالی تو گوہر درج خوش خصالی
ہی دلکش اور دل پذیر صورت جبین ہی ماہ منیر صورت
جو ملک خوبی کا میر ہی وہ تو ر سا روشن ضمیر ہی وہ
قمر فدا ہی رخ مبین پر ہلال صدقے جبین کی جبین پہ
یکر و عارض برنگ چون گل نہین وہ ہی شگفتہ کا گل
عقیق غیرت سے سینہ شق ہی تو رنگ لعل یمن بھی فق ہی
شفق ہین تابندہ ٹنگے اختر کہ درج مرجان ہین لولوتر
کرون سخا مین جو خامہ رانی تحمل نیسان کا دل ہو پانی
مہر و قہر آشکار ہی وہ جواب ہی وہ تو مار ہی وہ
کیے ہین کار اُسنے جو نمایان ہنون کسی سے وہ کارشایان

اودھ پوری میں تھانی تھانی سو گند گھی کی سیپان ہی
ہونگی پوری کی جسم ہمہ زبان ناٹک کا یہ بیان ہی
تلنگی ہین گر تیون ہین کیسے اباب روی سمندون ہی
سوار کے وہ سوار کا ہدیہ لے وہ ٹولی کو جیسو شان ہی
زمین سے تا آسمان ہی پوری بان چھٹ جگے لا امکان ہی
ملک فدا ہے جمال پوری نثار یا پڑ ہی آسمان ہی
براجے گھٹ گھٹ مین علم پوری غرض پوری کی جہان ہی
وشو و سا ہی جس اُسکا چھایا سکرت جو دہ بھون سمان ہی
جہان مین ہی وہ جہان ہمت مراد بخش جہانیان ہی
صدف سمندر مین پر گہر ہی کہ سیم و زر گنج گنج دکان ہی
سر ریاست کا ہی وہ افسر تن فراست و فن کا جان ہی
صفات والا ہی ذات عالی فزون فلک سخنوران ہی
جو موی فرکان مین شیر صورت تو ابرو تیغ گویا کمان ہی
بوقت تدبیر پیر ہی وہ مثال بخت جوان جوان ہی
وہ قشقہ صندلی جبین پہ قمر سے زہرہ گویا قران ہی
وہ زلف گل تر وہ شاخ سنبل وہ شعلہ نور وہ دخان ہی
سپہر خوبی پہ وہ شفق ہی کہ لعل خندان یہ رنگ پان ہی
کہ سلک دندان کی درج مروارید ہان لعل لب دہان ہی
ہی اُسکی یکتا مہ درفشانی سپہر حیفہ مین درفشان ہی
بباغ دوران بہار ہی وہ وہ باغیون کے لیے خزان ہی
نہین صفت کا ہی اُسکے پایان وہ بیشتر از حد بیان ہی

جہان پہ ویرانہ تھا جنگل وہان پر اُسنے کھلادیے گل
خراب ویران بسا دیے گل سر سحاب پر بندھا دیے پل
سڑک نکالی ہر جسمین ہین پر زمین ہوئی وہ فلک کے ہمسر
سڑک پہ ہین گرم گشت مردم فلک پہ جسطرح ماہ و انجم
جہانکے رستے تھے پر کدورت صفا ہوئے آئینہ کی صورت
جو کرتے تھے ظلم و شر کی بانی مسافرون پر ستم رسانی
جو کرتے تھے تاجرونکو غارت رہے نہ وہ مایۂ شرارت
ز تابش آفتاب نصفت جفا و ظلم و ستم کی ظلمت
وہ گرگ خونخوار خصم جانی بہر و رزی و مہربانی
ز ابر لطف و کرم ہزاران نہال خواہش کی میوہ داران
وہ جب کہ کرسی پہ جلوہ گر ہو دماغ کرسی کا عرش پر ہو
جو رکھتا ہین زینت وہ والا و رحل مین جسطرح شاہ خاور
جو پھر گلگشت سیر صحرا پہ پشت مرکب ہو جلوہ فرما
بروز ہیجا جو وہ دلاور ہو فوج اعدا پہ حملہ آور
برو زر بخش جہان بخشین [illegible] مثل خورشید ہو مجلس
جو ہو تو ہو آپکی روبکاری ہو تو سمن ہو [illegible] جاری
سریع چپراس لوگ بیٹھے رہین پس و پیش باغین دہنے
چہار سو بر در عدالت ہجوم وکلا و وکالت
نہ ہونگے سر پر جو سرسری ہین کر سکینگے تجویز نمبری ہین
ہر ایک محکمہ مین ہوسکے سائر جو دخیل جابین کر سکینگے دائر
خلاف یان اہل کار ہونگے تو دل سے پھر سوار ہونگے

کہین ہے لالہ کہین ہے سنبل کہین شگفتہ ارغوان ہے
پہ پل ہر پل بجلے تا پل رواں ہر ایک طرف کاروان ہے
نہ فلک صفحہ زمین پر خط سڑک شکل کہکشان ہے
ہے دیکھکر عقل قدسیان ہشیہ کہ چکر مین آسمان ہے
وہ مثل شفاف رنگ صورت ہر ایک ہر وکو خضر شان ہے
رہے نہ باقی بدار فانی ہر ایک ہر وکو امان ہے
بلا خطر از پے تجارت ہر ایک تجار اب روان ہے
مثال شپر ز فرط ہیبت درون غار عدم نہان ہے
بہ شب ہے مصروف پاسبانی بروز وہ بہش کا شبان ہے
بہ رنگ گلشن ز ابر باران ہمیشہ سرسبز ہر زبان ہے
وہ نور ہے ہست وہ نظیر ہو جو روشنی بخش لامکان ہے
یہی ہو اہل نظر کو باور کہ نور بین مہر آسمان ہے
ہر سے صحرا جو موج دریا رواں سمندر سبک عنان ہے
عدو کا خنجر بزیب خنجر سر اور سینہ ہے سنان ہے
یہ حکم دیوے وہ مدعا رس کہ لاؤ وہ مدعی کہان ہے
پھر اور نمبر کی آئی باری جو درج فہرست درمیان ہے
نجوم سے زیب پائے برسے کہ وہ نجوم ملازمان ہے
کرین موکل کی ہے وکالت کہ جیت لینگے جو تن مین جان ہے
یہ ڈگری لینگے کمشنری مین حق اور محنت یہ رائگان ہے
بنا ئینگے سیکڑون نظایر ایکٹ کی ہر دفعہ بر زبان ہے
خبر نہ ہے برقی مارہونگی کہ کون کس سمت کو روان ہے

فرنگی جب آن ریل کی کل لو کلکتہ بہونچینگے بیک پل
یہ ہوئے گے عقدے وہین پہ سب حل جہان کی لاٹ ہمسر ان ہے

جو مہربان ہون شقلاب ہم پہ تو لوٹے کرپاے فخر جم پہ
ہم اپنے پولے رکھین قدم پہ کہ رسم و آئین بجا جزان ہے

لب سمندر مکان بنائین یم مشقت مین غوطے کھائین
جو گوہر مدعا نہ پائین جہاز لندن کو پہر روان ہے

حضور ملکہ جہان یہ کہکر قدم نہ رنگ خنا ملین سر
اپیل ہو سند رنج رجسٹر کہ داخل اب قطعہ ضمان ہے

غرض بنائین یہ بات بگری لکھا مین خاطر پسند گری
مٹائین داغ دلی وجگری جو مہربان مالک جہان ہے

میان یہ بستہ زبان کشادہ گواہ دانا مین ایستادہ
ہر ایک فریقین سے زیادہ معاملہ فہم نکتہ دان ہے

کسی کے گنگا جلی سر کف کسی کے کف پر مجید مصحف
یہ گوش زد ہو صدا دہر صف کہ حق ہے دانا یہ حق بیان ہے

یہ جھوٹی ہر گز نہین حلف ہے کہ جھوٹ منہ سے منہ پراز کلف ہے
جو مہر گردن ہے از سلف ہے کہ مالک شی فلان فلان ہے

وہ گرہی دنیا پرست بیدین دیا کہ دیندار اور حق بین
جو اسپہ لفربن تو اسپہ تحسین یہ بر زبان جہانیان ہے

وہ راہ ذلت کا رہنما ہے لوا وج عزت کا وہ ہما ہے
وہ دشمن ماہرا اور شاہر نہ نیکی تلاش این و آن ہے

جسے ہے پروعدہ شہادت قرض ستانی قدیم عادت
جو خار کردم دہ بدولات دیسینہ نیکوان ستان ہے

بھرے ہون کر سر سری کے جلسے اٹھائین لوہے کے جاوہ بلسے
اگرچہ واقف ہین اس مثل سے کہ شرہ بد بدان ہے

جو ایسے شاہد وہان پہ جائین عوض قسم کے وہ بند کھائین
جو حرف ناحق زبان پہ لائین تو پھر یہ کردن غل گران ہے

کرے سمجھ کر وہ کل مدارج وجوہ نارست خفگی ہارج
جو دعوی بے ثبوت خارج کہ جملہ ذی حق کا حق بسان ہے

کسی کے ہو حق مین ڈگری جاری کسی کی ہاتھ سے آئی خواری
دہری ہو جو کچھ رضا سے باری وان جنین ہے کچھ جنان ہے

بلا رعایت بلا حمایت بحسب قانون وہم ہدایت
بیاب اشارت بیک کنایت سوال قمر کے درمیان ہے

اسے ہے بس حق رسی غایت جو لڑے لکھے بلا حمایت
پسند دیوان ہوتا ولایت یہ آزمودہ ہے امتحان ہے

جو پیش ہو کار فوجداری کرے جو مرتخ پیشکاری
جو سب حبیب ہے یہ زر شمار ہے تو جیون عطارد سوال خوان ہے

یہ خاکپائے سخن طراز ان ہے بجٹ فرخ پر اپنے ناز ان
جو بات وہ سر بل سرفرازان بحکم حکام حکمران ہے

رکھین سدا شیوا سے سلامت زلطف خود تا دم قیامت
جہان مین باعزو باکرامت کہ جب ملکہ بنا جہان ہے

جو ہون ہوا خواہ اسکے جانی ہین وہ با عمر جاودانی
یہ شادمانی یہ کامرانی فلک پہ جب تک قمر روان ہے

حسود بد بین کو شکستہ ذلیل و رسوا و خراب و خستہ | بریدہ بیٹھی دو دست بستہ میان زندان جو عاصیان ہی
چو چشم عاشق بہ اشکباری چو زلف دلبر بہ سوگواری | برنگ زیبق بہ بے قراری جو لے پڑا از نالہ و فغان ہی
ہمیشہ اعدا ملول محزون خوشی احبا کو روز افزون | دل انکا رنگ حنا پڑا از خون رخ انکا رنگین جو ارغوان ہی
خلاف این چرخ نا ملائم و سادہ سروری بہ دائم | بہ شادمانی رہے وہ قائم دعائے شنکر یہ بر زبان ہی

بیشنکر داس سیہ بر کو | جو کنکر ہی شیو شنکر کو
برن کیو نوبت رائے کو جس | جس جس کے سمیت ملین ہر کس
سر پت کی سبھا مین سدان چھن چھن | جس جسکا بکھان رہے نس دن
چھا یا ہو سے پرتیس وہ بل | جس جسکو سراہے پتال مین بل
جیت گیت بجون کیو جنسے رجیت | سلنشت وہ رہے جگ مین پربہت
وا پار ہے اسپہ سدان ہر کی | ہر سنے یہ بنتی ہی شنکر کی
ساگر مین جو چھیر کے سین کرین | واسون پہ کرپا دن رین کرین
فم اور کرپا کے دی کو ر کرین | من مندر مدھ سدان بھر رہین
ہر ہاتھ مین جن کے ترسول رہے | شنکر یہ سدان انکول رہے
سجے گا وسے سین بہنت بہا کہا | ہر پڑ دین ان کے ابلاکہا

سری گنیش آئینہ

استت سری چیت گپت جی

۱ سری سرستی خزینہ تقریر کھول دیں — میزان لب پہ نقد فصاحت کو تول دیں
باتوں میں قند و شربت دینار گھول دیں — پہلے سب پرکھ کے دیکھ کے مکھ سے بول دیں
ستسنگ بچن کا ہمارے ہر بار کا

۲ جاری رہے حکم خاص ستسنگ و فیض دہن — ہو فیض دہن سے عیاں گلبستہ سخن
پیدا ہو سخن سے فشان جمع لو کہن — جمع لو و کہن کا دو پرچہ بہ جا سکے ہیں
یک سال حال دوسرا پارینہ سال کا

۳ اجرت اجیر جیلہ آب اور دانہ ہو — ترتیب جب نخست روز و شبانہ ہو
تب ہر سبیل ڈاک یہاں سے روانہ ہو — داخل وہ نزد منتظم چھاپا خانہ ہو
چھاپہ جدا جدا ہو گذشتہ و حال کا

۴ قانون گو متین متانت شگفتہ دل — بیٹھے ہیں پیشکار بلاغت سے متصل
ترتیب ہوں سخن کے سب اشغال منفصل — قطعات اسکے اثمن نہ ہو جائیں منتقل
ہر فرد پر خیال رہے انتقال کا

۵ مضمون کے ٹھیکہ دار بہر کو رستہ ہوں — پٹواری فہم و فکر بہم دست بستہ ہوں
چپراسیاں جالکی چستی و دو دستہ ہوں — مطلب کے اہل کار رکو و پیوستہ ہوں
ناظر نظر ہو حاضر و خازن خیال کا

۶ طرفہ مقدمہ ہی شتی روبکاری ہی — ہاں کون سرکار کا یہ حکم اشتہاری ہی
قانون یہ جدید بکٹ کا جاری ہی — سمن سے پہلے مضمون یہ وارنٹ جاری ہی

کیون تنگ قافیہ نہ ہو اُس خستہ حال کا

ہر ایک دفعہ ضمن مین ہر فصل و باب ہین — معنی رہی جو سہو خطا کے نقاب ہین
ہوسکے رپوٹ لاٹ گورنر جناب ہین — ڈبوا دو جلد اُسکو ابھی کالے آب ہین

ہوگا یہ حکم اُس شہ دریا نوال کا

اُس بحث باہمی مین وکیل عقلمند ہین — سب کام سرسری کے سبب اسوقت بند ہین
سنکر حضور حاکم ہمت بلند ہین — ہاتھون مین پھر نذر سیلے سربند ہین

اعمال نامہ اپنے ہی کچھ قیل و قال کا

تحصیلدار عقل جو عالی مزاج ہے — جو دست کے محکمہ مین مجلس وہ آج ہے
اور منشی قلم گرم اندراج ہے — واصل رحمت مہراج ادھراج ہے

نمبر ہے اول اُس مثل بے مثال کا

فہرست کے سوا جو قطعہ آسمین بارہ ہین — برج سپہر قمر و شرف کے ستارہ ہین
جو شاہدان حرف و رقم بے شمارہ ہین — ابرو سے مدت سے کررہے ہر دم اشارہ ہین

شنکر ہو دھیان اب سری ست گوردیال کا

کیا خامہ و دوات کو اب شادمانی ہے — منشی کا ہے وہ راجہ تری کی وہ رانی ہے
کھاتا ہوا ہمیشہ وہ ہفت آسمانی ہے — پیتی وہ ہفت چشمہ جنت کا پانی ہے

مہراج ہی کی ہے کرم اولاد و آل کا

تعلیم اُس حساب مین علیحدہ یون ہو قید — عنوان پر حساب کے جیون پھر بدن کی مد
مہراج چیت گپت جو ہین کاتبون کے جد — دیوان خاص دفتر شاہنشہ احد

ابجد حساب جنکے ہی مخبر و کمال کا

جو سر پہ چار دش ہین تو پانسے ہین تین کال — چوراسی گھر سے آگے بڑھے گوٹ یہ محال
چیت گپت جگ چرن پہ جو شنکر جھکا ہین بھال — پو بارہ پھر تو اُنکے ہین گوٹین بھی اُنکی لال

لکھون حساب فخر مین اب بارہ لال کا

اس خمسہ نمبر ۱۳ مین چار دوسا کو چوسرا اور تین کال یعنی بھوت و بھوکشیہ و ورتمان کو پانسہ مقرر کیا اور چوسر مین چھیانوے خانہ گھوم کر ستانوے خانہ مین نردشرنج ہوتی ہی اور بیو چوراسی سے زیادہ مجال پھرنے کی نہین نکلتا ہی پس موکچھ کی نرد تب لال ہوگی جب پو بارہ اور ہون سو بارہ اُنکے پوتر ہین اور پوجن کمل سری چت گپت مہاراج کے ہین جب اُنکے چرنارہند پر دھیان کیا جاوے تب موکچھ کی نرد لال ہو فقط

چت گپت سے بدن کی تو سوبھا سوائی ہی — بارہ سے چوگنی چھترائن نے پائی ہی
جیون برکھ اُنکے کل مین پرگٹ سدہیائی ہی — ہان بارہ بھائیون کی یہ اگنت بڑائی ہی

سنکر حساب اور ہو فضل و کمال کا

سری برمھاجی کے چار مکھ ہین سری چت گپت کا ایک مکھ اُت پت ہونے سے سوبھا سوائی ہوئی یعنے چار سوائی پانچ دوم بارہ پوتر سری چت گپت کے ہونے سے سری برمھاجی کی سوبھا چوگنی ہوئی یعنی چار مکھ برمھا اور بارہ مکھ چت گپت کے پوتر جملہ سولہ ہوئے یعنی چار چوک سولہ سوم کل جگ مین بارہ برس پرمان ہی تب کا واسطے سدھتائی کے یہ بارہ پوتر ایسے پرگٹ ہین جیسے سدھتائی بہ وجہ انکے بزرگی کی ہیشیار ہی فقط

بارہ کی بار ہی مین جو صرف سہ بارہ ہو — مجموعہ سے حساب عجیب آشکارہ ہو
ہر اور ہر کا جملہ عدد و سا نظارہ ہو — ہم ہین خوشی سے دونے یہ یہ مدکا اشارہ ہو

کامل ہی یہ حساب سنئے بول چال کا

بارہ کو بارہ مین ضرب دینے سے ایک سو چوالیس حاصل ہوتا ہی اور ایک سو چوالیس کو تین مین ضرب دینے سے چار سو بتیس ہوتے ہین اور یہ عدد بارہ مراد بارہ پسران سری چت گپت سے ہی اور ہر کے عدد دوسو پانچ ہین دو ہر کے یعنی چار سو دس ہوئے اور بدھ کے عدد گیارہ ہین خوشی سے دو چند ہوئے تو بائیس ہوئے مجموعہ اسکا چار سو بتیس مساوی ضرب اول اولاد سری چت گپت کی ہی۔

تصنیف سے تو دھرم کے چھپینگے شاستر — تصنیف کی جو لیجیے تثلیث پر نظر
پورن پوران کرم پرگٹ ہون سربسر — تصنیف سے نظر مین ہو یک نور جلوہ گر

اوتار بیس وچار مبارک جمال کا

بارہ کا نصف چھ مساوی ہے چھ شاستروں کے اور نصف ثانی کو تین[3] سے ضرب دی دہ مساوی ہے اٹھارہ پوران اور بارہ کو نصف کیا تو مساوی ہے چوبیس[24] اوتار کے۔

وہ لگن اور تم اور مہورت سوھائی ہے
دن ہے سدن گھڑی بھی و سبھ منگی بھائی ہے
تتھ جوگ اور نچھتر سب آنند دائی ہے
جب اُنکے جنم کی بجے گھر گھر بدھائی ہے

پورن ہوا ہے کام آکاس اور پتال کا

آباد بارہ ہونگی یہ بارہ دری رہے
سات اور نو میں دین میں بھی نام آوری رہے
سات دیپ نو کھنڈ دس دستور
بارہ مہینے بارہ سے جگ جاگ بھری رہے
پھلواری بارہ ہونگی چھیورت ہری رہے

دس خانہ میں اودت رہے آدت جلال کا

مہراج جی کی ہے جو نوازش شریک حال
اشفاق جد پہ ہیت اقبال پہ ہے دال
روز حساب کا نہیں شنکر کو کچھ ملال
فرمائینگے حساب عمل دیکھ اور نہال

ہفتہ بہ ہفتہ ماہ بہ سال سال کا

۲۰ شنکر تیرا حساب تو دیوان پسند ہے
اسمیں نہیں مدر کا سر مو گزند ہے
جانچا ہوا صحیح کا ہر بند بند ہے
بل بھی ہے فی المثل تو عبث فکر بند ہے

ہے کام ہم سے جانچ کا اور دیکھ بھال کا

۲۱ ہم آج جب حضور میں مجرے کو جائینگے
سب جزو کل پہ حاکم کل کو دکھائینگے
پابوس سے تجھے بھی مشرف کرائینگے
پروانہ نیکنامی کا تجھ کو دلائینگے

تیرا مفید اور تیرے کل عیال کا

۲۲ شنکر کا التماس یہ ہوگا جواب میں
بدعہدی مجھ سے جو ہوئی عہد شباب میں
مصلحت میں آپ فرق ہو پھر کیوں حساب میں
ہے مثل تو دفتر عالی جناب میں

عنوان یہ ہے مثل بلا انفصال کا

سرکار مدعی ہی جو دولت مدار ہی
دعوی تصرف زر اقساط چار ہی
اور مدعی علیہ یہ عصیان شعار ہی
ثمن طلب کا منسلک روبکار ہی
جو دستخطی ہی دست عقیدت خصال کا

ہی مثل بے مثال مین اقبال دعوی ضخم
مین لائق لحاظ عدالت وہ یک قلم
عذرات خاکسار ہین اظہار ہین رقم
امید یہ قوی ہی کہ ہون کامیاب ہم
حاکم کو کیا ہی غور ہی غربا کے حال کا

اعضائے تن جو دست و پا گوش و دیدہ ہین
رخ انکے مجھ سے صورت ابرو کشیدہ ہین
طرفین کے گواہ یہ سب چست و چیدہ ہین
زلف دوتا کی شکل سیہ دل خمیدہ ہین
تن تن مین بال بال ہی میرے وبال کا

مختار جو عقیل و بہت باشعور ہی
سرزد ہوا غرضکہ یہ مجھ سے قصور ہی
مجبور جان شکل سے میرے نفور ہی
مختار نامہ سادہ بنام حضور ہی
اسٹام تھی بھی نہین قیمت کمال کا

ایک عرض اور ہی جو مجیب و قبول ہو
مجمل یہ التماس مبدل بہ طول ہو
تصدیع سے نہ خاطر نازک ملول ہو
شفقت سے آپ کے مجھے ڈگری حصول ہو
بگڑی ہی بات دھیان نہ بھولے سنبھال کا

حاجی نے دیہ جسم مین جب ٹھیکہ داری کی
تحصیل سخت تن کی رعایا پہ جاری کی
بالاشتراک طمع وہان سیر بکاری کی
کچھ بات جب کسی نے بقصد انکساری کی
تب صرف یہ جواب تھا اُسکے سوال کا

فرط طمع سے دل نہ رہا اختیار پر
سختی ہوس کی پہونچی ہر ایک کھیت مار پر
مطلق نہ دھیان پٹہ کے قول و قرار پر
سودا چڑھا اوچاک کے سر کاشتکار پر
چپراسی جیسے رام نگر کے محال کا

ہر دے مین انکے کھیت سے ہل چل پڑ گئی
سب سکھ کی سکھ بسیر رعیت اجڑ گئی
چنتا چرن مین چت کے ٹھوکھی سے گر گئی
جو ساکھ کی تھی راس گلی گل کے سڑ گئی

ادھکار تھا اجینی کی برکھا اکال کا

با تون پہ نفس دون کی رفتو نکا دل گیا
فصل خریف ہی مین غرض گل پہ کھل گیا
پٹواری فہم بستہ د دوست اس سے مل گیا
شہوت کا فرق اپنا ہر یک گھر مین پل گیا

تعلیقہ جا کے کر لیا مال و منال کا

لذت کا اسکے تھا چپراسی رکیب مین
نا آزمودہ تھا جو فراز و نشیب مین
نیلام شد وہ نقد ہوا اسکے جیب مین
زال زنا کی آ ہی گیا وہ فریب مین

وہ نقد صرف عقد تھا اس پیر زال کا

تھی جبر و جور ہی کی رعایت اسامی پر
کٹوا لیا ہی ظلم سے ہر کھیت نامی پر
ہر گز نظر نہ کی سند لا کلامی پر
بٹوا لیا ہی ہر اس فقط باقی دامی پر

غلہ ہی تھا معاوضہ بھوس اور پیال کا

حصہ نصیب ہی نہ ہوا کاشتکار کو
جاگیر کا تو نام نہین تھا شمار کو
بیسر پہ جو کی کر دہی نہ دی چرکیدار کو
سیلی کی جیلے پڑ گیا دھنیا چمار کو

چہرہ سے لطیف گور گوزن و غزال کا

دی پند مجھکو ہیچ رعیت جو آئے ہوش
اور جوش کھا مقدم دل بھی ہوا خموش
سمجھا یا مین نے پر نہ کیا ایک حرف گوش
مال اور سوائے کر دیا سب صرف نای نوش

پیوستہ سال و سال گذشتہ و حال کا

ناصح نے جب کہا اجی یہ سب نے کیا کیا
صاحب کا ڈر ذری نہین او ما بچہ رہا
سولہ مین پاو آنہ نہ سرکار مین دیا
اس کو لگا تشدد سے اسطرح تاک لیا

جیون درد شوخ چشم نا کوتوال کا

بھرمی تو سب وصول ہر جو ہشت ماہی ہے
جب گمر نہ داخل سرکار شاہی ہے
بیباق فرد فرد جمیع سند پا ہی ہے
یک نقد جلد اب بکفت عذر خواہی ہے
ناقص و قلب جیسے دل ان بد سگال کا

مذکوریون نے نان جوین بھی نہ کھائی ہے
روپوشی کی ہے نمبری دستک دبائی ہے
چپراسیون نے روز مین کب جھنجھی پائی ہے
دینی تو چار و قسط کی جمع ادا کی ہے
ہے نام جاسے زر جو ابن کے لال کا

عملہ قدیم جو کہ زر قسط پا ہی ہے
باقی ہر ایک کی طلب بخشش دو ماہی ہے
بلوہ سے ان کی سخت خبر آئی تباہی ہے
سنتا ہون اب ہر ایک سے تحصیل راہی ہے
منظور مجھ پہ ہے انھین دینا سوال کا

دفتر مین جب سوال کو دیکھین بھالینگے
میری بلا کی طرح سے سایل کو ٹالین گے
منشی جی روبکاری ہماری سنبھالینگے
قانون کوئی وہ تو مقرر نکالین گے
میرا سفید مطلب یہ حال و مآل کا

شہوت طمع ہوس غضب و نخوت غرور
باقی مبانی فسق فجور و فریب و زور
تا مال و بدمعاش یہ سب مال مفت خور
ہین باعث قصور یہ مجرم و بے قصور
ہے کوئی ڈھب نہ مستوجب گوشمال کا

مصرف یہ در اصل ہینگے یہ سرکاری مال کے
چٹی پتا و ر اور رتن و بھوس کے پیال کے
ماضی کے اور حال کے پیوستہ سال کے
پچھلی سنگرہ جملہ رقومات تال کے
حاصل یہ نوش کر گئے کل باغ و تال کا

زر جمع خرچ ان کے ہین سب آنہ آنہ ہے
پر جوٹ بھی اڑائی ان خانہ خانہ ہے
غلہ انھین کے مصرف شکم دانہ دانہ ہے
ان کی رپورٹ لکھی ہوئی تھانہ تھانہ ہے
صاحب بھی جانے حال ہر یک بدمال کا

فرزند ہاے کے آپ سا عمر دراز ہین
قوت ہو بازوان قوی ہین نواز ہین
سی سرستی ہین مودہین برہما ہین نارہین
نت نوخوشی کا راگ ہو تاروکی سار ہین

ڈٹمرو کرے خوشی سے غلو چندر بھال کا

سب ایک ایک بدھ سے رحت نار ایک ہی
چار و برن جکت ہین یہان عقل دنگ ہی
وہ انگ ہی نرنکہ جسے لخت اننگ ہی
مو تنج تنت بھاکہ رہے سب سنگ ہی

ہان ذکر تنج مکھ سے سنا اس مقال کا

طومار سا تمام یہ اظہار ہوے گا
مفسد ہر ایک قید و بہت خوار ہوئیگا
وارنٹ اودھر لکھا ہوا طیار ہوئیگا
شنکر کے حق ہین امر یہ صدار ہوئیگا

تر کال جو اسطے ہی جتھا ایک بھال کا

ماتحت فتح پور کے تحصیل کا ہی تو
باقی تجھے معاف ہی تقصیر ہی عفو
حامی ہی تیرا نوبت راے مجستہ خو
مژدہ یہ ہے اور بھی سن حسب آرزو

اور شکر کر عنایت رب جلال کا

اظہار تیر اسل مین جس آن ضم ہوا
وہ دیہ کل معاف تجھے یک قلم ہوا
اُس حاکم رحیم کا تجھ پر کرم ہوا
نقشہ یہ دیکھ کیا ہی ستہ خسرہ رقم ہوا

برہما کا اور لچھن کا اور چندر بھال کا

فرمان یہ عطیہ سرکار شاہی ہی
اسکا سواد چشم ملک کی سیاہی ہی
زیر نگین جس کے زمہ تا بماہی ہی
اسکا بیاض فخر بیاض صباحی ہی

بیچون وبے چرا ہی یہ مضمون مثال کا

تشویش تھی عبث تجھے سوداے خام تھا
یہ خاص کام تیرا بھی اپنا ہی کام تھا
مختار نامہ عام ترا اپنے نام تھا
یک دفعہ کے جواب مین جھگڑا تمام تھا

اور فیصلہ تھا قصہ لا انفصال کا

جسنے اس عالی محکمہ کی خاک چھانی ہو	فکر اہل اُس کو نہ تجویز ثانی ہو
پان جاسے چت گپت کی مندر کا بانی ہو	جسپر نہیں پرسش ورچھک بھوانی ہو

اگر جاو گور نام ہو جس رچھپال کا

مہربانی مات گنگ مین جب تک جل رہے	اشنان جل کے پان سے کا ہابل رہے
شنکر کو سر ہدان وہ پر یہ جیون کمل رہے	بھاگ سکے ٹہند طوت مین سدان سر کے بل رہے

جو ستر اُس کا ہو وہ کلیوا ہو کال کا

آنند مین سدان وہ رہے بھاگ کا بلی	رت راج سی سوبل منور کھڑ رہے پھلی
سچت ہو گھر لتا کرے سنت گلی گلی	کر پا سے اُنکے اُسکی رہے نت بلا ٹلی

مالا سگلے مین جنکے ہو بجنتی مال کا

کیا نام تو ہو جسکی ہو ذات وصفات تو	آٹھ ایک سات دو ہی ہین اوصاف ذات تو
پھر تین پانچ چار کہین یہ بھی بات تو	اور چار پانچ تین چھ کو بھی ہو کہات تو

دو سات کو ہو دھیان تو ٹی سے کمال کا

تو ہی کی ایک آٹھ کو بھی دھن سمائی ہو	نو سے مین صفر ساتھ نو سے کی اکائی ہو
سو بھا یہ نو نے نوبت را سے بائی ہو	سو اب دسو دسا مین لودھورا کی چھائی ہو

پاتال تک ہو روپ بنا جسکے تال کا

شنکر زبان کو روک تو ختم سبیان ہو	مہراج مادھو رام کے چرنون کا دھیان ہو
مکرند حسن کا چرن کمل مین استھان ہو	جو رس انوپ اوسمین بھرا ہو سو پان ہو

غش ہو نہ فتح پور کے آب زلال کا

تاریخ تعمیر مندر سری چت گپت جی واقع لودھورا مولفہ شنکر دل گرگا پرشاد ساکن قصبہ فتحپور

شد ہ نو مندر چت گپت تعمیر	ذُرِ تاریخ گشش در سلک تحریر
ز حرف اول اسم آن نکو نام	عدد سہ گیر دکن تاریخ ارقام

نخستین ضرب کن اورا بدانش — بدو بار دوم من بعد در سش
بنائے سال آن فرخندہ منزل — شد از اعداد حاصل ضرب حاصل

ایضاً

زنوبت رائے دُر درج اقبال — کہ چون ابراست دُر افشانی او
چو ماہ آسمان نور ریاست — عیان از جبہۂ نورانی او
نماید اکتساب نور دایم — ہلال چرخ از پیشانی او
رضای حق بود ہر کارہ بارش — زہی حق بینی و حق دانی او
دبیر چرخ از جانش پذیرا — میسر گر شود دیوانی او
سلیمان را شمارد یک پر مور — کہ شد ممتاز از جہانی او
جو شنکر بر لب اہل زمانہ — بود ذکر ستایش خوانی او
بنا شد سندر نو در لو دو سورا — بنا شد در دو عالم ثانی او
ملک بر آسمان غلمان بفردوس — تمنا کش بود در بانی او
چو تاریخش بجستم گفت ہاتف — شدم قربان لب جنبانی او
ز روئے خورشدلی باروی خندان — بخوان سالش زنام بانی او
بگو شنکر شب و روز از دل و جان — دعاے صحت جسمانی او
شگفتہ در گلستان جہان باد — برنگ گل محب جانی او
حسود او سواد الوجہ دارین — چو شد فرمان زنا قربانی او

تاریخ یعنی سمبت مولفہ لالہ شنکر لال ساکن قصبۂ فتح پور

ہردی مین رکھو اپنے رام چرن + کیو لالہ لعل جی سادہ سخن ۱۹۰۳ + من لای کے اردو مین برنن + پستک کالیت دھرم درپن دو مین کیجے او کھر ن دیشٹ + پن ہوے بلوکت چت چٹ + شبھ کرم کا روپ + پرگٹ پھل جلیبن در کے کھل لوچن شنکر کی یہ بنتی دیا شنکر ہا زنام پستک ارد دیگر + من سندھ کو جو تونے تھہ کر سمبت کا لیا ہو کال رتن ۱۹۲۷ +

تاریخ یعنی سمبت مؤلفہ منشی نوبت راے صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشن یافتہ

پستک کالیست دھرم درپن
ستر جسم لالہ لعل جی ہین
سی سرستی سنے کہا دیا سے
یعنے ستر جسم اور پستک

بنکر ہوے چت گپت ارپن
سمبت کی تلاش مین ہین پرفن
دونون نامون سے ہونگے روشن
اسنیے سمبت کی ہونگے درشن

پستک کالیست دھرم درپن لالہ لعل جی

پ ش ت ک ک ا ی س ت د ہ ر م د ر پ ن ل
۲ ۳۰۰ ۴۰۰ ۲۰ ۲۰ ۱ ۱۰ ۶۰ ۴۰۰ ۴ ۵ ۲۰۰ ۴۰ ۴ ۲۰۰ ۲ ۵۰ ۳۰

ا ل ہ ل ع ل ج ی
۱ ۳۰ ۵ ۳۰ ۷۰ ۳۰ ۳ ۱۰

سمبت ۱۹۲۷

خاتمۃ الطبع جدید تفریع خاتمہ سابقہ

ہرگاہ یہ کتاب فوائد نسیمین جسکا نام کالیست دھرم درپن ہی اول مرتبہ چھپ کر شائع ہوئی تو تمام اہل دانش و بینش نے پسند فرمایا اور اسکے مضامین عمدہ و مفاہیم جدیدہ سے حظ وافر اٹھا کر فرط شوق اور خواہش دلی سے خرید کیا جب نہ رہی درخریدارون کی طلب مفرط ہر طرف سے آئی حسب الحال بار ششم کتاب مذکور الصدر بعد نظر ثانی مصنف بصحت کامل مطابق اصل مرتب ہوکر بخط پاکیزہ کاغذ پسندیدہ بہ بذل ہمت بلند ہمت ارجمند مالک مطبع ہذا بمقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نول کشور مین بماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء مطابق سمبت ۱۹۶۹ زنگ الطباع سے رونق پذیر ہوئی الشکر کے سرت سے یہ امید ہے کہ مقبول انام ہوکر جلد فروخت ہو جاوے اور نوبت چھپنے بار ہفتم کی ہو